سنگمِ دلِ شکستہ

سمارا رانا

ٹوٹے دلوں کی داستان

NOVEL HUT

NOTE

All rights are reserved by the author , you can’t publish or steal any of the scene written in this novel.

if you do so , serious action will be taken for you . enjoy reading.

JAZAKALLAH

NOVEL HUT

اے-سی نے کمرے کا ماحول خواب دیدا کیا ہوا تھا۔ وہ وجود پیٹ کے بل بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ الارم کی آواز نے اس کی نیند میں خلل پیدا کیا۔ اس نے سائڈ ٹیبل پر پڑا موبائل اٹھایا اور الارم آف کر دیا۔ دوپہر کے دو بج رہے تھے۔ آج اسے آف تھا۔ تبھی وہ اتنی دیر تک سوتا رہا۔ وہ کلسمندی سے سرہانہ واپس اپنے چہرے پر رکھ گیا لیکن اسے اچانک یاد آیا آج تو اسے آپی کی طرف جانا تھا۔ وہ فوراً اٹھ بیٹھا۔ اسے وہاں چار بجے تک جانا تھا۔ وہ ہر اتوار ان کے گھر جاتا تھا۔ وہ اٹھ بیٹھا اس وقت وہ نائٹ ڈریس میں ملبوس تھا۔ ایک بھرپور انگڑائی لیتے اس نے ریموٹ کی مدد سے کمرے کی لائٹس آن کیں۔ اس کا کمرہ روشنی میں نہا گیا۔ وہ ایک جدید طرز پر بنا بلیک، وائٹ اور گرے کے امتزاج کا بہت بڑا اور خوبصورت کمرہ تھا۔ ہر چیز نفاست

سے سجائی گئی تھی۔ وہ اٹھا اور الماری میں سے اپنے کپڑے لیتا باتھروم میں بند ہوگیا تقریبا پندرہ منٹ بعد وہ نکلا تو بلیو جینز پر وائٹ ہالف سلیوز شرٹ پہنے ہوئے تھا۔ جس کی وجہ سے اس کا کثرتی جسم واضح نظر آرہا تھا۔ اس کی رنگت سفید تھی۔ بھوری آنکھیں اور گالوں کی ہڈی اونچی تھی۔ ہلکی داڑھی مونچھیں اس کے چہرے کو پرکشش بنا رہیں تھیں۔

سولہ پر اے-سی چلنے اور نہانے کے باوجود اسے سردی نہیں لگ رہی تھی عجیب بندہ تھا۔ اس نے بلو ڈرائیر سے اپنے بال سیٹ کیے اور سائڈ ٹیبل سے اپنا والٹ، گاڑی کی چابیاں اور سن گلاسز اٹھاتا کمرے سے نکل گیا۔ البتہ نکلتے نکلتے اس نے اے-سی بند کردیا تھا۔

NOVEL HUT

گاڑی میں بیٹھ کر اس نے فورا سے اے-سی آن کر لیا۔ اس کو دیکھ کر چوکیدار نے فوراً دروازہ کھول دیا اور وہ گاڑی زن سے بھگا لے گیا۔

پہلے اس نے ایک بیکری کے باہر گاڑی روکی اور وہاں سے اپنے لیے جوس کی باٹل اور سینڈوچ لیا۔ ساتھ میں چند سامان اور لاکر ساتھ والی سیٹ پر رکھ

لیا۔وہ ایک ہاتھ سے ناشتہ کرتا دوسرے سے گاڑی ڈرائیو کرنے میں مصروف تھا۔اب اس کا اگلا ٹھکانہ ٹوائے شاپ تھی۔جب تک وہ اپنی منزل پر پہنچا تب تک اس کا ناشہ پورا ہوچکا تھا۔اس نے اتر کر اندر سے چند گفٹ لیے اور واپس گاڑی میں آکر بیٹھ گیا۔

کراچی میں آج کچھ زیادہ ہی گرمی تھی۔وہ سگنل کھلنے کا انتظار کررہا تھا جب کسی بچے نے گاڑی کا شیشہ بجایا۔اس نے دیکھا وہ بچہ ہاتھ میں غبارے لیے کھڑا تھا جس پر مختلف شکلیں بنی ہوئی تھیں۔وہ مسکرایا۔
وللہ اس کی مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی۔

اس نے گاڑی کا شیشہ نیچے کیا تو تیز دھوپ اس کی آنکھوں سے ٹکرائی۔اس کی آنکھیں بے اختیار چندھیا گئیں۔اس نے والٹ سے ہزار کا نوٹ نکالا اور بچے سے دو غبارے لے کر پیسے اسے تھما دیے۔سگنل کھل چکا تھا وہ شیشہ اوپر کرتا خود بھی گاڑی سٹارٹ کرگیا۔

تقریبا چالیس منٹ بعد اس کی گاڑی اپنی منزل پر رکی تھی۔اس نے گاڑی پارک کر کے ڈور بیل بجائی۔چند لمحوں بعد ملازمہ نے دروازہ کھول کر اسے سلام کیا وہ سر ہلا کر جواب دیتا اندر چل پڑا۔ہاتھ میں موجود شاپرز وہ ملازمہ کو پکڑا چکا تھا جو اس کے پیچھے ہی چل رہی تھی۔

ماموں۔"وہ کوئی چار پانچ سال کی بچی تو بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی" تھی۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی۔اس نے اسے بازوؤں میں اچک کر اپر اچھالا تو وہ کھلکھلائی۔

مشل بے بی جلدی سے پیار دے دو۔"اس نے اپنے گال اس کے آگے" کیے تو نے مشل نے باری باری اس کے دونوں گالوں پر کس کیا۔جوابا اس نے بھی یہی عمل دہرایا تو مشل پھر کھلکھلائی۔

یہ دیکھو ماموں کیا لائے ہیں۔"وہ وہیں ڈائننگ روم میں بیٹھ گیا اور اسے" اپنے ساتھ بٹھا لیا۔ملازمہ سارا سامان ٹیبل پر رکھ کر وہاں سے جا چکی تھی۔

اس نے مشل کے آگے غبارہ بڑھا جو ایک گڑیا کی شکل کا تھا۔ مشل وہ پکڑ کر اب ٹیبل پر موجود سامان دیکھ رہی تھی کہ اتنی دیر میں وہاں سدرہ ڈیڑھ سالہ مراد کو اٹھائے آئی تھی۔ تیکھے نقوش گہری کالی آنکھیں پرنٹڈ شلوار کمیز پہنے وہ ایک خوبصورت لڑکی تھی۔ وہ اٹھا اور اس کے گلے لگا۔

کیسے ہو مرجان؟" سدرہ نے مرجان سے پوچھا تھا۔ "

الحمدللہ آپ کیسی ہیں؟" وہ ان سے پوچھتا مراد کو اپنی گود میں لے چکا تھا۔ "

میں بھی ٹھیک۔" وہ بیٹھنے لگی تو وہ فورا بولا۔ "

آپی بیٹھیں مت جلدی سے میرے لیے اپنے ہاتھوں کا ناشتہ بنا کر لائیں"
"بھوکا ہوں میں صبح سے۔

تم بھی حد کرتے ہو مرجان۔ چار بجنے والے ہیں اور تم ابھی تک خالی پیٹ" گھوم رہے ہو۔ بلکل خیال نہیں کرتے تم اپنا" وہ خفا ہوئی۔

NOVEL HUT

سینڈوچ کھایا تھا میں نے۔ اب باتیں چھوڑیں جلدی پراٹھا بنا کر لائیں۔" وہ" بیٹھ چکا تھا۔ ایک ٹانگ پر مراد کو بٹھا رکھا تھا جبکہ دوسری ٹانگ پر مشل چڑھ کر بیٹھ چکی تھی۔ سدرہ ان کو مسکراتا دکھ کر کچن میں چلی گئی۔

یہ پرنسیز کی سٹوریز ہیں؟" مشل نے اپنے ہاتھ میں چند کتابیں تھام رکھی" تھیں جو مرجان اس کے لیے لایا تھا۔

"یس۔"

میں مرحا آپی سے کہوں گی وہ مجھے سنائیں۔" وہ کہتی اس کی گود سے اتر" گئی۔ مرحا کا نام وہ کئی دفعہ مشل اور سدرہ کے منہ سے سن چکا تھا۔ وہ ان کے پڑوس میں رہتی تھی۔ لیکن اس کا کبھی اس سے سامنا نہیں ہوا تھا۔

اس کی بہن اور ان کے بچوں میں اس کی جان بستی تھی۔ یہ لوگ اس کی کل کائنات تھے۔ وہ بیس سال کا تھا جب اس کے باپ کا انتقال ہوگیا تھا۔ ماں تو کب کی جا چکی تھی۔ وہ اپنی بہن کا سہارا بن گیا تھا۔ وہ لوگ امیر

تھے۔ ان کے گھر میں پیسوں کی ریل پیل تھی وجہ دکانوں اور گھر کا کرایہ آنا تھی۔ ساتھ میں اس کی پھپھو بہت سپورٹو تھیں تبھی ان کو فنانشلی سٹرگل نہیں کرنی پڑی۔ بائس سال کی عمر میں وہ سافٹویئر انجینئرنگ کر چکا تھا۔ اس نے گورنمنٹ لیول پر میرٹ پر پڑھا تھا۔ اپنی گریجویشن کے بعد اس نے اپنی بہن ہی شادی کی تھی جو اس کے پھوپھو کے اکلوتے بیٹے سے ہوئی تھی۔ پچھلے سال ہی پھوپھو کا انتقال ہو گیا تھا۔ مختصر ان کے سر پر کسی بڑے کا سایہ موجود نا تھا۔

وہ سدرہ کی آواز پر چونکا جو اسے کچن سے آواز دے رہی تھی۔ وہ مراد کو گود میں لیے کچن کی جانب چل پڑا۔ اس کے ساتھ ہی ڈائننگ روم تھا۔ مشل پہلے ہی بھاگ کر ادھر جا چکی تھی۔

خوشبو تو بہت اچھی آرہی ہے۔" وہ چئیر کھینچ کر بیٹھ گیا۔ سدرہ بھی اس" کے ساتھ بیٹھ کر مرحا اور مراد کو فرائیز کھانے لگی۔

NOVEL HUT

"زاویار بھائی کدھر ہیں۔ آج تو ان کا آف ہے۔" اس نے کھانے کے درمیان پوچھا۔

"ان کی آج ایک ضروری میٹنگ تھی چھ بجے تک آجائیں گیں۔"

"مرجان میں نے تمھارے لیے ایک لڑکی پسند کی ہے۔" وہ ناشتہ تقریبا مکمل کرچکا تھا جب سدرہ بولی۔

"اچھا۔" وہ ہنسا۔

"ہنس کیوں رہے ہو؟" اس نے گھورا۔

"ویسے ہی۔ آپ بتائیں کون ہے؟" اس نے اپنی بئیرڈ انگوٹھے کی مدد سے مسلتے ہوئے پوچھا۔

"تم نا باز آجاو اٹھائس سال کے ہوگئے ہو۔ میں بس اگلے مہینے تمھاری شادی کررہی ہوں۔" وہ پختہ لہجے کے ساتھ بولی۔

"لیکن میں تیس سے پہلے شادی نہیں کروں گا۔" اب کی بار وہ سنجیدہ ہوا۔

NOVEL HUT

"کیوں نہیں کرو گے۔ہر طرح سے سیٹلڈ ہو تم۔ تمھاری لائف میں کسی چیز کی کمی نہیں اگر کوئی کمی ہے تو وہ ایک عدد بیوی کی ہے۔جس کا تم پہلے ہی مجھے کہہ چکے ہو تم میری مرضی سے شادی کرو گے۔اب تمھارا کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔"اس کے انداز میں کسی قسم کی گنجائش باقی نہیں تھی۔

"آپ کیوں میری آزادی ختم کروانے پر تلی ہوئی ہیں؟"اس نے جیسے ہتھیار ڈالے۔

"گھوم لیا تم نے جتنا گھومنا تھا اب بس۔عیاشی ختم۔تمھارے پاس انکار کا حق نہیں۔"

"یہ اچھی زبردستی ہے۔"وہ بڑبڑایا۔

"چاہے زبردستی کہہ لو۔ایسے تو پھر ایسے ہی سہی۔اب میں تمھیں کسی قسم کی چھوٹ نہیں دوں گی۔"

"بتائیں کون سی حور پری آپ کو پسند آگئی ہے؟"

"مرحا ہے نا۔"

"وہی جو آپ کے برابر والے گھر میں رہتی ہے۔"

ہاں وہی۔ مشل کو وہ پڑھانے آتی ہے۔بہت پیاری اور عقل مند لڑکی" ہے۔ تمھاری نیچر کے ساتھ بہت جلدی ایڈجسٹ بھی کرلے گی۔"وہ بےزاری سے ان کی گفتگو سن رہا تھا۔

"مرجان اب تم تھپڑ کھاؤ گے۔"

اچھا یار۔"وہ ڈھٹائی سے ہنستا سیدھا ہوا۔"

اچانک باہر شور اٹھا تھا وہ لوگ چونکے۔ایک بلی کچن میں آئی۔اس کے پیچھے ہی ایک لڑکی بھاگتی ہوئی آئی تھی۔ مناسب قد اور جسامت۔ سفید رنگت بڑی بڑی آنکھیں ان پر ایک بڑا سا چشمہ لگائے، کھلی سبز رنگ کی شلوار کمیز پہنے جس پر جگہ جگہ مٹی لگی ہوئی تھی پہنے وہ فورا آگے بڑھے اور بلی کو اپنے بازوؤں میں اچک لیا۔

مرجان کو پہلی ہی نظر میں وہ لڑکی شدید ناپسند آئی تھی۔

لونا۔"مشل بلی کو دیکھ کر فورا چئیر سے اترنے لگی لیکن سدرہ نے اسے"

روک لیا۔

آئی-ایم-سوری یہ بھاگتا ہوا ادھر آگیا۔"وہ کہتی ہی واپس جانے لگی تو"

سدرہ فورا بولی۔

ارے مرحا رکو۔"اس کی پکار پر وہ واپس پلٹی۔جبکہ وہ لڑکی مرحا ہے سن کر"

مرجان کی ناپسندیدگی میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

پھوپھو کو نہیں پتا میں ادھر ہوں وہ ڈانٹیں گیں۔میں چلتی ہوں۔"وہ کہتی"

فورا وہاں سے نکل گئی۔اس نے مرجان پر ایک نظر بھی نہیں ڈالی تھی جبکہ

مرجان خاموشی سے اس کو جج کرچکا تھا۔

"یہ وہی مرحا ہے جس کا آپ بتا رہیں تھیں؟"وہ سنجیدگی سے سدرہ کی جانب مڑ چکا تھا۔سدرہ نے ملازمہ کو مراد اور مشل کو وہاں سے لے جانے کا کہا اور پھر بولی۔

"ہاں یہی ہے۔"

"کیا ہو گیا ہے آپ کو۔یہ بلکل بھی میری پسند کے مطابق نہیں ہے عجیب پینڈو سی لڑکی ہے۔یہ میری گیدر نگز اور کلاس میں موو ہی نہیں کر سکتی۔"

"آپ جب فری ہو جائیں تو مجھے بتا دیجئے گا مجھے مشل کے مطلق بات کرنی ہے۔"دروازے پر کھڑی وہ لڑکی کوئی اور نہیں مرحا ہی تھی۔سدرہ کا چہرہ پھیکا پڑ گیا اس نے بمشکل سر ہلایا جبکہ وہ اپنی بات کہتی واپس جا چکی تھی۔

"اگر اس نے تمھاری بات سنی ہوئی نا میں تمھیں بلکل بھی نہیں بخشوں گی۔"وہ اس پر برہم ہوئی۔مرجان نے کندھے اچکا دیے۔انداز میں لاپرواہی تھی۔

"میں نے بس اپنی رائے پیش کی ہے۔"

"وہ بہت اچھی لڑکی ہے۔"

"دو مہینے ہوئے نہیں آپ لوگوں کو اس کلونی میں شفٹ ہوئے۔آپ کیسے کہہ سکتیں ہیں یہ بہت اچھی لڑکی ہے؟"

"تمھیں میری دوست ابیہا یاد ہے؟"

"وہ جو آپ کی یونیورسٹی فرینڈ تھیں؟"

"ہاں وہی اس کی چھوٹی بہن ہے یہ۔"

"ان کی بہن کہاں سے پیدا ہوگئی؟"اس نے ناسمجھی سے استفسار کیا۔

"مرحا دس سال کی تھی جب اس کی پھوپھو نے اسے گود لے لیا تھا۔"اس نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

NOVEL HUT

"وہ تو اچھی خاصی پرسنیلٹی والی ہیں یہ کس پر چلی گئی؟"

"مرجاننننن۔"سدرہ نے دانت پیس کر اس کے بازو پر تھپڑ لگایا تھا۔

"میری بات غور سے سنو۔"

"تب سے آپ کی ہی سن رہا ہوں۔"

جیسے میں بتا چکی ہوں مرحا اپنی پھوپھو کے ساتھ رہتی ہے۔ان کے تین" بیٹے ہیں جن میں سے ایک شادی شدہ ہے۔کہنے کو تو انہوں نے مرحا کو اپنی بیٹی بنایا ہوا ہے لیکن اس کے ساتھ کسی سوتیلے کی طرح ہی سلوک کیا جاتا ہے۔"وہ رکی تو وہ فورا بول پڑا۔

اس سب کا میں کیا کروں۔"بیزاریت عروج پر تھی۔"

"میں چاہتی ہوں تم اس سے شادی کرلو۔"

میری پوری زندگی کا فیصلہ ہے۔میں کسی سے ہمدردی میں شادی نہیں" کرسکتا۔بے شک میں نے کہا ہے میں آپ کی مرضی سے شادی کروں گا۔لیکن وہ کون ہے کیسی ہے اس کی ایجوکیشن کیا ہے،اس کی شکل و

صورت، اس کا مائنڈ سیٹ سب میٹر کرتا ہے میرے لیے۔"وہ سنجیدگی سے بولا۔

"تو میں نے ایسے ہی کوئی لڑکی تمھارے لیے پسند نہیں کی ہوگی۔ظاہر ہے سب دیکھا ہی ہے۔تبھی تمھیں بتا رہی ہوں۔ تمھیں میری چوائس پر یقین نہیں؟"

"مجھے نہیں سمجھ آرہا کچھ۔میں ایسے شادی نہیں کر سکتا۔"اس کا دماغ ابھی بھی ادھر ہی اٹکا ہوا تھا۔

"تم مجھے انکار کر رہے ہو؟"وہ اس کی کڑے تیوروں سے ایک پل کو گھبرا گیا۔سدرہ نے جیسے آج ٹھان لیا تھا وہ اس سے ہاں کروا کر رہے گی۔

"آپی میں۔۔۔۔"

"ہاں یا نا؟"

"آپ میرے ساتھ ایسے نہیں کر سکتیں۔"

وہ مشل کو پڑھاتی ہے۔میں نے اس کے ساتھ وقت گزارا ہے وہ تمھاری" نیچر کو جلد ہی سمجھ جائے گی اور تمھیں اچھے سے ڈیل کرلے گی۔باقی تم اس سے ایک ملاقات کرلو تاکہ میں بات آگے بڑھاؤں۔"سدرہ نے چئیر سے ٹیک لگا لی۔

"تو آپ اپنی بات سے نہیں ہٹیں گیں؟"

"ہرگز نہیں میں بہت عرصے سے تمھارے بہانے سن رہی ہوں۔"

اوکے فائن۔آپ میری اس سے ملاقات کروا دیں پھر آگے دیکھ لیں" گیں۔"اس نے بے ساختہ سدرہ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلتی دیکھی تھی۔کیا وہ یہ مسکراہٹ چھین سکتا تھا؟

○~~~~~♡~~~~~◯

وہ اپنی بلی اٹھائے اپنے کمرے کی جانب جارہی تھی۔اس کو پودے بہت پسند تھے۔اتوار کے دن زیادہ وقت وہ ان کے ساتھ گزارتی تھی۔اس نے

اپنے پسندیدہ پودے چھت پر رکھے ہوئے تھے۔آج بھی وہ اسی میں مصروف تھی۔وہ کچھ سامان لینے نیچے گارڈن میں گئی جب اس نے اپنی بلی لونا کو گیٹ سے باہر جاتے ہوئے دیکھا تھا۔وہ اپنی حالت کی پرواہ کیے بغیر پیچھے بھاگی۔ایک دفع پہلے بھی لونا ایسے ہی باہر نکل گئی تھی اور کسی آوارہ بلے نے کو زخمی کردیا تھا۔لونا بھاگتی ہوئی اس کی سٹوڈنٹ مشل کے گھر چلی گئی تھی۔وہ مشل کے ساتھ بہت اٹیچڈ تھی۔جتنے گھنٹے وہ مشل کو پڑھانے میں گزارتی تھی لونا اس کے ساتھ رہتی تھی۔مین گیٹ کھلا ہوا تھا وہ اندر آگئی۔اس کی سدرہ کے ساتھ خاصی بے تکلفی تھی تبھی وہ دندناتی ہوئی اندر چلی گئی۔زاویار کا رویہ بھی اس کے ساتھ چھوٹی بہنوں کی طرح تھا۔

NOVEL HUT

لونا اب بھاگ کر ڈائننگ روم میں چلی گئی جس کا دروازہ ایک ملازمہ کھولے کھڑی تھی۔وہ بھی پیچھے بھاگی لیکن اندر بیٹھے نوجوان کو دیکھ کر ٹھٹک گئی۔وہ یقینا سدرہ کا بھائی تھا۔اس کا مرجان سے کبھی سامنا نہیں ہوا تھا لیکن غائبانہ تعارف ہوچکا تھا۔وہ اس کو اندر دیکھ کر بری طرح شرمندہ ہوئی تھی تبھی

دوبارہ نظر اس پر نہیں ڈالی۔جگہ جگہ مٹی لگے کپڑے، لاپرواہی سے ایک طرف دوپٹہ ڈالے، کمر سے تھوڑا اوپر تک آتے بالوں کی چٹیا بنائے وہ بہت عجیب لگ رہی تھی۔سونے پر سہاگا اس کے بالوں میں آنل لگا ہوا تھا۔پودوں سے فارغ ہونے کا بعد اس کا ارادہ نہانے کا تھا تبھی اس نے لگا لیا تھا۔

وہ فورا ہی وہاں سے پلٹی لیکن شاید سدرہ اس کا تعارف مرجان سے کروانا چاہتی تھی۔وہ بہانہ بنا کر فورا باہر نکل آئی لیکن اسے اچانک مشل کے سکول کی ضروری بات یاد آئی تھی۔وہ بتانے آئی لیکن مرجان کی بات سن کر اس کا چہرہ شرمندگی کے مارے سرخ پر گیا۔وہ اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے سدرہ کو مخاطب کرکے واپس آچکی تھی۔

"کبھی ہم پر بھی نظرِ کرم کردیا کرو۔"بے اختیار خوفزدہ ہوتے دروازے پر ہی اس کے قدموں کو بریک لگی تھی۔یہ حمزہ تھا اس کی پھوپھو کا سب سے چھوٹا بیٹا جو عمر میں اس سے دو سال بڑا تھا اور باہر سے پڑھ کر آیا تھا۔کچھ

عرصے سے اس کے چال چلن بدل گئے تھے۔باہر ایڈمشن ہونے سے پہلے وہ مرحا پر نظر بھی نہیں ڈالتا تھا۔جب بھی پڑھائی کے دوران پاکستان آتا تو اس سے سرسری سی ملاقات ہوجاتی یا کبھی وہ بھی نہیں۔مرحا کو جلد ہی اندازہ ہوگیا تھا اس کی صحبت اچھی نہیں ہے۔اس نے کئی دفعہ اسے چھپ کر سیگریٹ پیتے لڑکیوں سے نازیبا باتیں کرتے دیکھا تھا۔تبھی وہ اس سے ایک محتاط فاصلے پر رہتی تھی۔لیکن کچھ عرصے سے اس نے اسے بات بے بات مخاطب کرنا شروع کردیا تھا۔صاف الفاظ میں کہا جائے تو وہ اسے چھیڑتا تھا۔کبھی نازیبا الفاظ کستا کبھی کوئی فقرہ۔وہ تنگ آچکی تھی۔اس نے ایک دفع پھوپھو کو بتانا بھی چاہا تو انہوں نے اس کے منہ پر تھپڑ مار کر اس کی زبان بند کروادی تھی۔

میرا راستہ مت روکا کریں حمزہ بھائی۔"اس نے بھائی پر خاصہ زور دیا تھا۔" میں نے کتنی بار بتایا ہے میں تمھارا بھائی نہیں ہوں۔"وہ تھوڑا قریب ہوا تو" وہ فورا دو قدم پیچھے ہوئی۔

جی بھائی تو ایک عزت دار لفظ ہے۔آپ جیسے بے شرموں کو کہاں راس" آسکتا ہے۔"وہ ٹکاسا جواب دیتی وہاں سے بھاگ گئی۔وہ اس کو روک لیتا لیکن دوسری طرف سے اپنی ماں کو آتا دیکھ وہ کچھ نہیں کرسکا۔شاید انہوں نے ان دونوں کو ساتھ نہیں دیکھا تھا تبھی کچھ نا بولیں ورنہ وہ اس سے سوال جواب ضرور کرتی۔

○~~~~♡~~~~◯

کمرے میں آکر وہ سب سے پہلے نہائی تھی۔نہانے کے بعد وہ اپنے بال سکھانے لگ گئی۔وہ دس سال کی تھی جب اس کے باپ نے اسے اس کی پھوپھو کو دے دیا تھا۔ان کو کبھی اس میں دلچسپی تھی ہی نہیں۔اگر ماں زندہ ہوتی تو وہ کبھی بھی پھوپھو کے گھر نا ہوتی۔وہ نو سال کی تھی جب اس کی ماں کا انتقال ہوگیا تھا۔اس کے بعد ہی اس کے باپ نے اسے اس کی پھوپھو کو دے دیا۔اور کبھی پلٹ کر خبر نہیں لی۔بہت کم کبھی ملاقات ہوتی تو اس سے حال پوچھ لیا کرتے تھے۔وہ اسے بھی غنیمت سمجھتی

NOVEL HUT

تھی۔اس کے برعکس اس کی بڑی بہن ابیہا ان کی لاڈلی تھی۔پتا نہیں کیوں انہیں وہ بہت چبھتی تھی۔البتہ اس کی بہن کا رویہ اس کے ساتھ اچھا تھا۔اس کی چار سال پہلے شادی ہوگئی تھی۔دو سال پہلے باپ بھی دنیا سے چلا گیا۔اسے کچھ خاص افسوس نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ کبھی ان سے اٹیچ ہی نہیں ہوئی تھی۔اسے ان سے بہت شکوے تھے جو کبھی سنانے کی نوبت ہی نہیں آئی تھی۔

اس نے گہری سانس خارج کرکے بالوں میں برش چلایا وہ سوکھ چکے تھے۔اسے یاد ہے اس کی ماں کو لمبے بال پسند تھے۔اس کے بال بہت لمبے تو نہیں تھے البتہ کمر تک آتے تھے۔

NOVEL HUT

وہ جاکر بیڈ پر بیٹھ گئی۔اس کا کمرہ نا زیادہ بڑا تھا نا چھوٹا۔لونا اس کی گود میں آکر بیٹھ گئی۔ایک یہی تھی اس کی ہمدرد، ہمراز۔لونا کو رکھنے کی اجازت بھی اسے صرف اس لیے ملی تھی کیونکہ بلیاں پھوپھو کے سب سے بڑے بیٹے اسامہ بھائی کو بھی پسند تھی۔ویسے تو ان سب کو اس کے ہونے نا ہونے

سے کچھ خاص فرق نہیں پڑتا تھا لیکن اس معاملے میں اسامہ نے اس کی طرفداری کردی تھی۔

شروع شروع میں پھوپھو کا رویہ اس کے ساتھ بہت اچھا تھا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ وہ بدل گئیں۔ کسی مہمان کے سامنے وہ اس کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتیں تھیں۔ اپنے بیٹوں کے سامنے بھی وہ اسے کچھ نہیں کہتیں تھیں۔ شاید انہیں مہان بننے کا شوق تھا۔

بہت امیر ہونے کے باوجود بھی انہوں نے اس کو تعلیم بھی چھوٹے اداروں سے ہی دلوائی تھی۔ گریجویشن اس نے میرٹ پر کی تھی لیکن اس کے بعد اس کی پڑھائی روک دی گئی۔ مگر اسے جاب کرنے کی اجازت مل گئی تھی لیکن پچھلے مہینے کچھ وجوہات پر اسے ریزائن کرنا پڑا۔ اب وہ دوبارہ جاب ڈھونڈ رہی تھی۔

اس نے کبھی ان سے شکوہ نہیں کیا تھا۔ جس کا اپنا باپ اسے دھتکار دے وہ بھلا کسی کو کیا کہتی۔ بلکہ انہوں نے تو اس پر کئی احسانات کیے

تھے۔اسے پڑھایا اسے رہنے کو جگہ دی۔کچھ خاص پابندیاں بھی نہیں لگائی ہوئیں تھیں اس پر۔لیکن انہوں نے اسے کبھی ماں جیسا پیار نہیں دیا تھا۔

وہ لونا کے بالوں میں ہاتھ چلاتی رہی تھی۔نہانے کے بعد اس کی رنگت جیسے دمک گئی تھی۔پرنٹڈ شلوار اور شارٹ کمیز پہنے وہ سادگی میں بھی خوبصورت نظر آرہی تھی۔لیکن چہرے پر تھکاوٹ تھی۔اس تیئس سالہ زندگی کے سفر نے ہی اسے بری طرح تھکا دیا تھا۔

پتا نہیں کب ختم ہوں گی آزمائشیں لونا۔"وہ اداسی سے بولی۔"

شاید وہ انجان تھی جو نہیں جانتی تھی انسان مرتا مرجاتا ہے لیکن آزمائشیں نہیں ختم ہوتیں۔یا شاید واقع اس کی آزمائشیں کم ہونے والی تھیں۔یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا۔

○~~~~~♡~~~~~◯

کم ان۔"اس کی اجازت پر ایک لڑکی اس کے آفس میں داخل ہوئی"
تھی۔اس نے نظریں اٹھا کر نہیں دیکھا۔اسے معلوم تھا کون ہوگی۔ہیلز کی
ٹک ٹک دروازے سے کرسی تک واضح گونجی۔وہ ایک چئیر کھینچ کر بے تکلفی
سے اس کے سامنے بیٹھ گئی۔بلیک پینٹ شرٹ پہنے کندھوں تک آتے
بال۔ڈارک میک اپ کیے وہ ایک خوش شکل لڑکی تھی۔

مرجان تم نے میری کالز اور میسجز کا جواب کیوں نہیں دیتے۔"کہنیاں ٹیبل"
پر ٹکائے ہتھیلی پر تھوڑی ٹکاتے اس نے پوچھا۔

میں ضروری نہیں سمجھتا۔"اس نے سیدھا جواب دیا وہ تلملائی۔مرجان"
نے ابھی بھی لیپ ٹاپ سے نظریں نہیں اٹھائیں۔

"تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔"

اسے معلوم تھا وہ کس "جواب" کا پوچھ رہی ہے۔

میرے حساب سے تو میں جواب میں انکار کرچکا ہوں۔"اس نے لیپ"
ٹاپ آف کرکے توجہ اس کی جانب مبذول کی۔

"انکار کی کوئی وجہ بھی تو ہوگی۔"

فرحین میں نے تمھیں صاف صاف بتایا ہے میرا شادی کا کوئی ارادہ نہیں"
ہے۔نا میں تم میں انٹرسٹڈ ہوں۔کس طرح بتاؤں جو تمھارے اس چھوٹے
سے دماغ میں بیٹھ جائے؟"بے عزتی سے فرحین کا چہرہ سرخ پر گیا۔الفاظ
جیسے ختم ہوگئے۔

میں اب تک اگر تمھارا لحاظ کر رہا ہوں تو وہ صرف دانیال کی وجہ سے کر رہا"
ہوں۔تم میرے بیسٹ فرینڈ کی کزن ہو۔اور وہ اس بزنس کے ففٹی
پرسنٹ کا مالک ہے۔ورنہ میں تمھیں کب کا فائر کر چکا ہوتا۔یہ آخری بار ہے
جو میں تمھیں سمجھا رہا ہوں۔اگلی بار میں دانیال کا بھی لحاظ نہیں کروں
گا۔"وہ انتہائی سختی سے بولا۔

اسی پل دانیال آفس میں داخل ہوا تھا۔ فرحین ایک سیکنڈ بھی ضائع کیے بغیر آفس سے نکل گئی البتہ دروازہ مارنا نہیں بھولی۔ مرجان کو اس پر نئے سرے سے غصہ چڑھا۔

"یہ تم نے کیا عذاب میرے گلے ڈال دیا ہے۔" وہ چڑا۔

"غلط بات خود کو عذاب نہیں کہتے۔" دانیال دل جلانے والی مسکراہٹ لبوں پر سجا کر بیٹھتے ہوئے بولا۔ کالی آنکھیں گندمی رنگت۔ بلیک پینٹ شرٹ پہنے وہ مرجان کا ہی ہم عمر تھا۔

"ایک تم سائکو ایک تمھاری کزن سائکو۔" وہ جھنجھلاتا ہوا خود بھی بیٹھ گیا۔

"تمھیں اس سے مسلہ کیا ہے۔ شادی کرنی تو ہے تو اس سے کرلو۔ وہ تمھیں پسند بھی کرتی ہے۔"

"مجھے اس کے جیسی لڑکیاں نہیں پسند۔ وہ حد سے زیادہ بولڈ ہے۔ اسے اپنی عزت کا خیال نہیں۔ میں کہنا نہیں چاہتا لیکن وہ ڈائوارسڈ ہے اور کیوں

ہے اس کی اڑتی اڑتی خبریں میں نے بھی سنی تھی۔وہ صرف پیسے اور سٹیٹس کے پیچھے بھاگنے والی لڑکی ہے۔اور تم سے بہتر کون جانتا ہے میں شادی میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں۔"دانیال خاموشی سے اسے دیکھے گیا۔

تم بس اسے سمجھا دو آئیندہ میرے ساتھ اس موضوع پر گفتگو کرے ورنہ" میں سب لحاظ بھول جاؤں گا۔"اس نے سختی سے کہا تو دانیال نے سرہلا دیا۔دانیال کو معلوم تھا وہ غصہ کرے گا تو بہت بری طرح کرے گا۔

"لیکن سدرہ آپی کو تو تم ہاں کر آئے ہو۔"

اس کا حل بھی سوچ لیا ہے میں نے۔"وہ لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ" ہوگیا۔

کیا؟"اس کے پوچھنے پر مرجان نے اپنی بئیرڈ پر عادتاً ابگوٹھا پھیرا پھر اسے" ساری بات بتادی۔

مرجان یہ غلط ہے۔"وہ بھڑک گیا۔"

NOVEL HUT

ریلیکس وہ مان جائے گی تو ٹھیک ہے ورنہ میں کچھ اور دیکھ لوں گا۔ تمھیں"

"معلوم ہے میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں۔

پھر بھی احتیاط کرنا۔"وہ اسے سمجھانا نا بھولا۔ اور مرجان نے"

○~~~~~♡~~~~~◯

رات گہری ہوچکی تھی۔ سب گھر والے گیارہ بجے تک سو جاتے تھے لیکن اسے نائٹ والک کی عادت تھی۔ وہ والک کرنے کے ساتھ موبائل یوز کیا کرتی تھی۔ وہ ابھی تک دوپہر والے لباس میں تھی۔ جوتی ایک جانب اتارے وہ ننگے پیر گھاس پر چل رہی تھی۔ کچھ وقت سے اسے لگ رہا تھا وہ گہری نظروں کے حصار میں ہے۔ لیکن بار بار اپنا وہم سمجھ کر نظرانداز کردیتی۔

یکدم اس کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا تھا۔وہ تیزی سے پلٹی سامنے حمزہ کو کھڑے دیکھ اس کا دل ڈوب کر ابھرا۔اس نے کندھے سے ہاتھ جھٹکا۔لیکن اس کی آنکھیں دیکھ کر اسے خوف آیا۔وہ سرخ تھیں۔

"پیاری لگ رہی ہو۔"اس نے دو انگلیوں سے اس کے گال کو چھوا۔وہ کپکپائی۔اس نے ہاتھ جھٹکا اور وہاں سے جانے لگی یکدم ہی اس کی کلائی سخت گرفت میں آئی تھی۔

"کیا بدتمیزی ہے یہ ہاتھ چھوڑیں میرا۔"اس نے بازو چھڑوانا چاہا۔دل خوف سے کانپ رہا تھا۔

"نا چھوڑوں تو۔"اس کی لہجے میں لڑکڑاہٹ تھی۔وہ بے یقین ہوئی۔تو کیا وہ ڈرنک بھی کرتا تھا؟اس کو مزید خوف نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

"حمزہ بھائی۔۔۔۔۔"

"کتنی بار بتایا ہے میں تمھارا بھائی نہیں ہوں۔"اس نے اسے بازو سے پکڑ کر قریب کیا۔مرحا کا ہاتھ اٹھا تھا اور اس کے چہرے پر چھاپ چھوڑ گیا۔

"اپنی اوقات کے اندر رہو۔"وہ صرف ایک تھپڑ پر نہیں رکی۔اس کے بعد اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پوری قوت لگا کر اسے پیچھے دھکا دیا تھا۔وہ واقعی نشے میں تھا تبھی لڑکھڑایا۔اس سے پہلے وہ کوئی جوابی کاروائی کرتا وہ اندر بھاگ کر جاچکی تھی۔

کمرے میں پہنچتے ہی اس نے سب سے پہلے دروازہ بند کیا۔اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔اس نے اپنا سینا مسلا۔آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر بہتے چلے گئے۔

کیا کرے وہ؟کس کے پاس جائے۔یا اللہ کس عذاب میں پھنس گئی ہے وہ۔

NOVEL HUT

اس نے پہلے بھی اپنی بہن کو بتانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اپنے مسلوں میں پھنسی ہوئی تھی۔وہ سسرال والی تھی۔

کل وہ دوبارہ اپنی بہن سے بات کرے گی۔وہ پختہ ارادہ کر کے اٹھی اور بیڈ پر لیٹ گئی۔لونا بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پاس آکر لیٹ گئی۔اب ساری رات اس کی اپنے وجود کے ہونے اور اپنے ماں باپ کے نا ہونے پر روتے ہوئے گزرنی تھی۔

○~~~~~♡~~~~~○

ایک ہفتے بعد

وہ اس وقت ریسٹورنٹ میں بیٹھا مسلسل پاؤں جھلاتا کسی کے انتظار میں تھا۔وہ بار بار گھڑی دیکھتا بےزاری سے کچھ بڑبڑا رہا تھا۔بلیک پینٹ کوٹ پہنے وہ شاید کسی میٹنگ سے آیا تھا۔

وقتاً اس کی نظر دروازے سے اندر داخل ہوتے وجود پر پڑی۔بلیک شلوار کمیز پر بلیک شال اوڑھے وہ سر تا پاؤں خود کو چھپائے ہوئے تھی۔بلیک دوپٹہ ہی سر پر اوڑھ رکھا تھا۔دوپٹے کے ہالے میں سے چند لٹیں اس کے چہرے کا احاطہ کیے ہوئے تھیں۔وہ دروازے پر ہی کھڑی متلاشی دیکھ رہی تھی۔نظریں ملنے پر وہ اس کی جانب بڑھنے لگی۔وہ سلام کرتی اس کے سامنے بیٹھ چکی تھی۔مرجان نے محض سرہانے پر ہی اکتفا کیا۔

وہ دیکھنے میں بہت معصوم تھی۔سرمئی آنکھیں کاجل کی وجہ سے جگمگا اٹھیں تھیں۔ہلکی سی گلابی لپسٹک لگائے وہ چہرے پر ڈھیروں سادگی سجائے ہوئے تھی۔اس دن کی نسبت وہ بہت اچھی حالت میں تھی۔وہ بے چین ہوا۔جو بات وہ اس سے کرنے جا رہا تھا کیا وہ ٹھیک تھی۔اس کا دل نرم پڑا لیکن وہ فورا اپنے خول میں سمٹ گیا۔

مرحا مسلسل اسے سوچ میں غرق دیکھ کر بیزار ہوئی۔

یہ بول کیوں نہیں رہے۔"اس نے سوچا۔"

سدرہ نے ابیہا کے بعد پھوپھو سے بات کی تھی وہ تو جیسے تیار بیٹھی تھیں اس سے پوچھے بغیر ایک دن میں ہی ہاں کا جواب دے دیا۔ باقی بھی کسی کو مسلہ نہیں تھا۔ اسے تو ہاں یا نا کی آپشن ہی نہیں دی گئی تھی۔ ویسے بھی آج یا کل اس کی شادی ہونی ہی تھی۔ اسے کوئی پسند بھی نہیں تھا تو یہی ٹھیک تھا۔ جب اس نے ابیہا سے بات کی تو دو دن بہت غور و فکر کرنے کے بعد اپنے مسلے کا واحد حل اسے شادی ہی لگا تھا۔ ابیہا نے بھی اسے یہی مشورہ دیا تھا۔ وہ اس کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ بہن اپنے سسرال والی تھی اسے اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتی تھی۔ اس کا شوہر بھی کچھ اکھڑ مزاج تھا۔ نا وہ کماتی تھی جو اپنے اخراجات اٹھا سکتی۔ اسے سٹیبل ہونے کے لیے کچھ وقت چاہیے تھا۔ لیکن چلتے پھرتے حمزہ کی نظروں سے اس کا دل کرتا خودکشی کر لے۔

ویٹر نے دو ڈرنکس لا کر سامنے رکھیں جو وہ پہلے ہی آڈر کر چکا تھا۔

"اینی تھنگ ایلس سر؟"

ویٹر نے مؤدب انداز میں پوچھا۔تو اس نے مرحا کی جانب تو وہ نفی میں سر ہلا گئی۔مرجان نے خود ہی مینیو سے چند ڈشز لکھوا دیں۔ویٹر چلا گیا تو وہ گلا کھنکارتے ہوئے اس کی جانب متوجہ ہوا۔

آپ نے گلاسز نہیں لگائے؟"اتنی دیر بعد وہ بولا بھی تو کیا بولا تھا۔"

جی؟"مرحا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔وہ گڑبڑایا۔وہ یہ کیا بول رہا" تھا،کیوں نروس ہو رہا تھا۔

"وہ میرا مطلب اس دن آپ نے گلاسز لگائے ہوئے تھے۔"

وہ تو ویسے ہی لگائے ہوئے تھے الحمدللہ میری نظر بلکل ٹھیک" ہے۔"مرجان نے شکر ادا کیا کچھ تو اس میں اچھا تھا۔

آپ نے مجھے یہاں کس لیے بلایا ہے؟"اس کو ایک بار پھر خاموش ہوتے" دیکھ وہ اکتا کر بولی۔مرجان جو منٹ مارگریٹا پی رہا تھا چونکا۔

وہ جس کے آگے اچھے اچھے لوگ خاموش ہو جاتے تھے۔ جس کی کمیونیکیشن سکلز سے سب مرعوب تھے آج ایک لڑکی کے سامنے اپنا مدعا نہیں بیان کر پا رہا تھا۔

اس نے ایک گہری سانس لی اور دونوں ہاتھ باندھ کر تھوڑا آگے کو ہو کر بیٹھا۔ اس کا کانفیڈینس واپس آچکا تھا۔

"میں جو بات آپ سے کرنے جا رہا ہوں امید ہے آپ اچھے سے سمجھیں گیں اور مجھے سوچ سمجھ کر جواب دیں گیں۔"

اس کے تمہید باندھنے پر وہ مزید الجھی لیکن خاموش رہی جبکہ اس کے اگلے الفاظ پر اس کا چہرہ سرخ پڑا۔

"میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔"

"تو یہ بات آپ جا کر اپنی بہن کو بتائیں۔" وہ بغیر لحاظ کے بولی۔

"میں انہیں انکار نہیں کر سکتا۔"

"کیوں آپ دودھ پیتے بچے ہیں کے جو وہ کہیں گی وہ کرتے چلے جائیں
گیں۔"وہ کہتی کھڑی ہونے لگی۔ عجیب بددماغ آدمی تھا۔

"آپ بیٹھی رہیں پہلے میری پوری بات سن لیں۔مرجان کو اس کی بات پر
غصہ تو بہت چڑھا لیکن تحمل سے بولا۔

وہ ناچاہتے ہوئے بھی بیٹھ گئی۔

"آپ کے پاس دو آپشن ہیں۔آپ ان میں سے کوئی بھی چوز کر سکتی ہیں۔"

"میں دونوں میں سے کوئی بھی کیوں چنوں؟"

"غالباً وہ آپ کی پھوپھو کا بیٹا ہے نا جس نے اس دن آپ کا راستہ روک
رکھا تھا۔"اس نے ہوا میں تیر چلایا تھا جو سیدھا نشانے پر لگا تھا۔وہ واضح
طور پر اس کا چہرہ پھیکا پڑتے دیکھ سکتا تھا۔

وہ کال سنتے سنتے اوپر والے پورشن میں چلا گیا جہاں کھڑکی سے مرحا کے گھر کا
داخلی دروازہ نظر آرہا تھا۔جہاں اس نے بے دیہانی میں سب دیکھا

تھا۔اس کو آواز تو کوئی نہیں آئی لیکن ان کے تاثرات سے بہت کچھ سمجھ گیا تھا۔

"آپ انکار کردیں۔"اس کو خاموش دیکھ وہ سکون سے بولا۔

"آپ لڑکے ہو کر انکار کی پوزیشن میں نہیں ہیں تو آپ کو لگتا ہے میں لڑکی ہو کر کر سکتی ہوں؟"اس کا دل کرتا رہا تھا یہی ڈرنک اس کے سر پر الٹ دے ساتھ گلاس بھی مار کر طور دے۔

"پھر ایک دوسرا آپشن ہے۔"وہ ایک لمحے کے لیے رکا پھر بولا۔

"میرے پاس آپ کے لیے ایک آفر ہے۔"اس نے ایک فائل اس کے آگے بڑھائی۔

NOVEL HUT

"یہ کانٹریکٹ میرج کے پیپرز ہیں اس میں تمام ڈیٹیلز مینشن ہیں۔ہم دو مہینے کے لیے شادی کریں گیں۔دو مہینے بعد ہم علیحدہ ہوجائیں گیں۔اگر آپ یہ مان لیتی ہیں تو بدلے میں، میں آپ کو آپ کی مرضی کی رقم ادا کروں گا۔اور

ان دو مہینوں میں آپ کے تمام اخراجات میری ذمے داری ہوں گے۔"اس نے تفصیل بتائی اور پیچھے ٹیک لگا کر سینے پر ہاتھ باندھ لیے۔مرحا نے ایک نظر بھی نہیں ڈالی کاغذات پر۔

آپ سیدھی طرح اپنی بہن سے کہہ کر انکار کر دیں۔اتنی مشکلات میں" کیوں پڑ رہے ہیں؟"اس کی تفصیل پر اسے غصہ تو بہت آیا لیکن ضبط کر گئی۔

میری اپنی مجبوری ہے۔"اس نے کندھے اچکائے۔"

آپ کی مجبوری ہے لیکن میری نہیں اگر آپ کو شادی نہیں کرنی تو انکار کر" دیں۔مرد بنیں! مرد کو کوئی بھی مجبور نہیں کر سکتا۔اللہ حافظ۔"وہ کہتی اٹھی اور وہاں سے جانے کے لیے مڑی جب اسے مرجان کی آواز سنائی دی۔

میرا نمبر آپ کے پاس موجود ہے۔جب اچھے سے سوچ لیں تو جواب" دے دیں۔"وہ شاید کچھ اور بھی کہہ رہا تھا لیکن وہ ان سنی کرتی وہاں سے

نکل گئی۔اس کی زندگی کم مذاق تھی جو وہ شادی بھی مذاق بنا لیتی۔کب تک وہ مردوں کے ہاتھ کا کھلونا بنی رہتی۔

○~~~~~♡~~~~~◯

آٹھ بجے کا وقت تھا آج سب اسامہ بھائی کے سسرال گئے ہوئے تھے۔وہ گھر میں اکیلی تھی۔کھانا کھانے کے بعد وہ کچن میں گئی۔فریج کھولا اور جھک کر پانی کی بوتل نکالی۔وہ واپس پلٹی تو بے اختیار اسے دو قدم پیچھے ہونا پڑا۔سامنے ہی حمزہ اس کے نہایت نزدیک کھڑا ہوا تھا۔اس کی دھڑکنیں خوف کے مارے تیز ہوگئیں۔اس دن تو وہ دھڑلے سے اسے تھپڑ مار چکی تھی۔اس بات کا اندازہ اسے اب ہو رہا تھا۔گھر بھی کوئی نہیں تھا اور حمزہ کے ارادے اسے ہرگز بھی ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔اسے لگا تھا وہ بھی سب کے ساتھ گیا ہوگا۔وہ فوراً سائڈ سے نکلنے لگی لیکن حمزہ نے اس کو کوہنی سے پکڑ کر دیوار کی جانب دھکیلا اور دونوں بازو اس کے اطراف میں ٹکا کر

کھڑا ہوگیا۔ اس وقت وہ پورے ہوش و حواس میں تھا۔ مرحا کو معلوم تھا وہ چاہ کر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

"تمھیں کیا لگا تم مجھے تھپڑ مارو گی اور میں تمھیں ایسے ہی جانے دوں گا؟" وہ غرایا۔ مرحا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی۔

"آئی ایم سوری۔ پلیز مجھے جانے دیں۔" اسے جان چھڑوانے کا واحد حل یہی لگا تھا۔

"نا نا نا اتنی آسانی سے کیسے؟ ابھی تو بہت سے ادھار چکانے ہیں۔" اس نے انگلی سے ایک لکیر اس کے ماتھے سے تھوڑی تک کھینچی تھی۔ اس سے پہلے وہ مزید نیچے جاتی وہ ہاتھ جھٹک چکی تھی۔

"حد میں رہیں اپنی۔" وہ دھاڑی۔ سینے پر دباؤ دے کر دھکا مار کر پیچھے کیا مگر وہ بمشکل دو تین قدم ہی پیچھے ہوا تھا۔ وہ غصے سے آگے بڑھا اور اس کا منہ جکڑا۔

NOVEL HUT

تمھیں تو آج میں تمھارے اوقات بتاتا ہوں۔ ہو کیا تم آخر ہمارے ٹکروں پر"
پلی ہو۔مجھے اکڑ دکھاؤ گی۔چند منٹ لگیں گے مجھے تمھاری اکڑ توڑنے میں۔"

جوابا مرحا نے اس کے منہ پر تھوکا تھا۔

یہ اوقات ہے تمھاری میری نظروں میں،جس نے اپنے ہی گھر کی عزت پر"
گندی نگاہ رکھی ہوئی ہے۔"حمزہ نے پہ درپہ کئی تھپڑ اس کے منہ پر جڑ
دیے۔وہ اپنا بچاؤ بھی نا کر پائی۔وہ ساتھ نازیبا القبات سے نوازتا جا رہا تھا
پھر اس نے اس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑا۔

دیکھتے ہیں کون بچاتا ہے تمھاری عزت۔"وہ اسے بالوں سے کھینچ کر ہی اپنی"
کمرے میں لے جانے لگا۔

چھوڑو مجھے ذلیل انسان۔میں تمھاری بہنوں جیسی ہوں۔"وہ زاروقطار"
روتے ہوئے چیخی لیکن مقابل نے تو جیسے کان لپیٹ لیے تھے۔

NOVEL HUT

چلتے چلتے اس کے ہاتھ ایک گلدان آیا تھا۔ اس نے بغیر سوچے سمجھے پوری شدت سے گلدان اس کے سر پر دے مارا۔ وہ کراہتا ہوا اپنا سر تھام گیا۔یہی لمحہ تھا مرحا کے پاس وہ بھاگتی ہوئی سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے میں بند ہوگئی اور دروازہ لاک کردیا۔ وہ مسلسل گالیاں دیتے چیخ رہا تھا۔ اس کی آواز اب قریب تر ہوتی جارہی تھی۔ وہ اس کے دروازے پر ٹھڈے مار رہا تھا۔

مرحا کی روتے روتے ہچکی بند گئی۔ وہ تھر تھر کانپ رہی تھی۔ اچانک پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی تھی ساتھ ہی حمزہ کی جانب سے خاموشی بھی ہوگئی۔ اس نے بے

NOVEL HUT

ساختہ اللہ کا شکر ادا کیا۔

بمشکل پانچ منٹ گرزے تھے جب دوبارہ اس کا دروازہ دھڑادھڑ پیٹا جانے لگا۔ ساتھ ہی پھوپھو کے بولنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ اس نے کانپتے ہاتھوں سے دروازہ کھولا تو پھوپھو اس پر چیل کی طرح جھپٹی تھیں۔

میرے بیٹے کو اکسائے گی؟"وہ اس کو مارتیں، لعنت ملامت کرتیں کھینچ کے" لے جانے لگی۔

می.....میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔"اس نے صفائی دینے کی کوشش کی تب" تک وہ اسے کھینچ کر لاؤنج میں لے آئیں تھیں۔

صوفے پر ایک طرف حمزہ بیٹھا تھا۔منیب کھڑا اس کے سر پر ٹکور کر رہا تھا۔یقینا اس کا سر نہیں پھٹا تھا۔اسامہ بھائی ادھر موجود نہیں تھے شاید کہیں گئے تھے۔جبکہ پھوپھا کے انتقال کو کئی سال بیت چکے تھے۔اسے آتے دیکھ ہی وہ کھڑا ہو کر اس پر جھپٹا۔منیب نے فورا اسے پکڑ کر پیچھے کیا تھا۔مرحا نے اس کی آنکھوں میں اپنے لیے بے یقینی دیکھی تھی۔اس کا دل کٹ گیا۔

حمزہ۔"اس کی آواز میں تنبیہہ تھی۔"

NOVEL HUT

"ماما یہ عورت میرے آگے آئی تھی۔جب میں نے اس کی ناجائز خواہشات پوری کرنے سے انکار کیا تو اس نے میرے پر حملہ کردیا۔"وہ شاکڈ ہوگئی۔

"گھٹیا آدمی تمھیں خدا کا کوئی خوف نہیں۔"وہ چیخی۔

"بکواس بند کرو تم۔میرا بیٹا ایسے کیوں کرے گا۔تم ہو ہی آوارہ۔دو نمبر ماں کی دو نمبر بیٹی۔"

"امی۔"منیب نے بولنا چاہا۔لیکن انہوں نے ہاتھ اٹھا کر منا کردیا۔

"خبردار جو میری ماں کو ایک لفظ بھی کہا۔"وہ پھوپھو کو دیکھ کر انگلی اٹھا کر دھاڑی۔

"ماما میں بتا رہا ہوں۔یہ کب سے مجھے اپنے چکروں میں پھنسانے کی کوشش میں ہے۔یا تو اب اس گھر میں یہ رہے گی یا میں۔"

NOVEL HUT

"آپ کو اپنے بیٹے کی کرتوتوں کا پتا ہے۔تب ہی اس کی طرفداری کر رہی ہیں۔گھٹیا ماں کا گھٹیا بیٹا۔"یہ ہاتھ اٹھا دوبارہ اس کے منہ پر چھاپ چھوڑ گیا۔

"تجھے تو میں بتاتی ہوں۔نکل یہاں سے جب در در کی ٹھوکریں کھائے گی نا تب پتا چلے گا۔"وہ اسے کھینچتی ہوئی باہر لے گئیں۔اس نے مڑ کر صرف ایک نظر منیب کو دیکھا تھا جو نظریں چرا گیا۔

وہ اس کو پسند کرتا تھا اور یہ بات وہ جانتی تھی۔لیکن اس نے کبھی اس کی محبت کو بڑھنے نہیں دیا تھا کیونکہ وہ کبھی بھی اپنی عزت پر بات نہیں آنے دے سکتی تھی۔آج منیب کی محبت کا امتحان تھا لیکن وہ آگے نہیں بڑھا۔اس کے لیے اس کی ماں زیادہ اہمیت رکھتی تھی۔وہ رخ موڑ گئی۔پھوپھو اب اسے باہر دھکا دے رہیں تھیں۔

"میں اس وقت کہاں جاؤں گی پلیز مجھے آج رات یہاں رکنے دیں یا مجھے میری بہن کو ہی بلانے دیں۔"اس نے منت کی تھی۔

جہاں بھی جاو میرا سر درد نہیں۔ اگر یہ دروازہ دوبارہ بجایا تو پولیس کو بلا لوں" گی بدکردار عورت۔ "انہوں نے پھر دھمکی دی اور گیٹ بند کر دیا۔

شکر ہے اللہ نے مجھے بیٹی نہیں دی۔ "یہ ان کے آخری الفاظ تھے۔"

اس نے بھی بے ساختہ شکر ادا کیا تھا اللہ نے انہیں بیٹی نہیں دی۔ ورنہ وہ بھی ذلیل و خوار ہو جاتی۔

مرحا۔ "اپنے عقب سے اپنے نام کی پکار سن کر اس نے اپنا آنسوؤں سے" تع چہرہ اٹھایا۔ پیچھے زاویار کھڑا تھا۔ اس مزید شرمندگی کا سامنا ہوا۔ زاویار نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

○~~~~~♡~~~~~◯

آپ جب تک چاہیں یہاں رہ سکتیں ہیں کسی چیز کی ٹینشن لینے کی ضرورت" نہیں۔ مجھے اپنے بڑے بھائی کی طرح سمجھیں۔ "زاویار نرمی سے کہتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

NOVEL HUT

وہ اسے زبردستی اپنے ساتھ لے آیا تھا۔ اس نے تمام پچھلی باتیں بھی ان دونوں کو بتا دیں تھیں۔ سدرہ نے اسے حوصلہ دیا تھا۔ وہ بہت نرم دل کی مالک تھی۔ سدرہ نے ایہا کو کال کرکے پورا واقع سنایا تھا۔ ایہا نے آج رات اسے وہیں رکھنے کی ریکویسٹ کی تھی۔ وہ بلا جھجک مان گئی۔ کل ایہا اپنے شوہر کو سب بتا کر اسے وہاں سے لے جانے والی تھی۔

سدرہ اسے ابھی ابھی کمرے میں چھوڑ کر گئی تھی۔ وہ خاموشی سے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ آنسو رک چکے تھے۔ اس کے نصیب میں صرف آزمائشیں لکھی ہوئی تھیں۔

اس کی نظر اپنے پاس پڑے موبائل پر گئی۔ جب پھوپھو نے کمرے کا دروازہ بجایا تھا تب اس نے موبائل اپنے کپڑوں میں چھپا لیا تھا۔ اسے کچھ دنوں سے ویسے ہی بہت بری وائبز آرہی تھیں۔

اس نے موبائل اٹھایا اور بغیر کچھ سوچے سمجھے ایک نمبر پر کال ملائی۔ بیل جاتی رہی لیکن دوسری جانب سے کسی نے فون نہیں اٹھایا۔ اس نے کئی

بار نمبر ملایا لیکن جواب موصول نہیں ہوا۔ تھک ہار کر اس نے کوشش ترک کردی اور چت لیٹ کر چھت کو گھورنے لگی۔ جو کچھ ہوا تھا اس کا دماغ ابھی تک قبول نہیں کر پایا تھا۔ آنسو ایک بار پھر بہنے لگے۔ وہ جتنا اپنی قسمت پر روتی کم تھا۔ سدرہ کے بات کرنے کے بعد اس نے ابیہا سے بات کی تھی۔ اس کے انداز سے اسے نہیں لگا تھا وہ زیادہ دن اپنی بہن کے گھر رہ سکتی تھی۔ جو کرنا تھا اب اسے خود ہی کرنا تھا۔ اس کی سوچوں کا تسلسل کال کی رنگ پر ٹوٹا تھا۔ اس نے موبائل اٹھایا متعلقہ بندے کی ہی کال تھی۔ دو تین گہری سانسیں لے کر خود کو نارمل کیا اور کال اٹھالی۔

"مجھے آپ کی آفر قبول ہے۔" بغیر ادھر ادھر کی باتیں کیے وہ مدعے پر آئی تو مرجان چونکا۔ اس کی آواز نم تھی۔ یقینا وہ روئی تھی۔

"مجھے امید نہیں تھی آپ میرے سے رابطہ کریں گی۔" وہ حیرت زدہ تھا۔ ان کی ملاقات کو تین دن گزر چکے تھے۔

"لیکن میری بھی کچھ شرطیں ہیں۔" وہ اس کی بات نظر انداز کرتی ہوئی بولی۔

"میں سن رہا ہوں۔"

وہ میں آپ کو لکھ کر بھیج دوں گی۔وہ معمولی سی ہی ہیں لیکن جو سب سے" اہم ہے وہ یہ کہ میں دو دن بعد یعنی اس جمعے کو سادگی سے نکاح اور رخصتی "کرنا چاہتی ہوں۔

اتنی جلدی۔"اس کو دوبارہ حیرت ہوئی۔"

مجھے کسی قسم کے ہنگامے نہیں کرنے۔دو مہینے کی شادی پر پیسہ لگانے کی" کیا ضرورت۔اس جمع کو آئیں اور نکاح کر کے لے جائیں۔"اس نے کہا اور کال کاٹ دی۔

دوسری طرف اسے ابھی تک حیرت ہو رہی تھی۔اس کے انداز نے اس بات پر مہر لگا دی تھی یقینا کوئی نا کوئی بات لازمی ہوئی ہے۔لیکن وہ کندھے اچکا گیا۔اس کا کام ہو رہا تھا کافی تھا۔باقی چیزوں سے اس کا کیا لینا دینا۔

○~~~~~♡~~~~~◯

صبح ہوتے ساتھ ہی ابیہا اسے اپنے ساتھ لے گئی تھی۔ اس کے بہنوئی کا بھی رویہ اس کے ساتھ اچھا تھا۔ تھوڑی دیر میں ہی سدرہ کی کال نکاح کے پیغام کے ساتھ آئی تھی۔ مرحا سے پوچھنے کے بعد وہ بھی مطمئن ہو کر ہاں کر گئی تھی۔ نجانے مرجان نے کیا کہہ کر سدرہ کو اتنی جلدی منایا تھا۔ وہ کل والے واقع سے انجان تھا۔

ان دونوں نے جا کر پھوپھو سے بات کی تھی وہ اسے اپنے گھر رکھنے کو رضامند نہیں تھیں تو کم از کم ان کو بتا ہی دیتیں۔ وہ لوگ آکر اسے لے جاتے یوں رات کو گھر سے نکال دیا۔ ابیہا اور ان کی بہت بحث ہوئی تھی۔ جب بات اسامہ تک پہنچی تو وہ بہت بھڑکا تھا۔ بے شک ان کی آپس میں بونڈنگ نہیں تھی لیکن اس کے دل میں مرحا کے لیے سوفٹ کارنر تھا۔ وہ تو مرحا کو خود لینے آنا چاہتا تھا لیکن ابیہا نے اس کے نکاح کا بتا کر منع کر دیا۔

NOVEL HUT

ابیہا اس کے کمرے میں گئی تھی اور اس کا تمام ضروری سامان پیک کر کے اپنی گاڑی میں رکھوا دیا سوائے لونا کہ پھوپھو بلی کو پہلے ہی غائب کر چکی تھیں۔ اسامہ نے مرحا کی شادی کے لیے کچھ رقم دی تھی۔ جو اس کے بہت اسرار پر نا چاہتے ہوئے بھی اسے تھامنی پڑی۔

آج سادگی سے سدرہ کے گھر اس کا نکاح تھا۔ وہ گہرے سرخ رنگ کا جوڑا پہنے، پور پور سجی دلہن بنی ایک کمرے میں اکیلی بیٹھی تھی۔ اسے لونا کی یاد آرہی تھی لیکن اگر وہ اس کے ساتھ ہوتی تب بھی وہ اس کو اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس کا نکاح تھا۔ یہ جوڑا مرجان نے بھجوایا تھا جو وہ سدرہ کے ساتھ جا کر لایا تھا۔ وہ لوگ مرحا کو بھی ساتھ لے جانا چاہتے تھے لیکن اس نے جانے سے صاف انکار کر دیا تھا۔

آئینے میں اپنا سجا روپ دیکھ کر اس نے اپنے دل کو ٹٹولا۔ اسے کسی قسم کے جذبات نہیں محسوس ہو رہے تھے۔ ایک خالی پن اس کے رگ رگ میں سما گیا تھا۔ جتنی بھی عورتوں نے ابھی تک اسے دلہن بنے دیکھا تھا

ڈھیروں تعریف اور دعاؤں سے نوازا تھا۔ کیا یہ دعائیں اس کے حق میں قبول ہونی تھیں؟ یقینا نہیں۔ اس نے تلخی سے سوچا۔

کمرے کا دروازہ کھلنے پر وہ چونکی۔ سدرہ اور ایہا اندر داخل ہوئیں۔ انہوں نے اسے صوفے پر بٹھا کر چہرے پر آدھا گھونگھٹ ڈال دیا۔ چند لمحوں بعد زاویار اور سکندر اس کے بہنوئی، مولوی کو لے کر اندر داخل ہوئے۔

وہ ان دو دنوں میں اتنا روئی تھی کہ اب اس نے سوچ لیا تھا وہ مزید آنسو نہیں بہائے گی لیکن نکاح نامے پر سائن کرتے آنسو خود بہ خود بہتے چلے گئے۔ مگر نکاح نامے پر دستخط کرنے کے ساتھ اس نے خود سے عہد کیا تھا۔ اب وہ مزید کسی مرد کے ہاتھوں کا کھلونا نہیں بنے گی۔ اپنے لیے زندگی جیے گی۔ یہ آخری بار تھا جو اس نے آنسو بہائے تھے۔ سب باہر جا چکے تھے شاید مرجان سے رضامندی لی جا رہی تھی۔

تقریبا آدھے گھنٹے بعد وہ بھی باہر مرجان کے پہلو میں اس کی بیوی کی حیثیت سے بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ خوش لگ رہا تھا لیکن وہ خوش کیوں تھا؟ شاید وہ

پریٹینڈ کرنے میں اچھا تھا۔اس نے اپنے لبوں پر جھوٹی مسکراہٹ سجا لی۔وقت اور حالات نے اسے ویسے بھی اس سب میں ماہر بنا دیا تھا۔

مشل اس کے پاس آکر بیٹھی۔وہ اس کی ممانی بننے پر بہت خوش تھی۔اس کو دیکھ کر وہ بھی خوش ہوئی۔

جتنا بھی اداس انسان کیوں نا ہو ایک چھوٹا بچہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ لانے کا ہنر رکھتا ہے۔

مشل اس کے گال پر کس کرتی بھاگ گئی۔وہ ہنس دی۔

کانٹریکٹ یاد ہے نا؟"اس کی بات پر اس کے مسکراتے لب سمٹے۔اس" نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا۔سفید شلوار کمیز پہنے وہ قدرے اس کی جانب جھکا ہوا تھا۔

یاد ہے۔"وہ نظریں پھیر گئی۔اور مسکراہٹ لبوں پر سجا لی۔وہ بھی" مطمئن ہوتا پیچھے ہوگیا۔

مرحا کی مسکراہٹ ایک بار پھر سمٹی تھی۔ہاں وہ منیب ہی تھا جو چلتا ہوا اس کی جانب آرہا تھا۔ اسامہ بھائی اور پھوپھو نے نکاح میں شرکت کی تھی۔پھوپھو کو تو شاید زبردستی لایا گیا تھا۔وہ ان سے نہیں ملی تھی۔

منیب چلتا اب بلکل اس کے سامنے رک چکا تھا۔مرحا دل ہی دل میں اس کے خاموش رہنے کی دعا کر رہی تھی۔ لیکن اس کو بولتا دیکھ اس کا دل ڈوب کر ابھرا۔

"آئی ایم سوری مرحا۔میں تمھارے لیے سٹینڈ نہیں لے پایا۔ لیکن اب میں مزید کسی کی نہیں سنوں گا۔تم پلیز میرے ساتھ چلو میں تمھیں بہت خوش رکھوں گا۔میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔"

"ایکسکیوزمی۔کیا بکواس کر رہے ہیں آپ؟"مرحا کے بجائے مرجان بولا تھا۔اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔جبکہ مرحا کے ہاتھ پاؤں سن ہو گئے تھے۔

"تمہیں کسی نے بلایا ہے؟پلیز مرحا میرا یقین۔۔۔۔"

انف۔"مرجان اس کے روبرو کھڑا ہوگیا۔کئی لوگ ان کی طرف متوجہ"
ہو چکے تھے۔

مرحا تم میرے ساتھ چلو۔"اس نے مرحا کا ہاتھ تھاما یہاں مرجان کی"
برداشت ختم ہوگئی۔

میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی جرت کیسے کی؟"مرجان اس کا وہی ہاتھ موڑ چکا"
تھا جبکہ دوسرے سے اس نے اس کا گریبان تھاما۔وہ دھاڑا۔مرحا بھی
کھڑی ہو چکی تھی۔

مرحا نے اسے دیکھا دو منٹ پہلے تک وہ اسے یاد کروا رہا تھا یہ صرف
کانٹریکٹ میرج ہے۔اگلے ہی لمحے وہ کیسے اتنے حق سے اسے "میری بیوی"
کہہ رہا تھا۔

تو طلاق دے دو پھر میری بیوی بن۔۔۔۔۔اس کی بات مکمل نہیں ہوئی"
تھی مرجان نے اس کے منہ پر مکا جڑ دیا۔

اپنی اوقات میں رہو، مرحا میری بیوی ہے اور رہے گی۔"وہ دونوں گتھم"
گتھا ہو چکے تھے اسامہ اور زاویار نے فورا آگے بڑھ کر انہیں الگ
کیا۔مرجان بمشکل زاویار اور دانیال کے قابو میں آیا۔وہاں تماشا لگ چکا تھا
اسامہ منیب کو کھینچتا وہاں سے لے گیا پیچھے ہی پھوپھو بھی چلی گئیں
تھیں۔تقریبا دس منٹ بعد اسامہ نے واپس آکر معافی مانگی تھی۔پھوپھو
نے تو وہ بھی گوارا نہیں کیا۔مرجان کا غصہ سوا نیزے پر تھا۔سب مہمان
رخصت ہو چکے تھے۔مرحا کو ایہا اندر ایک کمرے میں لے گئی تھی جبکہ سدرہ
اور مرجان الگ کمرے میں تھے۔دانیال اور زاویار باقی مہمانوں اور کیٹرنگ
والوں کو رخصت کر رہا تھا۔

NOVEL HUT

مرجان مرحا بہت اچھی اور حیا والی ہے۔آج والے واقع کی بعد، کسی"
ایرے غیرے کی بات پر یقین کر کے تم اس کے کردار پر شک نا کرنا۔میں نا
سنوں تم نے اسے کوئی طعنہ دیا ہے۔"سدرہ نے کچھ سخت لہجے میں کہا تھا

وہ بس سر ہلا گیا۔ اسے ہی معلوم تھا اس نے اپنا غصہ کس طرح روک رکھا تھا۔

آپ پلیز مرحا کو بلا دیں ہمیں نکلنا ہے۔میں مزید کوئی ڈرامہ دیکھنے کے موڈ میں" نہیں ہوں۔"اس نے بےزاری سے کہا۔

وہ سیدھا گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا۔ تقریبا دس منٹ بعد مرحا کو گاڑی میں بٹھایا گیا تھا۔ اور وہ دونوں ایک سفر پر گامزن ہو گئے۔ سفع وہ شروع کر چکے تھے لیکن نجانے ان دونوں کی منزل ایک تھی بھی یا نہیں۔یہ تو صرف وقت نے بتانا تھا۔

○~~~~~♡~~~~~◯

اس کا گھر بہت کشادہ اور فرنشڈ تھا۔ وہ اپنا لہنگا اٹھائے اس کے پیچھے چل رہی تھی۔ہر چیز سلیقے سے سیٹ، اس کے ذوق کا اعلی ثبوت تھی۔ وہ اس کی سوچ سے زیادہ امیر تھا۔

NOVEL HUT

لاؤنج میں جا کر وہ اس کی جانب مڑ کر رک گیا۔ اس کے قدم بھی بے ساختہ رکے تھے۔ جیبوں میں ہاتھ ڈال کر مرجان نے مرحا کی جانب دیکھا۔ وہ بلکل بھی گھبرائی ہوئی نہیں لگ رہی تھی۔ اسے عجیب لگا۔ منیب کے تماشا کرنے کے وقت وہ ایک لفظ نہیں بولی تھی۔ گاڑی میں بھی اس نے اپنی خاموشی کی کوئی وضاحت دینے کی کوشش نہیں کی تھی۔ سفر بلکل خاموشی سے گزرا تھا۔ نجانے کیوں اس بات پر اسے بار بار غصہ چڑھ رہا تھا۔

"یہ ایک۔۔۔۔۔۔۔"

"کانٹریکٹ میرج ہے۔ میں یہاں دو مہینے تک رہ سکتی ہوں اس کے بعد ہمارے راستے الگ ہوں گے۔ میں اچھے سے جانتی ہوں۔ دوسری بات کریں۔" وہ اس کی بات کاٹ کر بولی۔ وہ ایک لمحے کے لیے خاموش رہ گیا۔

"وہ والا کمرہ آپ کا ہے۔ اس میں آپ کا سارا سامان موجود ہے۔ اس کے ساتھ والا کمرہ میرا ہے۔ میرے کمرے میں جانے کے علاوہ آپ گھر کے

کسی بھی کارنر میں جا سکتی ہیں۔جو چاہے کر سکتی ہیں۔بس میرے کمرے

"اور میری چیزوں سے دور رہنا ہے۔

آپ کے جتنے بھی رولز ہیں اس کو لکھ کر فائل بنا لیں۔میں صبح دیکھ لوں"

گی۔فلحال میں صرف آرام کرنا چاہتی ہوں۔اجازت ہے؟"وہ قدرے

بےزاری سے بولی۔تھکن سے اس کا برا حال تھا۔وہ لب بھینچ گیا۔

اس لڑکے نے تماشا کیوں لگایا تھا؟"ناچاہتے ہوئے بھی وہ یہ سوال پوچھ"

بیٹھا۔اپنے کمرے کی جانب جاتی مرحا چونکی۔

مجھے خود نہیں پتا۔"اس کا انداز بلکل سادہ تھا۔"

آپ وہاں پر خاموش کیوں رہیں؟میرا مطلب آپ نے کسی کو کوئی"

وضاحت نہیں دی۔"اس کے دوبارہ سوال پوچھنے پر مرحا نے ابرو اچکایا۔

"وہاں موجود جو لوگ مجھے عزیز تھے وہ میرے کردار کے بارے میں جانتے ہیں۔باقی کسی ایرے غیرے کو وضاحتیں دینے میں مجھے بلکل بھی دلچسپی نہیں ہے۔"اس کی بات مرجان کو بہت بری طرح چبھی۔

"آپ اس گھر میں "میری بیوی" کی حیثیت سے کھڑی ہیں۔اتنے لوگوں کے درمیان آپ کو بیوی بنا کر لایا ہوں۔اس گھر میں بے شک ہم اجنبی ہیں لیکن باہر آپ میرے نام سے پہچانی جائیں گیں۔میں نہیں چاہتا میری عزت پر کوئی حرف آئے۔آپ کا اس سے جو بھی تعلق تھا۔۔۔۔۔

"میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اور یہ بات میں دوبارہ نہیں دہراؤں گی۔کیا اب میں سو سکتی ہوں؟"وہ تلخی سے بولتی بغیر اس کا جواب سنے کمرے میں جا چکی تھی۔

پیچھے مرجان ششدر کھڑا رہ گیا۔مرحا کے حوالے سے اس کے دماغ میں بنے خاکے پر وہ جیسے سیاہی گرا گئی تھی۔

مرجان کی پہلی رائے ہی اس کے بارے میں غلط ثابت ہوئی تھی۔ اسے لگا تھا وہ کوئی ڈرپوک لڑکی ہوگی جو اس سب کے بعد رونے میں وقت ضائع کرے گی لیکن مرجان کے سامنے اس نے ایک آنسو بھی نہیں بہایا تھا۔ نا وہ اس کا رہن سہن دیکھ کر اس کے پیسے سے متاثر ہوئی تھی۔

آئی لائک اٹ۔" وہ بڑبڑاتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔ مرحا کا کانفیڈینٹ" انداز اسے پسند آیا تھا۔

○~~~~~♡~~~~~○

رات کی سیاہی کو اپنی روشنی میں چھپائے سورج پورے آب و تاب سے طلوع ہوچکا تھا۔ ایک عجیب سے شور کی وجہ سے اس کی نیند میں خلل پیدا ہوا تھا۔ حواس بیدار ہونے پر معلوم ہوا کوئی زور زور سے دروازہ بجا رہا ہے۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو یاد آیا اس کی شادی ہوچکی ہے۔ اس نے وقت دیکھا تو بارہ بج رہے تھے۔ وہ بےزاری سے اٹھی اپنے کپڑے درست کیے، بالوں کا جوڑا بنایا اور دروازہ کھولا۔ سامنے ہی مرجان کھڑا تھا۔ رف

ٹراؤزر اور ٹی شرٹ پہنے وہ شاید ورک آؤٹ کر کے آیا تھا۔کیونکہ اس کی شرٹ پسینے سے بھیگی ہوئی تھی۔بال بھی ماتھے سے چپکے ہوئے تھے۔اس نے ہاتھ میں کوئی ڈرنک تھام رکھی تھی۔

آپ گھوڑے بیچ کر سوئی ہوئی تھیں؟"اس کا طنز مرحا کو بری طرح چبھا تھا۔"

گھوڑے بیچ کر سوؤں یا بندے بیچ کر آپ کا سر درد نہیں ہے۔"اس نے" تڑخ سے جواب دیا۔

میرے ساتھ آرام سے بات کریں۔میں اس انداز کا عادی نہیں ہوں۔"وہ" سخت لہجے میں بولا۔

آپ جس طرح میرے سے بات کریں گے جوابا میں بھی اسی انداز میں" کروں گی۔آپ کو جو انداز پسند ہے آپ کو پہلے وہ خود اپنانا پڑے گا۔"اس نے بھی اس ہی انداز میں جواب دیا اور مڑ گئی لیکن اس کی کوہنی مرجان کی گرفت میں آئی تھی۔

"میں نے آپ سے شادی کر کے آپ پر احسان کیا ہے۔" اس نے جتایا۔

کل منیب کے تماشے کے بعد سدرہ اسے سب بتا چکی تھی۔

"آپ نے میرے سے شادی نہیں "کانٹریکٹ میرج" کی ہے اور اس میں دونوں فریق کا فائدہ ہوتا ہے۔ مجھے نہیں معلوم آپ کا کیا فائدہ ہے لیکن بغیر کسی منافع کے تو آپ نے کچھ نہیں کیا ہوگا۔" وہ ٹھہری اور جھٹکے سے کوہنی چھڑوائی۔

"تو اس لیے دوبارہ مجھے کچھ بھی جتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر مجھے دبانے کی کوشش کی تو میں آپ کی بہن کو سب بتا دوں گی۔ جتنی ذلالت میں زندگی میں سہہ چکی ہوں اس کے آگے یہ کچھ بھی نہیں ہوگی۔ مائنڈ اٹ۔" وہ چند لمحوں کے لیے واقع ہی لاجواب ہوگیا۔ وہ لڑکی ہرگز بھی دبنے والی نہیں اس بات کا اندازہ تو اسے ہوگیا تھا۔

"تھوڑی دیر پہلے آپی کی کال آئی تھی وہ لوگ بس پہنچنے والے ہیں تیار ہوجائیں۔"وہ اس کی تمام باتیں نظرانداز کرکے بولا۔

"کیوں آرہے ہیں ولیمہ تو کل ہے۔"

"ناشتہ لے کر آرہی ہیں۔ان کو پتا نا چلنے دیجئے گا کہ آپ الگ کمرے میں رہی ہیں۔"وہ کہتا فورا اپنے کمرے میں چلا گیا۔اس نے بھی دروازہ بند کردیا تاکہ تیار ہوسکے۔

وہ لوگ آچکے تھے جب وہ کمرے سے تیار ہوکر نکلی۔ہلکے غلابی رنگ کا امبرائڈری والا سوٹ پہنے،بالوں کا جوڑا بنائے وہ بہت سادہ نظر آرہی تھی۔میک اپ کے نام پر غلابی رنگ کی لپسٹک لگا رکھی تھی۔سدرہ نے ڈائننگ پر کھانا بھی لگا دیا تھا۔زاویار اس کو اور بچوں کو چھوڑ کر جاچکا تھا۔اسے کوئی ضروری کام تھا۔وہ گھنٹے بعد ان کو دوبارہ جوائن کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

اس کے آتا دیکھ سدرہ کھڑی ہوئی اور اس سے گلے ملی۔وہ اسے اپنے پاس ہی بٹھا چکی تھی۔مرجان ناشتہ شروع کرچکا تھا۔اب وہ پہلے سے یکسر مختلف حلیے میں تھا۔بلیو جینز پر وائٹ ٹی شرٹ پہنے وہ فریش نظر آرہا تھا۔

تم اس کمرے سے کیوں نکلی ہو؟"سب سے پہلا سوال سدرہ نے وہی کیا" تھا۔مرجان کے حلق میں نوالا پھنس گیا۔

میرا سامان اس کمرے میں تھا۔بس تیار ہونے گئی تھی۔"اس نے مسکرا" کر اپنی پلیٹ میں پراٹھا رکھتے ہوئے جواب دیا۔

مرجان وہ پاس کیجئے گا۔"بات کی آخر میں وہ اسے پکار بیٹھی۔"

شیور۔"اس نے انڈے کی پلیٹ اس کے سامنے کی جسے وہ تھام گئی۔"

میں نے مرحا کا سامان دوسرے روم میں رکھوا دیا تھا تاکہ بعد میں وہ اپنے" حساب سے سیٹ کرلے۔"مرجان بولا تاکہ سدرہ مطمئن ہوجائے۔

کل کے ارینجمنٹس فائنل ہیں؟"سدرہ نے خود ہی ٹاپک بدل دیا۔"

بہت مشکل سے ارجنٹلی مارقی بک کروائی ہے ایک دوست کے ریفرنس" سے۔آپ کو تو معلوم ہے میرا سرکل کتنا بڑا ہے۔کسی چیز کی کمی افورڈیبل نہیں۔"وہ دونوں بہن بھائی کل کے فنکشن کی گفتگو میں مصروف ہو چکے تھے وہ خاموشی سے ناشتہ کرتے ان کی باتیں سننے لگی۔

○~~~~~♡~~~~~◯

ولیمے کا فنکشن بہت بڑے پیمانے پر کیا گیا تھا۔مرجان خان کا سرکل واقع بہت وسیع تھا۔وہ سٹیج پر اکیلے بیٹھی ہوئی تھی۔لوینڈر کلر کی گھیردار میکسی جس پر سلور کلر کا کام تھا پہنے وہ کسی گڑیا کی مانند لگ رہی تھی۔موقع کی مناسبت سے میک اپ کیے،بالوں کے فرنٹ سے ڈبل ٹوسٹ کر رکھے تھے۔باقی بال کرلز کر کے دونوں جانب سے آگے کیے ہوئے تھے۔سرمئی آنکھوں والی مرحا مرجان خان کئی لوگوں کی نظروں کا حصار بنی ہوئی تھی۔ مرجان یہاں سے وہاں پھرتا کبھی کسی سے مل رہا تھا کبھی کسی سے۔بلیک ٹیکسیڈو اور بلیک لوفرز پہنے وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔کلائی میں راڈو کی

گھڑی پہنے، بالوں کو جیل کی مدد سے سیٹ کیے، ایک ہاتھ جیب میں ڈال کر وہ کسی کی بات پر مسکرا رہا تھا۔ مرحا نے نظریں پھر کر سدرہ اور ابیہا کو ڈھونڈنا چاہا لیکن اس کی آنکھیں ایک منظر پر ٹک گئیں۔ وہ چلتا ہوا اس کی جانب آرہا تھا۔ وہ یہاں ہر شخص کی موجودگی کا گمان کر سکتی تھی سوائے اس کے۔ حمزہ اب سٹیج پر چھڑھتا اس کے سامنے آکھڑا ہوا تھا۔ اس کا سانس حلق میں اٹک گیا۔ وہ بے اختیار کھڑی ہو گئی۔ جب منیب تماشہ لگانے سے نہیں ہچکچایا تو وہ تو پھر حمزہ تھا۔ وہ یہاں کیوں اور کیسے تھا وہ نہیں جانتی تھی۔ کیا پھوپھو بھی آئیں تھیں۔ اسے بلکل امید نہیں تھی وہ لوگ آئیں گیں۔ خوف سے اس کا چہرہ پیلا پر چکا تھا۔ اتنے بھرے مجمع میں وہ اپنی عزت کا کباڑہ نہیں کر سکتی تھی۔

ہیلو کزن ڈئیر سٹ۔" وہ کمپنی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔ وہ کچھ بول بھی نا" سکی۔

ہاٹ لگ رہی ہو۔" وہ ایک قدم آگے بڑھا۔"

بکواس بند کرو۔"وہ غرائی۔"

"آہاں سویٹ ہارٹ اتنا غصہ اچھی بات نہیں۔"

اس سے پہلے وہ اس کا جواب دیتی کوئی اس کے پہلو میں آکر کھڑا ہوا تھا۔پھر اس نے اپنے کندھے پر حصار محسوس کیا تھا۔اس نے چہرہ موڑ کر دیکھا وہ مرجان تھا۔اس کے علاوہ اور کون ہو سکتا تھا۔وہ اس کی جانب نہیں دیکھ رہا تھا۔اس نے اپنی نظریں حمزہ کے چہرے پر گاڑھی ہوئی تھیں۔

آپ کا تعرف؟"مرجان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی لیکن آواز نہایت سرد" تھی۔

حمزہ مرحا کا کزن۔"اس نے ہاتھ آگے بڑھایا لیکن مرجان نے نہیں تھاما۔وہ" اس رخ پر کھڑا تھا کوئی یہ حرکت نوٹ نا کر پایا۔حمزہ کا چہرہ پھیکا پڑا۔

NOVEL HUT

"میری بیوی تم سے بات کرنے میں انٹرسٹڈ نہیں ہے۔"اس کی مسکراہٹ غائب ہوچکی تھی۔وہ آگے بڑھا اور ایک ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا۔

"اس لیے دوبارہ میری بیوی کے آس پاس بھٹکتے ہوئے نظر نا آنا ورنہ اٹھا کر باہر پھینکوانے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا۔"مرجان نے اس کا کندھا زور سے دبایا۔اس میں واضح وارننگ تھی۔

"اور ہاں !بہن کی شادی کا کھانا کھا کر جانا۔"اس نے لبوں پر تپانے والی مسکراہٹ سجا کر کہا۔وہ سرخ چہرے کے ساتھ پلٹ کر مارقی سے نکلتا چلا گیا۔مرجان مرحا کا ہاتھ تھام کر اسے واپس بیٹھا چکا تھا۔پھر اس نے ویٹر سے ان کے آگے کھانا لگانے کا کہا۔مرحا نے اپنے ہاتھ کو دیکھا جو اس نے انجانے میں تھام رکھا تھا۔اس نے آہستگی سے چھڑوا لیا۔

"اوہ سوری۔"وہ محسوس کرتا ہوا بولا۔وہ بس ہلکا سا سر ہلا گئی۔

○~~~~~♡~~~~~◯

رات واپسی پر ان کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔آتے ساتھ وہ دونوں اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔سکون بھری نیند لینے کے بعد اب وہ اٹھ کر تیار ہوئی تھی۔اس کو شدید بھوک لگ رہی تھی تبھی اس نے اپنا رخ کچن کی جانب کیا۔وہاں مرجان پہلے سے کھڑا تھا۔وہ پہلے جھجھکی اسے لگا وہ جا چکا ہوگا لیکن پھر گہری سانس خارج کرتی اندر داخل ہوگئی۔اس نے سلام کیا تو وہ چونکا پھر سلام کا جواب دیتے وہ سینڈوچ کھانے لگا۔

"میں نے ملازمہ کا کہہ دیا ہے دو چار دنوں میں انتظام ہو جائے گا۔پہلے میں اکیلا تھا تو میں نے میل سٹاف کو ترجیح دی تھی۔آپ شاید کمفرٹیبل نا ہوں اس لیے میں فیمیل سٹاف دیکھ رہا ہوں۔فریج میں ناشتہ پڑا ہے میں نے ابھی آڈر کیا تھا اس کے علاوہ تمام دوسرا سامان بھی موجود ہے۔کیا آپ دو تین دن کھانا مینیج کر لیں گی؟"اس نے تمام تفصیل دیتے اینڈ پر سوال کیا۔

NOVEL HUT

لیکن مجھے تو کھانا بنانا ہی نہیں آتا۔"وہ اس قدر معصومیت سے بولی وہ دیکھ"
کر رہ گیا۔

چلیں کوئی بات نہیں ہم باہر سے آڈر کرلیں گیں۔"وہ بات کور کر کے اپنی"
بئیرڈ انگوٹھے کی مدد سے کھرچتا ہوا بولا۔

اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو بلا جھجھک بتا دیجئے گا۔"وہ بولتا کھڑا ہوگیا۔"

تھینک یو۔"اس ہلکا سا سر ہلا دیا۔"

میں کل کے لیے شکریہ ادا کر رہی ہوں۔"اب کی بار مرجان کے تاثرات"
بدلے تھے۔

"اصولاً تو آپ کو خود جواب دینا چاہیئے تھا۔"

میں دوبارہ اپنا تماشا نہیں بنوا سکتی تھی۔"اس کا چہرہ سپاٹ ہوگیا۔"

اور جو تماشہ وہ بھائی بار بار آپ کا لگا رہے ہیں وہ؟"اس کو اب غصہ چڑھنے"
لگا تھا۔

میں ان کے آگے کمزور ہوں۔"وہ کہتی فریج سے ناشتہ نکالنے لگی۔"

مجھے تو اب تک آپ خاصی مظبوط لگی ہیں۔"اس نے مرحا کی زبان کے"
جوہر دیکھے تھے تبھی طنز کرتا ہوا بولا۔

جہاں عزت خطرے میں پر جائے وہاں مظبوط سے مظبوط عورت بھی"
"کمزور پڑ جاتی ہے۔

آپ کو اپنے لیے سٹینڈ لینا چاہیئے۔"وہ اب بھی اپنے موقف پر اڑا ہوا"
تھا۔

کس کے سر پر سٹینڈ لوں؟سٹینڈ وہ عورتیں لیتی ہیں جن کے پیچھے ان کو"
سپورٹ کرنے والے مرد موجود ہوتے ہیں۔میرے پیچھے تو کوئی عورت بھی
نہیں۔"اب کی بار وہ بری طرح لاجواب ہوا تھا۔وہ ٹرے تھامے عین اس
کے سامنے آئی۔

معلوم ہے پہلے اور اب کے زمانے میں کتنا فرق ہے؟"

پہلے بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا اب ان کی خواہشات کو دفنا دیا جاتا ہے۔ ان کے خوابوں کا قتل کیا جاتا ہے۔

زمانہ جاہلیت میں سرِعام عورتوں کی عزتیں لوٹی جاتیں تھیں۔ اب گھروں کی چار دیواری میں لوٹی جاتی ہیں۔

عورتوں کے معاملے میں بس یہی فرق ہے جو ہمارے معاشرے میں آیا ہے۔"

وہ کہتی اس کی سائڈ سے نکلتی چلی گئی جبکہ وہ ابھی تک اس کے لفظوں کے زیرِ اثر کھڑا تھا۔

○~~~~~♡~~~~~◯

شام کا وقت تھا۔ وہ تھکا ہارا ابھی ابھی آفس سے واپس آیا تھا۔ گاڑی پورچ میں کھڑی کرتا وہ اندر لاؤنج میں آگیا۔ اس کا دانیال کے ساتھ پارٹنر شپ پر ایک طرح سے کال سینٹر تھا۔ اندر مختلف کمپنز تھیں۔ ان کا کام انٹرنیشنل

لیول پر تھا۔دن کے ٹائم وہ سب سنبھالتا تھا جبکہ رات کو دانیال۔لاؤنج میں قدم رکھتے اسے جھٹکا لگا تھا۔کمرے کے بیچ و بیچ بڑے بڑے مختلف کارٹن پڑے تھے۔اس نے مرحا کی تلاش میں نظریں گھمائیں۔وہ غائب تھی۔وہ چلتا ہوا ان کے قریب آگیا۔سارے کارٹنز پر سے ٹیپ غائب تھی۔اس نے ایک کارٹن کھول کر دیکھا اس میں کتابیں تھیں۔دوسرا کھولا اس میں بھی کتابیں تھیں۔تقریبا چار کارٹنز میں صرف کتابیں تھیں۔جبکہ باقی میں کئی قسم کے پینٹس، برشز اور کینوس تھے۔ایک ڈبہ بلکل پیک تھا یقینا اس میں پینٹنگز تھیں۔

وہ ان چیزوں کا جائزہ لے رہا تھا جب وہ اپنے کمرے سے نکلی۔اس کو دیکھ کر بے اختیار چونکی۔یہ سارا سامان ابیہا کے گھر سے آیا تھا۔جو ابیہا پھوپھو کی طرف سے لے کر آئی تھی۔یہ سب اس نے اپنے پیسوں کا خریدا تھا۔اس نے آگے بڑھ کر کمرے میں لے جانے کے لیے ڈبا اٹھانا چاہا لیکن وہ کافی بھاری تھا۔

NOVEL HUT

میں رکھ دیتا ہوں۔"وہ کہتا جھکا اور ڈبا اٹھا لیا۔مرحا نے بھی انکار نہیں کیا" اور آگے بڑھ کر کمرے کا دروازہ کھولا۔ایک کے بعد ایک سارے ڈبے اس کے کمرے میں موجود تھے۔

آپ کو کتابیں پڑھنے کا شوق ہے؟"اس نے وہیں کاوچ پر بیٹھے سوال کیا" جہاں وہ آخری کارٹن رکھ کر بیٹھا تھا۔

جی لیکن زیادہ ناولز۔"اس نے جواب دیا۔"

"اور آپ کو؟"

میں نے تو بس ایک ہی ناول پڑھا ہوا ہے۔"وہ ٹیک لگا گیا۔"

کونسا۔"اس نے فورا پوچھا۔آواز میں ایکسائٹمنٹ در آئی تھی۔"

ناولز کے شوقین لوگوں کا پسندیدہ مشغلہ اپنے ناولز کو ڈسکس کرنا ہوتا ہے۔

"دی پرزنر آف زیندا(the prisoner of zenda)اس کے برجستہ" ۔

جواب دیا۔ایک لمحے کا توقف ہوا۔پھر اس کی ہنسی نکل گئی۔

ہنس کیوں رہی ہیں؟"وہ خوامخواہ شرمندہ ہونے لگا۔"

ناول ریڈرز اسے ناول نہیں مانتے۔ان کے لیے یہ بس ایک کورس کی"

"کتاب ہے۔

"لیکن ہے تو یہ ایک ناول ہی۔"

کیا کیا جا سکتا ہے۔"وہ کندھے اچکا گئی۔"

مجھے ایک ضروری بات کرنی تھی۔"وہ کہنیاں ٹانگوں پر ٹکائے آگے ہو کر"

بیٹھا۔مرحا اس کے بلکل سامنے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

ہم نے دو مہینے ساتھ گزارنے ہیں۔میں نہیں چاہتا ہم ایک دوسرے پر طنز"

کر کے یا لڑ جھگڑ کر رہیں۔ہم دوست بن کر بھی رہ سکتے ہیں۔ایک وقت

گزرنا ہے صلح کے ساتھ گزر جائے۔"اس کی بات پر چند لمحے خاموش رہی

اور وہ اس کے جواب کا منتظر۔

میں لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی۔"ایک طویل خاموشی کے بعد وہ بولی بھی"
تھی تو کیا بولی۔وہ ہنس پڑا۔

کاغذی ہی سہی لیکن شوہر تو ہوں۔میرے ساتھ دوستی جائز ہے۔"وہ اس"
کی بار سمجھ نہیں پائی لیکن مسکرا کر نظرانداز کر گئی۔آج مسلسل چوتھا دن
تھا اسے مکسڈ سگنلز دیتے ہوئے۔یا شاید وہ زیادہ سوچ رہی تھی۔

اب ہم دوست ہیں۔ہم ایک دوسرے سے اپنی باتیں بغیر جج ہونے کے"
خوف کے کر سکتے ہیں۔"وہ اٹھ کر اس کے سامنے آیا اور ہاتھ اس کے آگے
بڑھایا۔اس نے جھجھکتے ہوئے ہاتھ تھاما اور ساتھ ہی واپس کھینچ لیا۔وہ
کمرے سے نکلنے لگا لیکن ایک لمحے کے لیے دروازے میں رکا۔

آپ نے صبح کہا تھا سٹینڈ صرف وہ عورتیں لے سکتیں ہیں جن کے پیچھے"
سپورٹ کرنے کے لیے مرد ہوں۔اگر آئندہ کے بعد ان میں سے کوئی بھی
آپ کے ساتھ بدتمیزی کی کوشش کرے تو بس مجھے بتانا ہے۔میں ان کو ان

کے انجام تک پہنچا کر آؤں گا۔ آخر دوست اتنا تو کر سکتے ہیں۔" وہ کہتا رکا نہیں فوراً نکل گیا لیکن اس کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر گیا تھا۔

○~~~~~♡~~~~~◯

ان دونوں کو ساتھ رہتے دو ہفتے ہو چکے تھے۔ وہ اپنی اپنی حدود میں رہتے ایک دوسرے سے مخاطب ہوتے تھے۔ دونوں کے درمیان بے تکلفی کی دیوار گر چکی تھی۔ تمام کاموں کے لیے ملازمہ کا انتظام بھی ہو چکا تھا۔ بہت زیادہ نہیں لیکن تھوڑی بہت بات چیت ہو جاتی تھی۔ وہ کئی دفعہ سدرہ کے گھر جا چکی تھی۔ ابیہا سے بھی اس کی بات ہوتی رہتی تھی۔

گہری رات کا وقت تھا مرجان اپنے کمرے میں سو رہا تھا لیکن وہ باہر گارڈن میں واک کرنے کے ساتھ موبائل یوز کر رہی تھی۔ واک سے فارغ ہونے کے بعد وہ اندر جانے لگی جب اسے عجیب سی آواز آئی تھی۔ جیسے کوئی دیوار ٹاپنے کی کوشش کر رہا تھا۔ خوف کے مارے اس کی ٹانگوں سے جان نکل گئی۔ آواز حلق میں پھنس گئی۔ وہ فوراً سے اندر ہوئی اور پورچ کے آگے

دروازہ لاک کیا۔ اب اس کا رخ مرجان کے کمرے کی جانب تھا۔ وہ اندر گئی اندر خوابناک ماحول تھا۔ مرحا نے اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑ دیا۔ اس نے آنکھیں مسلیں۔

کیا ہوا ہے؟"وہ ابھی نیند میں ہی تھا۔"

کوئی گھر میں گھس رہا ہے۔"یہ کہنے کی دیر تھی اس کی آنکھوں سے جیسے نیند" غائب ہوگئی۔ وہ فورا کھڑا ہوگیا۔

آریو شیور؟"اس سے پہلے وہ کچھ بولتی گارڈن میں کودنے کی آواز آئی" تھی۔ آواز سے صاف معلوم ہورہا تھا وہ ایک سے زیادہ لوگ ہیں۔

اس نے جلدی سے سائڈ دراز سے گن نکالی۔ اپنا فون مرحا کو تھمایا۔ اتنی دیر میں گھر کا لائٹ کنیکشن بند ہوچکا تھا لیکن انہوں نے موبائل کی ٹارچ آن نہیں کی۔

"میرے ساتھ آئیں۔"اس نے اس کا ہاتھ سختی سے تھاما اور کمرے سے باہر نکل گیا۔لاؤنج کی دوسری جانب چھت کی سیڑھیاں تھیں۔

"یہاں سے ہلنا نہیں۔"اس نے تنبیہہ کی لیکن وہ اس کا ہاتھ سختی سے تھام گئی۔

"یہیں رکیں نا۔"اس نے جھنجھلا کر ہاتھ چھڑوایا اور لاؤنج کے دروازے کی جانب بڑھا لیکن ایکدم اس کے قدم رکے۔وہ لوگ اب اس دروازے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کررہے تھے۔وہ فورا پلٹا، اس کا ہاتھ تھاما اور اسے بغیر آواز پیدا کیے سیڑھیاں چڑھنے کی ہدایت کرتا اوپر لے گیا۔ایک جانب چھت کا دروازہ تھا جبکہ دوسری جانب سٹور روم تھا۔اس کا دروازہ اس طرز کا بنا ہوا تھا کہ اندازہ لگانا مشکل تھا یہاں سٹور بھی ہے۔اس نے اندر جا کر فورا لاک کرلیا۔اس کے گھر کے لاک جدید طرز کے تھے۔کوئی آسانی سے طور نہیں سکتا تھا۔لیکن لاؤنج کا دروازہ شیشے کا تھا جبکہ کمروں میں بھی کھڑکیوں پر شیشہ لگا ہوا تھا۔جسے توڑ کر اندر داخل ہونا آسان تھا۔اس وقت

اسے سٹور سے زیادہ سیف جگا کوئی نا لگی۔اس نے سٹور میں پڑا کچھ بھاری سامان دروازے کے آگے لگا دیا۔سٹور میں واحد روشنی کھڑکی سے آرہی تھی جو سائز میں قدرے چھوٹی تھی۔اور سٹور کے اس جانب بنی تھی جہاں گھر کے باہر سے اندر آنے کا کوئی سہارا موجود نا تھا۔اس نے فوراً فون پکڑ کر پولیس کو کال کی اور انہیں سچویشن کا بتایا۔نیچے سے کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی تھی۔مرحا کانپ گئی۔اس کے آنسو کب کے رواں ہو چکے تھے۔اگلی کال اس نے دانیال کو ملائی تھی اسے چند ہدایات دے کر کال بند کی تو اس کا دیہان مرحا کی دبی دبی سسکیوں پر گیا تھا۔وہ اس کی جانب بڑھا جو دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی رونے میں مصروف تھی۔اس کا جسم ہولے ہولے لرز رہا تھا۔

ادھر دیکھیں۔"اس نے قریب جا کر اسے پکارا لیکن جواب ندارد۔"

مرحا۔"اب کی بار وہ سختی سے بولا اور دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھام" گیا۔

NOVEL HUT

ریلیکس کچھ نہیں ہو رہا ابھی پولیس آجائے گی۔"اس خی آواز سرگوشی سے"

زیادہ نا تھی۔اس نے انگوٹھے کی مدد سے اس کے آنسو صاف کیے۔اس

کے چہرے پر چاند کی روشنی ڈائریکٹ پر رہی تھی۔

چاند کی روشنی میں آنسوؤں سے بھری سرمئی آنکھیں اس کا دل لے

ڈوبیں۔جب اس کا دل ڈوب کر ابھرا تھا تو اس کے جذبات بھی بدل

گئے۔نجانے کیوں اس کا دل کیا وہ اس لڑکی کے تمام دکھ درد سمیٹ لے۔

مرجان نے مرحا کی آنکھوں سے نظریں چرائیں۔

مرحا ادھر دیکھو میں ادھر ہی ہوں۔"اس کا جملہ مکمل ہونے کے ساتھ ہی"

بھاری قدم سیڑھیاں چڑھتے محسوس ہوئے تھے۔وہ بے ساختہ روتے ہوئے

اس کی گردن میں چہرہ چھپا گئی۔وہ وہیں تھم گیا۔

مرحا باہر موجود وجود سے ڈر رہی تھی اور مرجان اندر اپنے مرحا کے اس قدر

نزدیک آنے سے۔

پھر اس کا گن والا ہاتھ اٹھا اور اس کی کمر کے گرد لپٹ گیا۔دوسرا ہاتھ اس کے سر پر آیا بال سہلانے لگا۔وہ اسے اپنے نرم، مظبوط اور محفوظ حصار میں ریلیکس کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

نجانے کتنے پل اسی پوزیشن میں گزر گئے جب ان کو پولیس کے سائرن کی آواز آئی تھی۔اور چند لمحوں بعد کچھ گولیاں چلنے کی۔وہ کانپ کر مزید اس میں سما گئی۔مزید دو چار منٹ بعد لائٹ آن ہو گئی تھی۔مرجان کا فون رنگ ہونے لگا۔آواز اور روشنی پر مرحا جیسے ہوش میں آئی۔وہ فوراً پیچھے ہٹی لیکن مرجان نے ایک اطراف سے اسے اپنے ساتھ لگا رکھا تھا۔اس کا چہرہ گلابی پڑنے لگا۔اب نجانے یہ شرمندگی کی وجہ سے تھا یا اس کی قربت کی وجہ سے۔

"پولیس نے ان لوگوں کو پکڑ لیا ہے۔میں ادھر ہی ہوں اب پینک ہونے کی ضرورت نہیں اوکے۔"اس نے کہہ کر اس کے بال اس کے چہرے سے

ہٹائے۔ اور اس کے چہرے سے نظریں چرُاتا دروازہ کھولنے لگا۔ اس کے بعد وہ مرحا کو اپنے حصار میں لیے نیچے آیا تھا۔

پولیس ان چاروں کو ہتھکڑیاں لگائے کھڑی تھی۔ ان کے نیچے آتے ہی انہیں باہر لے جا کر ڈالے میں بٹھا دیا گیا۔ دانیال بھی ادھر ہیموجود تھا۔

آپ کو ایف۔آئی۔آر کٹوانے کے لیے پولیس سٹیشن آنا پڑے گا۔"ایک" پولیس آفیسر نے کہا تو اس نے سرہلا دیا۔ دانیال کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔ فلحال سب سے ضروری کال مرحا کو سیف جگہ پر پہنچانا تھا۔ مرجان اسے سدرہ کے گھر لے گیا تھا۔ راستے میں کال پر اس نے اسے ساری بات بتا دی تھی۔ اس کو وہاں چھوڑ کر وہ سٹیشن چلا گیا۔

○~~~~~♡~~~~~◯

وہ ایک دن بعد اپنے گھر واپس آچکے تھے۔ لاؤنج کے ڈبل دروازوں کے ساتھ گیٹ پر گارڈ کا اضافہ بھی ہو چکا تھا۔ صرف گیٹ کے بجائے مختلف

جگہوں پر بھی کیمرے لگوادیے تھے۔وہ لڑکے چوری کی غرض سے آئے تھے۔کوئی بھی بیس سال سے اوپر کا نا تھا۔اس نے ان کے خلاف رپورٹ درج کروادی تھی۔

"تم اتنا ڈر کیوں گئی تھی؟"وہ دونوں لاؤنج میں بیٹھے چائے پی رہے تھے جب مرجان نے اس سے پوچھا۔ان کو اب بات کرنے موقع ملا تھا۔

"مجھے نہیں پتا میں بس پینک ہوگئی تھی۔"اس نے بغیر اس کی جانب دیکھے جواب دیا۔وہ ابھی تک اپنی حرکت پر شرمندہ تھی۔وہ اپنی شرمندگی میں یہ بھی ناٹ نا کرپائی وہ اسے "آپ" کی جگہ "تم" پکار رہا تھا۔

"تم ہر سچویشن میں پینک ہو کر خاموش کیوں ہوجاتی ہو؟"

"مجھے نہیں پتا۔"اب کی بار سپاٹ انداز میں جواب آیا تھا۔وہ خاموش ہوگیا۔

تمھاری لائف میں سب سے امپورٹنٹ پرسن کون ہے؟"وہ ٹاپک بدلتا ہوا"
بولا۔وہ اسے بس کمفرٹیبل کرنا چاہتا تھا۔

شاید کوئی بھی نہیں یا شاید میری بہن۔میری ان کے ساتھ کچھ خاص"
اٹیچمنٹ نہیں ہے۔وہ بس کبھی کبھی اپنا فرض نبھا دیتی ہیں۔"اس کا لہجہ
کسی بھی جذبات سے خالی تھا۔

ماں یا باپ نہیں؟"اس نے دوبارہ پوچھا تو اس نے بس نفی میں سرہلا دیا۔"

امی آتی ہیں بس کئی دفعہ کمی محسوس ہوتی ہے اور آپ کی؟"اس نے بات"
پلٹ دی۔شاید وہ اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔

میری بہن پھر پاپا۔"اس نے ایک سیکنڈ بھی لگائے بغیر جواب دیا۔"

میں بیس سال کا تھا جب پاپا کی دیتھ ہوگئی تھی۔میرا ہمیشہ سے زیادہ وقت"
"میری بہن کے ساتھ گزرا ہے۔وہی میرے لیے میری ماں ہے۔

"اور آپکی ماما۔"اس نے دیکھا تھا مرجان کے چہرے پر کئی رنگ آکر گزرے تھے۔وہ ان کو کوئی نام نہیں دے پائی۔

"اس بارے میں پھر کبھی بات کریں گیں۔"وہ کہتا اٹھ گیا۔

"آپ نے کہا تھا ہم دوست ہیں۔"وہ بے ساختہ بولی تو اس کے قدم رکے۔

"یہ بات میں نے صرف میرے اپنے لیے نہیں تمھارے لیے بھی کی تھی۔"وہ بنا مڑے جتاتا ہوا چلا گیا۔

○~~~~~♡~~~~~○

دوپہر کو اس کو مرجان کا میسج ملا تھا جس میں اس نے کہا تھا کسی پارٹی میں جانا ہے۔اسے نہیں معلوم کیسی پارٹی میں جانا تھا لیکن جانا لازمی تھا۔کیونکہ اس کی مسز کو خاص طور پر انوائٹ کیا گیا تھا۔اس کے بیڈ پر دو تین بیگ پڑے تھے جس میں کپڑے اور جوتے تھے۔جو مرجان نے بھجوائے تھے۔تھیم کے حساب سے اسے وہی پہننا تھا۔اس نے پہلے اپنا میک اپ

کیا پھر کپڑے نکالے۔وہ نہایت خوبصورت سلک کی بلیک ساڑھی

تھی۔اب وہ بیس منٹ سے ساڑھی پہننے کی جد و جہد میں تھی۔اس نے

پہلے کبھی ساڑھی نہیں پہنی تھی۔وہ ایک سرا پکڑتی تو دوسرا ہاتھ سے چھوٹ

جاتا۔

مرحا کتنی دیر ہے؟"یہ تیسری پکار تھی جو مرجان نے دروازے کے باہر سے"

دی تھی۔وہ کب کا تیار ہو چکا تھا۔

بس پانچ منٹ۔"اس نے کہا۔"

ایسا بھی کیا کر۔۔۔۔۔"

وہ کھلے دروازے کو مزید کھول کر اندر داخل ہو گیا لیکن اس کو دیکھ کر اسے

سٹاپ لگا تھا۔وہ ساڑھی کا پلو کندھے پر ٹکانے کی کوشش کر رہی تھی۔

سموکی آئیز میک اپ، ریڈ لپسٹک، ناک میں گولڈن نوز رنگ پہنے بالوں کو ایسے

ہی چھوڑے۔وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔

اس کا سانس رک گیا۔وہ پہلی بار اسے اتنی خوبصورت لگی تھی۔یا اب اس کے دیکھنے کا انداز بدل گیا تھا۔وہ جان نہیں سکا۔وہ ایک ٹرانس کیفیت میں چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"یہ ساڑھی نہیں ٹک رہی۔"اس نے جھنجھلا کر کہا۔مرحا نے اس کی جانب نہیں دیکھا تھا اگر دیکھ لیتی تو اس کی آنکھوں میں پوشیدہ راز دیکھ لیتی۔اس کی آنکھوں میں ایک انوکھی چمک واضح نظر آرہی تھی۔

"رکو۔"مرجان نے اسے روک کر اس کا پلو پکڑا۔

"پن؟"اس کے پوچھنے پر مرحا نے اس کی جانب پن بڑھائی۔اس کے قریب آنے پر جیسے فضا میں آکسیجن کی کمی ہوگئی تھی۔

وہ بھی اس وقت بلیک ڈنر سوٹ میں ملبوس تھا۔شرٹ کے گریبان کے دو بٹن کھول رکھے تھے جس میں سلور چین نظر آرہی تھی۔کلائی میں گھڑی،پیروں میں لوفرز پہنے وہ وجیہہ دکھ رہا تھا۔اس کے بال اس کے ماتھے

پر گر رہے تھے۔مرحا کا دل کیا ہاتھ بڑھا کر انہیں سمیٹ دے لیکن مٹھی دبا گئی۔

"اس کو بازو میں ڈال لو۔"اس نے پن لگا کر باقی فال اس کے بازو میں ڈال دی جس کی پلیٹس بنا کر مرحا پن اپ کرنے کے چکر میں تھی۔

"چلیں؟"اس نے دو قدم دور ہوتے ہوئے پوچھا۔

"آپ گاڑی نکالیں میں ہیلز پہن کر آتی ہوں۔"اس کے کہنے پر وہ ایک آخری نظر اس کے سراپے پرڈال کر باہر نکل گیا۔مرحا نے جان بوجھ کر اسے باہر بھیجا تھا۔اسے چند لمحے چاہیئے تھے خود کو کمپوز کرنے کے لیے۔

○~~~~~♡~~~~~○

یہ ایک الیٹ کلاس پارٹی تھی۔فارم ہاؤس پر تمام انتظام کیا گیا تھا۔گانوں کے درمیان باتوں اور نسوانی قہقہوں کی آواز واضح سنائی دے رہی تھی۔

NOVEL HUT

سب لوگ ہی تقریبا اپنی بیویوں کے ساتھ موجود تھے۔ لیکن حیرت کی بات یہ تھی اس کے علاوہ کسی بھی عورت نے بلیک ساڑھی نہیں ملبوس کی تھی۔ البتہ ساڑھی سب نے پہن رکھی تھی۔

آپ نے تو کہا تھا یہاں تھیم فولو کرنی ہے۔"مرجان کا بازو تھامے وہ سب" کے درمیان میں سے گزرتی ہوئی آہستگی سے بولی۔

تھیم ساڑھی کی ہے لیکن یہ پارٹی خاص مسز مرجان کے لیے منعقد کی گئی" "ہے تو بلیک کلر تمھارے لیے مخصوص کردیا گیا ہے۔

وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ وہ اسے سب سے انٹروڈیوس کیوں کروا رہا ہے؟ ان کی شادی صرف دو مہینے کے لیے تھی۔ جتنے کم لوگ جانتے اتنا بہتر تھا۔ وہ پوچھ بھی لیتی لیکن اس سے پہلے ہی کسی کپل نے ان کو روک لیا۔ قدم قدم پر کوئی نا کوئی مل جاتا اور مرجان اس کا ان سے تعارف کرواتا۔ یہاں صرف اس کے بزنس سرکل نہیں بلکہ اس کے کئی دوست بھی موجود تھے۔ اس کا سرکل واقع بہت وسیع تھا۔

سب اس سے بہت عزت سے ملے تھے جیسے مرجان سے مل رہے تھے۔یہ عزت اسی کی وجہ سے تھی۔اسے معلوم تھا یہ سب کچھ عارضی ہے لیکن نجانے کیوں اسے اچھا لگ رہا تھا۔

ہائے مرجان۔"وہ کوئی لڑکی تھی جو بے تکلفی سے اس سے ہاتھ ملا رہی" تھی۔ریڈ کلر کی سلیولیس ساڑھی جس کا بلاؤز بمشکل اس کا پیٹ ڈھانپ رہا تھا پہنی ہوئی تھی۔ڈارک میک اپ کیے وہ لڑکی اسے پہلی ہی نظر میں اسے بہت عجیب لگی۔وہ ایک نظر اسے دیکھ کر نظروں کا رخ موڑ گئی۔لیکن چونکی جب مرجان کا ہاتھ اپنی کمر پر محسوس ہوا۔

میٹ مائی وائف مرحا مرجان خان۔"اس لڑکی نے سر تا پیر اس کو سکین کیا" تھا۔وہ آکورڈ ہو گئی۔پھر مغرورانہ انداز میں اس کے آگے ہاتھ بڑھایا۔اس نے مسکرا کر تھام لیا۔لیکن وہ لڑکی ساتھ ہی واپس کھینچ گئی۔مرحا کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

"فرحین۔مرجان کی دوست۔"اس نے اس لڑکی کو کہتے سنا لیکن اس بار مرحا نے مسکرانا ضروری نہیں سمجھا۔

"چوائس تو اچھی ہے۔"فرحین کا انداز بہت چبھتا ہوا تھا۔

"آخر بیوی کس کی ہے۔"وہ کچھ شوخ ہوا۔مرحا کا دل دھڑکا جبکہ فرحین اندر تک جل گئی تھی۔اس کی شادی کی خبر سن کر وہ تب سے انگاروں پر لوٹ رہی تھی تبھی اس نے اس کے ولیمے میں بھی شرکت نہیں کی تھی۔

"کرتی کیا ہیں یہ۔کوالیفیکیشن،کلاس وغیرہ؟"یہاں مرجان کچھ بے چین ہوا لیکن ظاہر نا ہونے دیا۔اس نے مرجان سے ڈائریکٹ سوال کیا تھا۔

"میں نے لاسٹ ائیر بی-ایس-سی-ایس کیا ہے۔میں گورنمنٹ لیول پر میرٹ پر پڑھی ہوں۔کچھ عرصے جاب بھی کی ہے۔اس کے علاوہ آئی ایم آ رائٹر۔میری تین کتابیں پبلش ہو چکی ہیں۔میری پینٹنگز کئی دفعہ ایگزیبشنز میں سب سے مہنگے داموں خریدی گئی ہیں اور انعام بھی جیتی ہیں۔یہی میرا

you can تعارف ہے۔ اگر آپ میرے بارے میں مزید جاننا چاہتی ہیں تو

google me."

اس نے گردن اکڑا کر ایک ادا سے اپنا تعارف کروایا تھا۔ فرحین کی مسکراہٹ غائب ہوگئی۔ اور مرجان۔۔۔۔۔مرجان تو ششدر کھڑا تھا۔ وہ اسے کہیں سے بھی وہ مرحا نا لگی جو دو دن پہلے خوف کے مارے بری طرح رو رہی تھی۔

وہ کوئی عام لڑکی نہیں تھی وہ ایک کانفیڈینٹ عورت تھی۔ لیکن اس کے انداز سے زیادہ اس کے تعارف نے اسے ٹھٹھکایا تھا۔ اس نے بروقت مسکراہٹ قائم کی۔

اوہ واؤ مرجان تم نے تو بہت اونچی جگہ ہاتھ مارا ہے۔"یہ دانیال تھا جو یقینا" اس کی بات سن چکا تھا۔ دانیال سے دو چار بار اس کی سرسری سی ملاقات ہوئی تھی۔ مرجان نے فورا خود کو کمپوز کیا جبکہ فرحین ابھی تک خاموش کھڑی تھی۔

NOVEL HUT

"ویسے بھابھی آئی ایم امپریسڈ۔"وہ تعریف کیے بغیر نا رہ سکا۔اب وہ اور دانیال کھڑے باتیں کر رہے تھے۔فرحین نا محسوس انداز میں وہاں سے ہٹ گئی۔

مرجان اسے ایک طرف چھوڑ کر کسی سے ملنے گیا تھا۔کھانا کھایا جاچکا تھا لیکن پارٹی کے ختم ہونے کا کہیں نام و نشان نا تھا۔وہ گلاس ہاتھ میں تھامے سب پر نظریں دوڑا رہی تھی۔وقتا فوقتا اس میں سے سپ بھی لے لیتی۔

"مرحا۔"کسی نے اسے پکارا تھا۔وہ پلٹی تو اسے خوشگوار حیرت ہوئی۔

"اسماعیل تم واپس کب آئے؟"

"بس دو دن پہلے ہی۔"

"تم نے آنے کا بتایا بھی نہیں۔"اس نے شکوہ کیا۔

وہ خوش شکل نوجوان تھا۔مرحا اور اس کی یونیورسٹی میں بہت اچھی دوستی تھی۔لیکن یہ دوستی ہونے میں دو سال لگ گئے تھے۔وہ کئی جگہ اس کے کام آیا تھا مگر گریجویشن کے بعد وہ باہر چلا گیا تو رابطہ تھوڑا کم ہوگیا۔وہ لوگ لگ بھگ سال بعد مل رہے تھے۔اس کے یہاں ہونے پر اسے زیادہ حیرت نہیں ہوئی کیونکہ اس کا سرکل بھی بہت وسیع تھا۔

پردیس کا رنگ چڑھ گیا ہے تم پر۔"وہ اس کو دیکھ کر معانی خیزی سے" بولی۔پہلے بھی وہ گڈ لکنگ تھا لیکن اب تو جیسے پرسنیلٹی بدل گئی تھی۔

"تم بھی گروم ہوگئی ہو اچھی لگ رہی ہو۔"

میں کب اچھی نہیں لگتی۔"وہ ایک ادا سے کہہ کر کھلکھائی تو وہ بھی ہنس" دیا۔

"بے شک۔"

"اور سناؤ کوئی گوری تو نہیں پسند کرلی؟"

"میری ایسی قسمت کہاں۔"اس نے آہ بھری۔

"ایکس کیوز می۔"مرجان آکر مرحا کے ساتھ کھڑا ہوگیا۔

مرجان نے دور سے اس کے ساتھ کسی لڑکے کو دیکھا تھا۔اس کے چہرے پر بہت بڑی مسکراہٹ تھی۔اس کی کھلکھلاہٹ مرجان نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔نجانے کیوں لیکن وہ جیلس ہوگیا۔وہ فورا اس کی جانب بڑھا تھا۔

"اسماعیل یہ مرجان۔"

"مرجان خان۔"اس نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا جوابا اسماعیل نے اپنا نام بتاتے ہوئے مصافحہ کیا۔

"مسٹر آفندی کے بیٹے؟"مرجان نے پوچھا۔

"بلکل سہی پہنچے ہیں آپ۔"اس کا باپ اس سرکل میں جانا مانا نام تھا۔

"مرجان میرے ہسبنڈ ہیں۔"

واٹ تم نے شادی کب کی؟"اس کو شدید شاک لگا۔"

"پچھلے ہفتے۔"

تم میرے بغیر شادی کیسے کرسکتی ہو؟تم تو میری بیسٹی تھی۔تم نے مجھے"
دھوکا دیا ہے۔"وہ اس پر چڑھ دوڑا۔

حوصلہ کرو لڑکے۔بس بہت جلدی میں ہوا سب۔فون پر ڈیٹیلز بتاوں"
گی۔ایون میں ریحا کو بھی نہیں بتا پائی۔"اس نے آخر میں اپنی بیسٹ فرینڈ کا
بتایا۔وہ بھی ان کے ساتھ ہی پڑھتی تھی لیکن گریجویشن کمپلیٹ ہونے
کے فورا بعد اس کی شادی ہوگئی اور وہ یو۔کے سیٹل ہوگئی تھی۔

مرجان کو اپنا آپ نہایت مس فٹ لگ رہا تھا۔وہ دونوں آپس میں باتیں
کرتے رہے لیکن وہ وہیں پر کھڑا رہا۔

○~~~~~♡~~~~~◯

پارٹی کے اختتام کے بعد مرجان اسے گھر کے بجائے سمندر کے کنارے لے آیا تھا۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟"گاڑی رکتے ہی اس نے پوچھا۔

"میرا دل کر رہا تھا۔"وہ گاڑی سے اتر گیا تو وہ بھی اتر گئی۔

رات گہری ہورہی تھی ادھر ان کے علاوہ کوئی موجود نا تھا۔تیز ہواؤں کے درمیان لہروں کا شور تھا۔وہ ساتھ ساتھ چلنے لگے۔

"ایک بات پوچھوں؟"کچھ دیر بعد مرجان نے اس سے پوچھا۔

"پوچھیں۔"

"آپ نے جو سب کچھ فرحین کو بتایا تھا وہ سچ تھا؟"

"میں جھوٹ کیوں بولوں گی۔"وہ کنارے کے پاس رک کر نیچے بیٹھ گئی۔جوتے اس نے اتار دیے تھے لیکن ساڑھی کے ساتھ چلنا ممکن نہیں تھا۔

"آپ نے کبھی بتایا نہیں۔"وہ بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔وہ دونوں چاند کو دیکھ رہے تھے۔

"آپ نے کبھی پوچھا نہیں۔"وہ کندھے اچکا گئی۔

"یہ بھی سہی ہے۔"ان دونوں کے درمیان خاموشی حائل ہو گئی۔

"آپ کانٹریکٹ ختم ہونے کے بعد کیا کریں گی؟"وہ خاموشی توڑتا ہوا بولا۔

"یہاں سے دور چلی جاؤں گی۔"وہ کئی لمحے خاموش رہنے کے بعد بولی۔

"کہاں؟"

"شاید لاہور۔"

NOVEL HUT

"اپنا شہر کیوں چھوڑنا؟"اس نے اسے دیکھ جو اب تھوڑی سی جھک کر مٹی میں ہاتھ پھیر رہی تھی۔

"یہاں کوئی بھی اچھی یاد نہیں۔میں سب کچھ بھول کر نئی شروعات کرنا چاہتی ہوں جہاں میں صرف اپنے لیے جیوں گی۔"

دوسرے شہر جانے کی کیا ضرورت ہے یہاں آپ کی بہن کا سہارا" ہے۔"اس نے ایک بار پھر کہا۔

میں نا کسی کی زندگی میں دخل اندازی کرنا چاہتی ہوں نا کسی کو اجازت دوں" گی میرے میں کریں۔اگر میں یہاں رہوں گی تو کانٹریکٹ ختم ہونے کے بعد وہ دوبارہ مجھے شادی کے لیے فورس کریں گی۔اسامہ بھائی کے دیے گئے پیسے اور کانٹریکٹ والے پیسوں کے بعد میرے پاس اتنی رقم ہے کی میں کئی مہینے آرام سے گزار لوں گی۔باقی میں یہاں سے جاتے ہی جاب شورع کروں گی۔"اس نے جیسے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

"اچھا ایک اور سوال کا جواب دیں۔"

"جی۔"

NOVEL HUT

"لیٹ سپوز۔ اگر آپ کی زندگی میں کوئی مرد آئے جیسے آپ کا شوہر اور وہ آپ کو کہے ناولز پڑھنا یا لکھنا چھوڑ دیں تو کیا آپ چھوڑ دیں گی؟" اس کے ذہن میں یہ سوال آیا اس پوچھ لیا۔

"بلکل بھی نہیں۔"

"کیوں؟"

"لڑکوں کا عموما سپورٹس دیکھنا پسند ہوتا ہے۔ یا کوئی گیم کھیلنا یا کوئی بھی پسندیدہ کام۔ اب لیٹ سپوز اس کو کرکٹ دیکھنا بہت پسند ہو۔ اور میں اسے کہوں وہ چھوڑ دے۔ تو کیا وہ چھوڑ دے گا؟

بلکل بھی نہیں۔ میری سوچ الگ ہے میرے ناولز پڑھنے یا لکھنے سے مجھے کوئی گناہ نہیں ملتا نا کوئی نقصان ہوتے ہے۔ تو میں کیوں اسے کسی کے کہنے پر چھوڑوں صرف اس لیے کہ میرا شوہر منا کر رہا ہے؟ کوئی گناہ کا کام ہو تو سمجھ بھی آئے۔ دوسرا میرے نزدیک میاں بیوی کا رشتہ برابری کا ہوتا

ہے۔بے شک مرد کا رتبہ زیادہ ہے لیکن اس معاملے میں نہیں ہے۔میں اسے بغیر وجہ کے کہوں کرکٹ دیکھنا چھوڑ دے یہ کہاں کا انصاف ہے؟اپنی روٹین میں انٹرٹینمنٹ بھی ضروری ہے اور اس کا ذریعہ اپنا پسندیدہ کام کرنا ہی ہوتا ہے۔یہ رشتہ سب سے زیادہ انڈرسٹینڈنگ والا ہوتا ہے۔ایک دوسرے کو سپیس دینی چاہیے ناکہ اپنے مرضی مسلط کی جائے۔"اس نے تفصیلی جواب دیا۔چند لمحے وہ خاموش رہا۔

"لیکن آج کل سب کی سوچ ایسی نہیں ہے۔"

جو میں نے دیکھا ہے اس کے حساب سے آج کل لڑکیاں انتہائی بیوقوف" قسم کی ہیں۔مجھے یقین نہیں آتا آج کے زمانے میں بھی ایسی لڑکیاں موجود ہیں۔شوہر کی مرضی کے مطابق چلنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اپنا دل مار دیا جائے۔اگر شوہر نہیں سمجھتا تو جس طریقے سے وہ سمجھ سکتا ہے اسے اپناو۔اگر تمھارا پسندیدہ کام چھڑوا کر وہ اپنا پسندیدہ کام چھوڑتا ہے تو ٹھیک ہے نہیں تو کسی کے پیچھے لگ کر اپنی پسند ماردینا اسلام میں کہیں نہیں

لکھا۔میں تو کبھی کسی مرد کی خاطر ناولز پڑھنا اور لکھنا نہیں چھوڑوں گی نا میں اسے کبھی فورس کروں گی کہ وہ چھوڑے۔زندگی میں اور بھی بہت سے معاملات ہیں جن کی وجہ سے ذہنی سکون برباد کیا جائے۔اتنی سی بات پر کیوں گھر کا ماحول خراب کرنا۔اور صرف شوہر نہیں لڑکیاں اپنے بوائے فرینڈز کے پیچھے لگ کر نجانے کیا کیا کر جاتی ہیں۔عجیب و غریب قسم کے دعوے۔لڑکے جو چاند تارے توڑ کر لانے کی باتیں کرتے ہیں ان سے رشتہ تک تو بھیجا جاتا نہیں۔"وہ کہہ کر خاموش ہوگئی۔

میرے خیال سے آج کے لیے اتنا روسٹنگ کافی ہے۔"مرجان نے ہنس کر" کھڑے ہوتے اپنی پینٹ جھاڑی۔

NOVEL HUT

بائے داوے مجھے آپ کی سوچ اچھی لگی ہے۔"اس نے کہا اور وہ دونوں" گاڑی کی جانب بڑھ گئے۔

○~~~~~♡~~~~~◯

یہ ان کی شادی کے تقریباً ڈیڑھ ماہ بعد کی بات ہے جب مرحا کو سدرہ کا میسج آیا۔آج وہ لوگ ان کی طرف آرہے تھے۔سدرہ نے اسے خاص طور پر ہدایت کی تھی کہ کھانا گھر کا ہو کیونکہ اس کی طبیعت کچھ ناساز تھی۔مرجان آفس تھا اسے نہیں معلوم تھا کو وہ لوگ آرہے ہیں۔تقریبا پانچ بجے وہ لوگ آگئے تھے۔

مرجان آفس سے لوٹا تو ان لوگوں کو دیکھ کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی.وہ بہت کم اسکے گھر آیا کرتے تھے.کچھ دیر بعد مرحا نے کھانا لگا دیا تو وہ لوگ ڈائننگ ٹیبل پر آگئے.

"وہ نہیں آئی آج۔"مرجان ملازمہ کو بلا رہا تھا جب مرحا نے بتایا.

"تو یہ سارا کھانا؟"اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔ٹیبل پر تقریبا چار پانچ ڈشز موجود تھیں۔جو دیکھنے میں ہی ہوم میڈ لگ رہی تھیں۔

تمھاری بیگم نے اتنی محنت سے بنایا ہے۔"سدرہ کہتی کھانا شروع کرچکی" تھی۔

مرجان کو جھٹکا لگا اس نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔وہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی لیکن اس کی نظروں کی تپش خود پر محسوس کر سکتی تھی۔وہ نظر انداز کر کے کھانا کھاتی رہی ساتھ ہی مشل کو بھی کھلاتی رہی۔

مرجان نے نظریں ہٹا کر کھانا نکالا۔کھانا بہت مزیدار تھا۔وہ تسلیم کیے بغیر نا رہ سکا۔لیکن خاموشی سے کھاتا رہا البتہ زاویار اور سدرہ نے اس کی بہت تعریفیں کی تھیں۔

میٹھے کے بعد چائے کا دور چلا تھا۔زاویار اور مرجان ایک طرف بیٹھے تھے جبکہ وہ سدرہ کے ساتھ باتیں کر رہی تھی۔دونوں بچے سو چکے تھے۔مزید گھنٹے بعد زاویار جا چکا تھا۔سدرہ اور بچے ادھر ہی تھے۔جب سدرہ نے رہنے کی بات کی تھی تب مرحا اور مرجان کا نظروں کا تبادلہ ہوا تھا۔وہ دونوں ہی نظریں چرا گئے۔سدرہ کی وجہ سے ان کو روم شئیر کرنا پڑا تھا۔مرحا ایک عقلمندی

کر چکی تھی کہ اس نے اپنا سارا سامان پہلے ہی مرجان کے کمرے میں رکھ دیا تھا۔

وہ فریش ہو کر بیڈ پر بیٹھا موبائل استعمال کر رہا تھا جب وہ کمرے میں آئی۔اسے دیکھ کر مرجان کو اس کا جھوٹ یاد آگیا۔

"آپ نے میرے سے جھوٹ کیوں بولا کہ آپ کو کھانا بنانا نہیں آتا؟"وہ اس کے سامنے کھڑا ہو کر سیدھا مدعے پر آیا تھا۔

آپ سے تم اور تم سے آپ تک کا سفر واپس طے ہو چکا تھا۔

"میں نے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔"اس نے سرد مہری سے کہا۔وہ ایک رائٹر تھی مقابل کی آنکھوں کے بدلتے تاثرات پہچاننا خوب جانتی تھی۔

"آپ حد سے زیادہ روڈ ہیں۔"چند لمحوں کے لیے اسے واقع چپ لگ گئی۔

"بے شک۔"جواباً وہ بے نیازی سے سر ہلا کر کندھے اچکا گئی۔وہ اس کی شکل دیکھ کر رہ گیا۔یہ لڑکی ہر معاملے میں اسے لاجواب کرنے کا ہنر رکھتی تھی۔

میں نے آپ کو کام والی نہیں بنانا تھا اگر آپ۔۔۔۔۔۔"

رات کے ایک بجے ہم ایک نہایت غیر اہم ٹاپک پر بحث کیوں کر رہے"
ہیں۔"وہ اس کی بات کاٹ کر جھنجھلا کر بولی۔

"آپ کے لیے غیر اہم ہوگا میرے لیے نہیں ہے۔"

اگر آپ بھول رہے ہیں تو آپ کو یاد کروا دوں کہ ہمارے کانٹریکٹ میں یہ"
بات شامل ہے ہم ایک دوسرے کی ذاتیات میں ٹانگ نہیں اڑائیں
گیں۔آپ کون ہیں کیا ہیں میرا مسلہ نہیں ہے اس لیے مجھے کیا آتا ہے کیا
نہیں یہ بھی آپ کا مسلہ نہیں ہے۔"وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولی۔جوابا بولنا
تو وہ بھی بہت کچھ چاہتا تھا لیکن بس سر ہلا گیا۔

اس کی بات کے اختتام پر مرحا کا فون بجا تھا۔ان دونوں کی نظر سائڈ ٹیبل پر
پڑے موبائل پر گئی جس پر اسماعیل آفندی کالنگ لکھا نظر آ رہے
تھے۔مرجان کے اندر نئے سرے سے غصہ بھر گیا لیکن وہ بے بس تھا۔وہ

اپنے جزبات کو کوئی نام نہیں دے پا رہا تھا۔ اس نے بس ایک نظر مرحا کو دیکھا پھر اپنا لیپ ٹاپ لے کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔ مرحا فون اٹھاتی ٹیرس پر جا چکی تھی۔ اس کا کمرہ گراؤنڈ فلور پر تھا لیکن اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا ائیریا تھا جو گارڈن سے تھوڑی اونچائی پر تھا۔

تقریباً بیس منٹ بات کرنے کے بعد وہ واپس آئی تو مرجان ابھی تک جاگ رہا تھا۔ وہ شاید اپنا کوئی کام کر رہا تھا۔ مرحا نے اپنے کپڑے لیے اور باتھروم چلی گئی۔ اب وہ ٹراؤزر اور کھلی سی ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھی لیکن سٹولر گلے میں ڈال رکھا تھا۔ اب ایک نئی مصیبت اس کی منتظر تھی تھی۔ مرجان کے کمرے میں صوفے کے بجائے رائل چئیز تھیں۔ وہ ان پر نہیں سو سکتی تھی۔ یعنی کمرے کے ساتھ ساتھ اسے بیڈ بھی شئیر کرنا تھا۔

آرام سے سو جائیں کاٹتا نہیں ہوں میں۔" اس کی آواز پر وہ خجل ہوئی۔ اپنا" کمفرٹر لے کر بیڈ کی دوسری سائڈ پر آ گئی۔ دوپٹہ اتار کر سرہانے پر رکھا پھر بال

جوڑے سے آزاد کیے۔ اسے بال کھول کر سونے کی عادت تھی۔ وہ لیٹ چکی تھی تقریبا پانچ منٹ بعد ہی اس کی مدھم سانسیں گونج رہی تھیں۔

مرجان نے دیکھا اس کے بال سرہانے پر پھیلے ہوئے تھے۔ اس کے بال بھورے رنگ کے اور بلکل سٹریٹ تھے جیسے کیریٹن کروایا ہو۔ وہ نا زیادہ لمبے تھے نا چھوٹے۔ یکدم مرجان کا دل مرحا کے بال چھونے کے لیے مچلا تھا۔ اپنی خواہش پر لبیک کہتے اس نے اسے کا بال نرمی سے اپنی ہتھیلی پر محسوس کیے۔ وہ ریشم کی مانند ملائم تھے۔ اس نے بے ساختہ جھک کر اس کے بالوں کے قریب ایک گہری سانس لی اور ان کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارا۔ بھینی بھینی سی خوشبو بہت بھلی معلوم ہو رہی تھی۔ لیکن پھر اچانک اس کے رخ موڑنے پر وہ سٹپٹا کر ہوش میں آیا۔ اور اپنی حرکت پر بے ساختہ "استغفر اللہ" کہا۔ اگر وہ اس کی حرکت دیکھ لیتی تو یقینا اس کی عزت کا فالودہ کر دیتی۔

“F-16.”

وہ بڑبڑاتا ہوا لیٹ گیا اور اپنی سائڈ کا لیمپ آف کردیا۔ لائٹس وہ پہلے ہی آف کر چکا تھا۔

○~~~~~♡~~~~~◯

وہ صبح اٹھا تو وہ بیڈ پر سے غائب تھی۔ اس نے ٹائم دیکھا تو دوپر کا ایک بج رہا تھا۔ آج سنڈے تھا یعنی اس کا آف، تبھی وہ دیر تک سوتا رہا۔ وہ فریش ہونے چلا گیا جب وہ باتھروم سے نکلا تو مرحا کمرے میں موجود تھی۔ وہ الماری میں کچھ ڈھونڈھ رہی تھی۔ ایکدم ہی مرجان کو غصہ چڑھا۔

آپ میری الماری میں کیا تلاش رہی ہیں؟" وہ سختی سے بولتا اس کے روبرو" آگیا۔ اسے شدید ناپسند تھا کوئی اس کی چیزوں کو ہاتھ لگائے۔ لیکن اس بات سے زیادہ شاید اسے کل رات کی وجہ سے غصہ تھا۔

کل میں نے وقتی طور پر یہاں کانٹریکٹ کی کاپی رکھ دی تھی وہی ڈھونڈ رہی" تھی مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپ کی چیزیں دیکھنے کا۔"اس کا لہجہ اسے نہاید ناگوار گزرا تھا تبھی تڑخ انداز میں بولی۔

کانٹریکٹ میرج کی ہے۔کاغذی بیوی ہیں کاغذی ہی بن کر رہیں۔زیادہ" میرے سر چڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔آئندہ میری چیزوں کو ہاتھ مت لگائیے گا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔"وہ اس کا بازو تھام کر اتنی سختی سے بولا کہ اسے اپنے حلق میں آنسوؤں کا گولا محسوس ہوا۔وہ اس کو جواب دینا چاہتی تھی لیکن اس کی نظر سدرہ پر پڑی جو ششدر کھڑی انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔اس کا رنگ پیلا پڑ چکا تھا۔

مرجان نے اس کی نظروں کا رخ دیکھا تو اسے کسی انہونی کا احساس ہوا۔اس نے آنکھیں میچیں۔وہ مڑا تو اس کا ڈراؤنا خواب جیسے حقیقت کا روپ دھار گیا۔

NOVEL HUT

"جو الفاظ تم نے ابھی بولے ہیں ان میں کتنی حقیقت تھی؟"اس کے انداز میں بے یقینی تھی۔کاش وہ ابھی بول دے کہ وہ جھوٹ بول رہا تھا۔

"آپی میں ایکسپلین کرسکتا ہوں۔"وہ فورا اس کے قریب گیا لیکن اس نے ہاتھ اٹھا کر وہیں رکنے کا اشارہ کردیا۔اس کے قدم رک گئے۔

"سچ تھا یا نہیں؟"اس کا انداز میں گنجائش نا تھی۔اس نے بے ساختہ تھوک نگلا۔

"تھا لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔"

سدرہ نے اس کی اگلی کوئی بات نہیں سنی تھی اور ایک زناٹے دار تھپڑ اس کا گال سرخ کرگیا۔وہ ساکت کھڑا رہ گیا۔تھپڑ کی تکلیف چہرے سے زیادہ دل پر محسوس ہوئی تھی۔مرحا کا دل ڈوب کر ابھرا۔

"شرم آرہی ہے تمھیں اپنا بھائی کہتے ہوئے۔بیٹے کی طرح پالا تھا میں
نے۔مجھے ذرا سا بھی اندازہ ہوتا تم یہ حرکت کرو گے میں کبھی تمھیں شادی
کے لیے فورس نا کرتی۔"ٹپ ٹپ آنسوؤں کے درمیان وہ بولی۔

"آئی ایم سو سوری مرحا۔"وہ کہتی واپس پلٹی لیکن دھڑام سے زمین بوس
ہوئی تھی۔ساکت کھڑے مرجان کے وجود میں فوراً حرکت ہوئی۔اس نے
آگے بڑھ کر جلسی سے اسے تھاما۔مرحا بھاگ کر ان دونوں کے قریب آئی۔

"آپی۔"مرجان نے اسے پکارا جو سانس کھینچنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"آپی کے بیگ میں انہیلر ہوگا فورا لے کر آؤ۔"اس نے مرحا سے کہا جو اس
کے ہاتھ سہلا رہی تھی۔

وہ دوسرے کمرے میں بھاگی۔مراد سو رہا تھا جبکہ مشل فون پر کوئی پوئم دیکھ
رہی تھی۔کاوچ پر اس کا بیگ پڑا تو وہ اس کی جانب لپکی۔سارا بیگ الٹا
دیا۔انہیلر ادھر موجود تھا۔وہ چند سیکنڈز میں لے کر واپس پہنچی تھی۔

NOVEL HUT

انہیل کریں۔"وہ انہیلر ان کے منہ کے ساتھ لگاتا بچکار رہا تھا۔اس نے" چند سانسیں کھینچی تو وہ قدرے بہتر ہوئی لیکن حالت ابھی بھی خراب تھی۔مرجان نے بغیر کچھ سوچے سمجھے اسے گود میں اٹھایا اور باہر لے کر بھاگا۔مرحا بھی اس کے پیچھے گئی۔اس نے احتیاط سے سدرہ کو پچھلی سیٹ پر لٹایا۔

آپ بچوں کے پاس رکیں۔"وہ اسے ہدایت کرتا گاڑی میں بیٹا اور زن سے" گاڑی بھگا لے گیا۔

○~~~~~♡~~~~~○

اس نے راستے میں ہی زاویار کو کال کرکے بلا لیا اور اسے سب بات بتا دی۔اسکی نظروں میں اپنے لیے مایوسی دیکھ کر اسے مزید شرمندگی ہوئی۔کچھ وقت بعد ڈاکٹرز اس کی حالت سنبھالنے میں کامیاب ہو گئے تو اس نے اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔سدرہ کو شدید ایستھما کا اٹیک ہوا تھا۔ہاں وہ ایستھما کی مریض تھی لیکن اتنا سوئیر اٹیک اسے بہت عرصے بعد ہوا تھا۔

وہ اس سے ملنے گیا تھا لیکن سدرہ نے رخ موڑ لیا۔ اسے لگا اس کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہے۔ اس نے بات کرنے کی کوشش کی مگر سدرہ نے کوئی جواب نا دیا۔ وہ اس کا ماتھا چومتے وہیں بیٹھ گیا۔ وہ رات تک ادھر ہی ہی بیٹھا رہا۔ سدرہ سوگئی تھی۔ مرحا اور بچے گھر اکیلے تھے تبھی زاویار نے اس کو زبردستی ان کے پاس بھیج دیا۔ وہ پہلے ہی مرحا کو اس کی خیریت بتا چکا تھا۔

جب وہ گھر پہنچا تو رات گہری ہوچکی تھی۔ وہ سیدھا مرحا کے کمرے میں گیا۔ توقع کے عین مطابق وہ وہیں موجود تھی۔ اندر کا منظر دیکھ کر اس کا دل بیک وقت خوش اور اداس ہوا تھا۔ وہ تینوں سو رہے تھے۔ مرحا بے آرام سی بیڈ پر نیم دراز تھی۔ مراد اس کے سینے پر لیٹا سو رہا تھا۔ شاید اس کو سلاتے سلاتے مرحا کی بھی آنکھ لگ گئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی مشل سو رہی تھی۔

وہ منظر بھرپور بھی تھا اور ادھورا بھی۔وہ تینوں اسے بہت کیوٹ لگے تھے۔لیکن اگر آج ان کی ماں کو کچھ ہوجاتا۔وہ سب سوچیں جھٹکتا بیڈ کے قریب گیا اور نرمی سے مراد کو اپنی گود میں لیا۔آہستہ سے اسے تھپکتے اس نے اسے مشل سے تھوڑے فاصلے پر لٹا دیا اور اس کی سائڈ پر دو تکیے رکھ دیے۔پھر جھک کر ان دونوں کا ماتھا چوما۔

اب وہ مرحا کی جانب آیا اور اس کا کندھا ہلایا وہ اسے آرام سے لیٹنے کا کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

اپنے کمرے میں آتے ہی وہ سیدھا بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹا۔اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔چند لمحوں بعد اسے اپنے کمرے کا دروازہ کھلتے محسوس ہوا تھا۔جو آخری توقع وہ کررہا تھا وہ اس وقت مرحا کی اس کے کمرے میں موجودگی تھی۔وہ اسی طرح لیٹا رہا لیکن مرحا کو اندازہ تھا وہ جاگ رہا ہے۔

سدرہ آپی کیسی ہیں اب؟"اس نے دور سے کھڑے سوال کیا۔کمرے میں" نیم اندھیرا تھا۔

NOVEL HUT

"بہتر ہیں کل ڈسچارج ہو جائیں گی۔" تکیے میں منہ دیے وہ مدھم آواز میں بڑبڑایا۔

"اور آپ؟" چند لمحوں بعد اس نے پوچھا۔

وہ اس سوال میں جھجھک صاف محسوس کر سکتا تھا۔

"زندہ ہوں۔"

"آپ کو کچھ چاہیئے؟"

اس کا دل کیا وہ کہہ دے ہاں تم۔ لیکن جب بولا تو بلکل الٹ بولا۔

"اگر واقع کچھ کرنا چاہتی ہیں تو خاموشی سے میرا سر دبا دیں۔ لڑلی میرا سر اس وقت درد سے پھٹ رہا ہے۔"

اسے معلوم تھا وہ وہاں سے چلی جائے گی لیکن اسے حیرت کا جھٹکا تب لگا جب وہ اس کے پاس آکر بیٹھی۔ پھر نرم ملائم انگلیوں کا لمس اپنے بالوں میں محسوس ہوا۔ وہ نرمی سے اس کا سر دبا رہی تھی۔ مرجان نے اپنا سر

NOVEL HUT

سرہانے سے اٹھا کر اس کی گود میں رکھ لیا۔وہ سپٹپا کر سمٹ گئی۔وہ کچھ زیادہ ہی پھیل رہا تھا لیکن وہ خاموش رہی۔اس سارے معاملے میں کہیں نا کہیں وہ بھی قصوروار تھی۔اس کا گلٹ اسے بے چین کر رہا تھا۔

آپ نے کھانا کھایا؟"دس منٹ گزرے تھے جب اس نے اچانک پوچھا۔"

بہت جلدی نہیں خیال آگیا۔"طنز لگا بہت زور کا تھا لیکن وہ برداشت" کر گئی۔

کھانا گرم کر رہی ہوں آکر کھالیں۔"وہ تیزی سے بولتی اٹھی اور فورا باہر نکل" گئی۔مرجان نے سرخ نظروں سے اس کی پشت کو گھورا۔

بیوی نا ہو کر بھی بیویوں والے نکھرے ہیں۔"وہ بڑبڑاتا ہوا اٹھ کر کچن میں" چلا گیا۔

مرحا نے کھانا لگا دیا تو وہ بیٹھ کر کھانے لگا۔کھانا دیکھ کر اس کی بھوک چمک اٹھی۔اسے یاد آیا اس نے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا۔جب تک وہ کھانے سے

فارغ ہوا وہ چائے بنا چکی تھی۔مرحا نے اس کی چائے کے ساتھ ایک پین کلر اس کی پلیٹ میں رکھی اور اپنی چائے لے کر کمرے میں جانے لگی۔

"تھوڑی دیر میرے پاس بیٹھ سکتی ہو؟"یہ فرمائش تھی۔مرحا کا دل ایک بار پھر ڈوبا۔صرف اس ہی بات سے وہ ڈر رہی تھی۔

"پلیز۔"اس کی ایک اور پکار پر وہ ٹھہر گئی۔

"چھت پر چلتے ہیں۔"مرجان نے کہا تو وہ چھت کی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔مرجان ایک بار بچوں کو چیک کرتا اس کے پیچھے چلا گیا۔

○~~~~~♡~~~~~◯

موسم بہت خوشگوار تھا۔وقفے وقفے سے بادل گرج رہے تھے۔یقینا تھوڑی دیر میں بارش شروع ہونے والی تھی۔چھت کی ایک جانب شیڈ لگا کر دو چئیرز اور چھوٹا سا ٹیبل رکھا ہوا تھا۔وہ دونوں چئیرز پر بیٹھے چائے پی رہے تھے۔خاموشی ان کے درمیان گفتگو کر رہی تھی۔مرحا بار بار اپنے بال

کان کے پیچھے کر رہی تھی جو ہوا کی وجہ سے چہرے پر آجاتے۔ وہ خاموش بیٹھا کپ کو دیکھ رہا تھا اور وہ اسے۔ مزید چند لمحے خاموشی کی نظر ہوگئے۔ اس نے نظریں ہٹا لیں۔

"وہ بیمار ہیں۔" ایک طویل خاموشی کے بعد وہ بولا۔ مرحا نے ناسمجھی سے اسے دیکھا لیکن وہ اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔

"اب تو وہ ٹھیک ہیں۔" اس نے اسے حوصلہ دینے کے لیے کہا۔ لیکن وہ نفی میں سر ہلا گیا۔

"ان کو بریسٹ کینسر ہوا تھا۔" مرحا کا دل دھک سے رہ گیا۔ اسے لگا شاید اس نے غلط سن لیا ہے۔ وہ کپ کے اوپر دائرے میں انگلی پھیر رہا تھا۔

"جب مجھے پتا چلا ان کو کینسر ہے مجھے لگا میری پوری دنیا تباہ ہوگئی ہے۔ وہ دن بہت تکلیف دہ تھے۔ ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہمیں پہلی سٹیج پر ہی کینسر کا معلوم ہوگیا تھا۔ ڈاکٹرز نے فورا سرجری کا کہا تھا۔ لیکن وہ سرجری

کروانے پر راضی نا تھیں۔وہ ڈپریشن کی مریضہ بن گئی تھیں۔انہیں بس ہم سب کی فکر تھی خاص طور پر میری۔وہ مجھے ہمیشہ کہتی تھیں میں شادی کروں تاکہ وہ میری طرف سے بے فکر ہوجائیں لیکن میں شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔میں صرف اس شرط پر راضی ہوا تھا کہ وہ سرجری کروائیں اور خود میرے لیے لڑکی ڈھونڈ کر میری شادی کروائیں۔بہت مشکلوں سے ہی لیکن میں ان کو کامیاب کرنے میں راضی ہوگیا تھا۔"

وہ بولتا جارہا تھا اور وہ خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔بادلوں کی گرج سب کچھ جیسے غائب ہوگیا تھا۔

"تقریبا پانچ چھ مہینے پہلے ان کی سرجری ہوئی اور گلٹی نکال لی گئی۔اس کے بعد کیمو کا پروسیس ہوتا رہا جو ابھی تک چل رہا ہے۔ہر مہینے خاص طور پر ان کے پراپر ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں۔کئی عرصے یہی دھڑکا لگا رہا کہیں کینسر پھیل نا جائے۔ہم نے بہت مشکل سے وہ وقت گزارا ہے دونوں بچے بھی بہت چھوٹے تھے ساتھ میں کام ہینڈل کرنا سب بہت مشکل تھا

میں انہیں کسی قسم کی ٹینشن نہیں دینا چاہتا آج جب اتنے عرصے بعد انہیں ایستھما کا اٹیک ہوا تو مجھے پھر سے لگا میں ان کو کھونے لگا ہوں۔انہوں نے میرے سے بات بھی نہیں کی۔میں جتنا ان کو ہرٹ ہونے سے بچانا چاہتا تھا اتنا ہی ان کو ہرٹ کرنے کی وجہ بن گیا ہوں۔ان کو ہی نہیں تمھیں بھی۔"

اس کی آخری بات پر اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔چند لمحے کے لیے سرمئی آنکھیں بھوری آنکھوں سے ملیں۔مرجان کی نظروں میں ایسا کچھ تھا کہ اس کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔اپنی تیز دھڑکنیں سن کر وہ گھبرا گئی۔

NOVEL HUT

"وہ آپ کی بہن ہیں زیادہ دیر ناراض نہیں رہیں گی۔آپ معافی۔۔۔۔۔۔

اس کے الفاظ رک گئے۔مرجان اس کا ہاتھ تھاما۔

"وہ میری بہن ہیں مجھے معلوم ہے وہ مجھے معاف کردیں گی۔ لیکن کیا تم مجھے معاف کرو گی؟ آئی ایم سوری میں نے تمھارا بھی دل دکھایا ہے۔ تم اتنی مشکل میں تھی، کانٹریکٹ کی آپشن رکھ کر میں نے تمھاری سچویشن کا فائدہ اٹھایا تھا۔"

وہ اس کی ہاتھ کی پشت پر نرمی سے انگوٹھا پھیرتا نرمی سے کہہ رہا تھا۔ اس نے کھینچنا چاہا لیکن مرجان نے گرفت مظبوط کردی۔

"مجھے کوئی شکوہ نہیں میں نے اپنی مرضی سے کانٹریکٹ سائن کیا تھا۔"

"نہیں میری غلطی تھی۔"

یکدم بجلی کڑکی بارش کی تیز بوچھاڑ ہر چیز کو بھگونے لگی۔ مرجان نے جھک کر مرحا کے ہاتھ کو لبوں سے چھوا۔ اس نے فوراً ہاتھ کھینچ لیا اور کھڑی ہوگئی۔

"مرحا کیا ہم۔۔۔۔۔"

نہیں۔"اسے معلوم تھا وہ کیا کہنے جا رہا تھا تبھی فوراً سے انکار کرتی وہاں سے نکلنے لگی لیکن اس کے قدم بے ساختہ رکے کیونکہ وہ اس کے مقابل آ کھڑا ہوا تھا۔

"کیوں؟"وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھ رہا تھا۔بارش ان دونوں کو بھگونے لگی۔

"رات بہت ہوگئی ہے اب سو جانا چاہیے۔"وہ نظریں چرا کر اس کے پہلو میں سے گزرنے لگی لیکن مرجان نے اس کی کلائی تھام لی۔

"تم مجھے بولنے کا موقع بھی نہیں دوگی؟"

"آپ کچھ بھی بول کر میرا انکار اقرار میں تبدیل نہیں کر سکتے۔"اس کے بال اس کی گردن سے چپک چکے تھے۔ طوفانی بارش میں وہ ایک دوسرے کے روبرو کھڑے تھے ایک اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہتا تھا جبکہ دوسرا سننا نہیں چاہتا تھا۔

کیوں تمھیں وہ اسماعیل پسند ہے؟"اس نے چبھتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔"

"فور گاڈ سیک۔ہے یا نہیں ہے آپ کا سر درد نہیں ہے۔"

"مرحا۔۔۔۔"

مرجان خدا کا واسطہ ہے میری مشکلات میں مزید اضافہ نا کریں۔"اس کی" اس بات پر مرجان کی گرفت اس کی کلائی پر ڈھیلی پڑی تھی۔وہ وہاں سے بھاگنے والے انداز میں نکلی تھی۔

کیا وہ واقع اس کی پریشانیوں میں مزید اضافہ کر رہا تھا؟"بارش میں بھیگتے بس" یہی سوال تھا جو اس کے ذہن میں گونج رہا تھا۔

NOVEL HUT

○~~~~~♡~~~~~○

سدرہ ڈسچارج ہو چکی تھی تبھی زاویار بچوں کو لینے آیا تھا۔وہ بھی زاویار کے ساتھ ہی چلی گئی۔جب وہ کمرے سے نکلی تو مرجان کے کمرے کا دروازہ بند تھا اس نے میسج پر اسے جانے کی اطلاع دے دی۔تقریبا آدھے گھنٹے پہلے وہ

سدرہ کے گھر آئی تھی۔سدرہ اب بہت بہتر تھی۔زاویار ابھی اٹھ کر گیا تھا بچے بھی اس کے ساتھ تھے۔موقع دیکھتے سدرہ نے اس سے بات شروع کی۔

"مرحا میں بہت شرمندہ ہوں تم سے۔مجھے نہیں معلوم تھا وہ ایسی حرکت کرے گا۔"وہ اس کا ہاتھ تھام کر بولی۔وہ دونوں بیڈ پر ایک دوسرے کے روبرو بیٹھی ہوئی تھیں۔

"آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔جو ہوا ہم دونوں کی رضامندی سے ہوا تھا۔"مرحا نے اس کے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھا۔

"اس نے تمھیں کچھ اور تو نہیں کہا ہوا؟"اس نے احتیاطاً پوچھا تھا۔وہ جانتی تھی اس وقت مرحا کتنی مصیبتوں میں پھنسی ہوئی تھی تبھی اس نے کسی کو بتائے بغیر کانٹریکٹ کی حامی بھر لی۔اسے مرحا سے کوئی شکوہ نا تھا۔

"نہیں انہوں نے کبھی بھی میرے ساتھ برا سلوک نہیں کیا۔بلکہ وہ اپنی غلطی پر شرمندہ ہیں۔وہ آپ کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتے تھے۔آپ بھی انہیں معاف کردیں۔"مرحا نے اسے قائل کرنا چاہا۔اسے نہیں معلوم تھا وہ مرجان کی سائڈ کیوں لے رہی ہے۔

"میں اسے معاف کردوں گی لیکن پہلے اسے اپنی غلطی کا احساس ہونا چاہیئے۔"ان کے درمیان خاموشی حائل ہوگئی۔اچانک یاد آنے پر وہ بولی۔

"آپ نے کبھی اپنی بیماری کا بتایا کیوں نہیں؟"

"کیا بتاتی ایک وقت آنے پر مجھے اتنی بری طرح اس دنیا کا مصنوعی پن محسوس ہوا تھا میں کسی سے شئیر بھی نہیں کرپاتی تھی۔حالانکہ زاویار بہت سپورٹو ہیں لیکن پھر بھی بہت بڑا وقت تھا۔خیر مجھے تم سے ایک اور بات کرنی ہے۔"بیماری کا ٹاپک بہت تکلیف دہ تھا تبھی مرحا نے اسے نہیں ٹوکا۔

"جی۔"

میں تمھیں ہرگز فورس نہیں کروں گی تمھیں اس کے ساتھ رہنے پر۔ تمھارا جو بھی فیصلہ ہوگا میں تمھیں سپورٹ کروں گی۔یہ مت سمجھنا میں مرجان کی بہن ہونے کی حیثیت سے یہ کہہ رہی ہوں۔مجھے اپنی بڑی بہن سمجھو۔" وہ ایک لمحے کے لیے رکی۔

"کیا تم دونوں کے درمیان اتنی گنجائش نہیں ہے کہ تم لوگ اپنے رشتے کو ایک موقع دے سکو؟"

اس کی بات پر وہ خاموش ہوگئی۔مرجان کو تو وہ بہت دھڑلے سے انکار کر کے آئی تھی۔

"آپ سے پہلے مرجان بھی یہ سوال میرے سے پوچھ چکے ہیں لیکن بہت سوچنے کے بعد بھی مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔" انکار والی بات وہ چھپا گئی تھی۔سدرہ کو امید نہیں تھی مرجان سے اسے خوشگوار حیرت ہوئی۔

"واقع مرجان نے پوچھا ہے؟"اس نے کنفرم کرنا چاہا۔وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

"آپ کو معلوم ہے مجھے کتنے ٹرسٹ ایشوز ہیں۔میری زندگی میں جتنے بھی مرد آئے ہیں کوئی بھی مرد کہلانے کے لائق نہیں تھا۔پہلے میرا باپ جس نے کبھی مجھے بیٹی سمجھا ہی نہیں۔پھر منیب جو کبھی میرے لیے سٹینڈ نہیں لے سکا،پھر حمزہ جس نے صرف میرے پر حوس کی نظر رکھی۔اور اس سب کے باوجود بھی جب میں واقع چاہتی تھی کوئی مرد میرا محافظ بنے تب مرجان نے میرا شادی جیسے رشتے سے یقین اٹھا دیا۔میں چاہ کر بھی کچھ نہیں سمجھ پا رہی۔میرا مرد ذات سے ہی یقین اٹھ چکا ہے۔اور اب وہ ایکدم کیسے بدل سکتے ہیں۔یقینا اب وہ میرے بارے میں جان کر مجھ سے متاثر ہوئے ہیں۔ورنہ پہلے تو میں انہیں کسی قابل ہی نہیں لگی تھی۔میں کسی ایسے مرد کے ساتھ نہیں رہ سکتی جو مجھے میری کامیابیوں کی وجہ سے اپنائے۔مجھے لگتا ہے اکیلے زندگی گزارنے میں ہی میری بہتری ہے۔"وہ تلخی سے بولی نا چاہتے

ہوئے بھی اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔اسی پل مرجان کمرے میں داخل ہوا۔وہ رخ موڑ کر آنسو صاف کر گئی۔

وہ سیدھا سدرہ کے سامنے آکر بیٹھا تھا۔مرحا وہاں سے اٹھ کر نکل گئی۔ان دونوں میں سے کسی نے بھی اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

معافی نہیں ملے گی؟"اس نے آس بھرے انداز میں پوچھا۔"

نہیں۔"اس کے انداز میں پہلے والی خفگی نہیں تھی۔اس نے جواب دے" دیا تھا اس کا مطلب تھا وہ اپنی ناراضگی کم کر چکی ہے۔

"سوری۔"

میں تب مانوں گی جب تم مرحا کو مناؤ گے۔"اس نے شرط سامنے رکھی۔"

یہ غلط ہے آپ کو اندازہ ہے کل سے مجھے کتنا تیز بخار ہے؟"اس نے اس" کے دونوں ہاتھ تھامے۔اسے معلوم تھا یہ والا تیر نشانے پر لگنا تھا۔

وہ لوگوں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے میں ماہر تھا۔

کیسے ہوا بخار۔"وہ فوراً فکرمند ہوتی اس کا ماتھا اور گردن چیک کرنے لگی جو" ابھی بھی تیز گرم تھا۔

بارش میں نہانے کی وجہ سے۔"وہ اس کی گود میں سر رکھ چکا تھا۔"

تمھیں کیا سوجھی آدھی رات کی بارش میں نہانے کی؟اس نے مرجان کے" سر پر ہلکا سا تھپڑ رسید کیا تھا۔وہ چاہ کر بھی اس سے ناراض نہیں ہو پاتی تھی۔وہ جب بھی ناراض ہوتی تھی وہ ایسے ہی بچہ بن جاتا تھا۔

وہ جو ایک عدد نہایت سنگدل،کھڑوس اور جذبات سے عاری لڑکی آپ" نے میرے لیے پسند کی تھی اسے منانے کے چکر میں بھیگ گیا اور پھر بخار "ہوگیا۔

تم نے دوائی کیوں نہیں لی اور خبردار جو مرحا کو کچھ کہا۔"وہ تنبیہ کرتے" بولی۔

"کوئی دینے والا تھا ہی نہیں۔"اس نے معصومیت طاری کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں تم تو بچے ہو نا۔"اس نے طنز کیا تو وہ ڈھٹائی سے مسکرا دیا۔

"میں نے آپ کی مرحا کی ساری باتیں سن لی ہیں۔"اس کی مسکراہٹ سنجیدگی میں بدل چکی تھی۔

"شرم تو نہیں آئی؟"

"بلکل بھی نہیں۔"اس میں کوئی دورائے نہیں تھی کہ وہ نہایت ڈھیٹ تھا۔

"تم نے سب کے ساتھ ہی بہت غلط کیا ہے۔"

"میں نے نہیں جانتا تھا کہ حالات اس طرح بگڑ جائیں گے۔میں آپ کو ہرٹ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔لیکن میں وعدہ کرتا ہوں میں سب ٹھیک کردوں گا۔میں اسے اس کے لیے اپنانا چاہتا ہوں نا کہ اس کی کامیابیوں کی

وجہ سے۔اس کو غلط فہمی ہے۔مجھے وہ پہلے ہی اپنے نڈر انداز اور صاف گوئی

"کی وجہ سے پسند آئی تھی۔

تمھیں اس کا یقین جیتنا پرے گا۔پیار سے ہینڈل کرنا مان جائے گی۔"اس"

نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

وہ پیار سے ہینڈل ہونے والی چیز نہیں۔مجھے دیکھ کر تو سپیشل پھول برستے"

ہیں اس کہ منہ سے۔"وہ یہ صرف سوچ ہی سکا تھا۔ابھی وہ اس پوزیشن

میں نہیں تھا کچھ بولتا۔

اگر تمھیں واقع شادی سے مسلہ تھا تو تمھیں مجھے صاف صاف بتا دینا چاہیئے"

"تھا۔

آپ جانتی تو ہیں ہم کس چیز سے گزرے ہوئے ہیں۔جب اپنی ماں ہی"

بیوفائی کرجائے تو شادی جیسے رشتے پر یقین آسکتا ہے؟"وہ تلخی سے بولا۔

"مرجان ہر عورت ہماری ماں جیسی نہیں اور مرحا تو بلکل بھی نہیں۔"

NOVEL HUT

"مجھے پتا ہے مرحا ویسی نہیں لیکن میں کیسے ایکدم کسی پر اعتبار کر لیتا۔نا میں آپ کو ہرٹ کرنا چاہتا تھا نا شادی۔مجھے لگا یہی میرے لیے بہترین آپشن ہے۔"وہ اٹھ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"خیر جو ہونا تھا وہ ہوگیا جلد از جلد اسے منا لینا۔تم دونوں کا ایک ہی مسلہ ہے۔مجھے یقین ہے دیر سے ہی سہی لیکن تم دونوں اس رشتے کو چلانے میں کامیاب ہوجاو گے۔ایفرٹس کرو، اس کا یقین جیتو، اس کو کمفرٹیبل کرو۔"اس نے اسے ہدایت کی تو وہ سر ہلا گیا۔

"اب کچھ کھلا دیں آپ کی پسند کی لڑکی نے میرے سے ناشتہ بھی نہیں پوچھا۔"

"یہ تم مجھے طنز کرنا بند کرو اچھا۔"

وہ دونوں لڑتے جھگڑتے کمرے سے باہر نکل رہے تھے۔

○~~~~~♡~~~~~◯

NOVEL HUT

شام میں وہ لوگ اپنے گھر آ گئے تھے۔ اب رات گہری ہو رہی تھی۔ وہ اپنے کمرے میں بیٹھی کوئی ناول پڑھ رہی تھی۔ اچانک باہر سے کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی تھی۔ وہ ایک بار پھر ڈر گئی۔ اب تو اسے ہر وقت اپنی عزت کا دھڑکا لگا رہتا تھا۔ کچھ تو کرنا تھا تبھی وہ ڈرتے ڈرتے اٹھی اور تھوڑا سا دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔ باہر ایک ڈیکوریشن پیس ٹوٹا ہوا تھا اس کے پاس ہی مرجان دیوار کا سہارا لیے کھڑا ہوا تھا۔ وہ فورا باہر آئی ان کے درمیان کل رات کے بعد اب تک کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔

مرجان نے چلنے کی کوشش کی لیکن وہ ایک بار پھر لڑکھڑایا۔ وہ فورا آگے بڑھی اور اسے سہارا دیا۔ اسے چھونے پر اسے محسوس ہوا اس نے کسی انگارے کو چھو لیا ہو۔ وہ بخار میں تپ رہا تھا۔ مرجان نے اسے جھٹکنا چاہا لیکن اس میں اتنی ہمت نہیں تھی۔ وہ اپنے حواسوں میں تھا لیکن جسم اس کا ساتھ نہیں دے رہا تھا۔ مرحا نے اس کا ایک بازو اپنے کندھے پر ڈالا اور ایک بازو سے اس کی کمر کو پکڑے اسے سہارا دیتی بمشکل کمرے میں لائی۔

اسے بیڈ پر لٹا کر اس نے اس کا ماتھا چھونا چاہا لیکن اب وہ اس کا ہاتھ جھٹک گیا۔

میرے پر ترس کھانے کی ضرورت نہیں ہے جاؤ یہاں سے۔"اس نے" مدھم آواز میں کہا وہ چند لمحے کھڑی رہی پھر باہر نکل گئی۔اس کا دل دکھا۔اس نے ایک بار کہا تھا اور وہ واقع چلی گئی تھی۔وہ آنکھیں بند کر گیا۔اس نے کھانے کے ساتھ پیناڈول لی تھی تو وقتی بخار اتر گیا تھا۔اب وہ دو گھنٹے سے بخار سے تڑپ رہا تھا پھر بمشکل اٹھ کر باہر نکلا تاکہ سیکیورٹی گارڈ سے کہہ کر ڈاکٹر کو بلوا سکے لیکن وہ چل نہیں پایا۔

یکدم اسے اپنے ماتھے پر گیلا پن محسوس ہوا۔اس نے تھوڑی سی آنکھیں کھولیں تو اسے مرحا اپنے اوپر جھکی ہوئی نظر آئی۔

کچھ کہا ہے میں نے۔"اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔"

"آپ ابھی حوش میں نہیں ہیں۔"

"میں کہہ۔۔۔۔۔"

اب اگر ایک لفظ بھی بولا تو تھپڑ لگا دوں گی۔"وہ اسے گھورتی ہوئی غصے سے بولی۔وہ خاموش ہوگیا۔

وہ کافی دیر اس کی پٹیاں کرتی رہی تھی پھر اسے نیم گرم دودھ کے ساتھ دوائی دی۔کہیں فجر کے بعد اس کے بخار میں کچھ کمی آئی تو اس نے سکھ کا سانس لیا۔نجانے کب اس کی بھی ادھر ہی آنکھ لگ گئی تھی۔جب وہ اٹھی تو وہ بستر سے غائب تھا۔اس نے دیکھا اس کے اوپر کمفرٹر تھا۔یہ کس نے دیا تھا اسے سوچنے کی ضرورت نہیں تھی۔اس نے نظریں دوڑائیں رو ایک جانب وہ اسے نماز پڑھتا نظر آیا۔وہ کونسی نماز پڑھ رہا تھا اس وقت۔اس نے گھڑی کو دیکھا جو دوپہر کے دو بجا رہی تھی۔یا اللہ وہ اتنی دیر سوتی رہی تھی۔وہ بھی اس کے کمرے میں اس کا دل کیا شرمندگی سے یہیں گڑھ جائے۔

اس نے دوبارہ اسے دیکھا اور وہ بے ساختہ اسے دیکھتی گئی۔کوئی نماز پڑھتے ہوئے بھی اتنا اچھا لگ سکتا ہے؟اس نے پہلے کبھی مرجان کو اپنے سامنے نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا۔اس کی محویت اس کی آواز پر ٹوٹی تھی۔

زیادہ پیارا لگ رہا ہوں؟"وہ مزید شرمندہ ہوگئی تبھی فوراً بیڈ سے اٹھی۔"

شرمانے کی ضرورت نہیں تمھاری ہی پراپرٹی ہوں قریب سے دیکھ لو۔"وہ" شرارت سے کہتا اس کا راستہ روک گیا۔

شٹ اپ۔"اس نے جھنجھلاتے ہوئے کہا عجیب ترین آدمی تھا کبھی روڈ" ہوجاتا تھا کبھی اتنا فری۔

میک می۔"وہ دو قدم اس کی جانب بڑھا تو وہ پیچھے ہٹی۔"

"دیکھیں۔"

دیکھ ہی تو رہا ہوں۔"اس نے اپنے قدم نہیں روکے تھے۔"

"آپ کا بخار آپ کے سر پر چڑھ گیا ہے۔"

"میرے حواسوں پر تو بس تم چھائی ہو۔"

کانٹریکٹ میرج ہے زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں۔"وہ رک گئی۔وہ"
بھی اس سے ایک قدم دور رک گیا۔

ثبوت دکھاؤ۔"اس کی بات پر اسے یاد آیا سدرہ کی طبعیت خراب ہونے کی"
وجہ سے اس کی کانٹریکٹ کی کاپی مرجان کے کمرے میں ہی رہ گئی تھی۔

مجھے میری فائل دیں۔"اس نے دانت پیسے۔"

کونسی فائل؟ میرے پاس تو بس ہمارا نکاح نامہ ہے۔"اس نے"
معصومیت بھرے انداز میں کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس کے بال اس کے کان
کے پیچھے اڑسے۔وہ جھجھک گئی۔

"آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کرسکتے۔"

میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔"وہ کندھے اچکا گیا۔"

آپ مجھے نہیں روک سکتے۔"اس کی بات پر وہ الماری کی طرف گیا اور"
وہاں سے دو فائلز نکالیں پھر ٹیرس کی جانب بڑھ گیا۔وہ فوراً اس کے پیچھے
گئی لیکن وہ لائٹر کی مدد سے کاغذات کو آگ لگا چکا تھا۔

پاگل ہو گئے ہیں آپ۔"وہ بے بسی سے اپنے سامنے جلتے کاغذات کو دیکھ"
رہی تھی۔

"یہ کانٹریکٹ میں نے شروع کیا تھا اور میں ہی ختم کر رہا ہوں۔"

آپ یہ کرنے کا حق نہیں رکھتے۔"مرحا اس کے سینے پر ہاتھ مارتی"
غرائی۔مرجان نے اس کو دونوں بازوؤں سے تھام کر اپنے قریب کیا۔

جتنا مرضی غصہ اتار لو۔جو سیکیورٹی چاہتی ہو دے دوں گا۔لیکن ایک موقع"
کا میں بھی مستحق ہوں۔آرام سے سوچ سمجھ لو میں ایک ہفتے کے لیے کام
کے سلسلے میں اسلام آباد جا رہا ہوں۔اپنا خیال رکھنا۔"وہ کہتا جھکا اور نرمی

سے اس کے ماتھے کو اپنے ہونٹوں سے چھوا۔وہ ساکت ہوگئی۔وہ اس کی گال تھپتھپاتا جا چکا تھا۔

کانٹریکٹ اس کے ذہن سے نکل گیا تھا یاد تھا تو صرف یہ کہ وہ بیمار تھا۔وہ اسے روکنا چاہتی تھی لیکن ایک قدم بھی بڑھا نا پائی۔حتی کے اس کی گاڑی اس کی آنکھوں کے سامنے گھر سے نکل گئی۔

○~~~~~♡~~~~~◯

اس کے جانے کے گھنٹے بعد اسے فلاورز رسیو ہوئے تھے۔ملازمہ کا کہنا تھا سیکیورٹی گارڈ نے مرجان کے کہنے پر رسیو کیے ہیں۔اس نے آڈر کیے ہوئے تھے۔وہ بہت بڑا گلدستہ تھا جو ملازمہ ابھی ابھی رکھ کر گئی تھی۔اس میں گلاب تھے۔اس نے ان کی مہک سانسوں میں اتاری۔وہ بلکل تازہ تھے۔ان کے درمیان ایک چھوٹا سا کارڈ تھا۔اس نے دو انگلیوں کی مدد سے وہ باہر نکالا۔اس کے اوپر لکھی عبارت دیکھ کر نجانے کیوں اس کے گال دہک اٹھے۔

NOVEL HUT

“Moon is beautiful isn’t it?”

اس کا سلینگ مینِنگ آئی لو یو تھا۔وہ جانتی تھی۔چاہے جانے کا احساس بہت انوکھا تھا وہ نا چاہتے ہوئے بھی ڈگمگانے لگی۔

اس کے نیچے چار الفاظ پر مشتمل ایک اور لفظ لکھا ہوا تھا۔

“For LOML”

اب کی بار وہ گردن تک سرخ پڑی تھی۔اگر مرجان اس کے سامنے ہوتا تو ایک بار پھر اپنا دل ہار بیٹھتا۔اس نے نہیں معلوم تھا لیکن اس کے لبوں پر بہت خوبصورت مسکراہٹ تھی۔دل بھی الگ لہہ پر دھڑک رہا تھا۔اب اس کی توجہ موبائل نے اپنی جانب مبذول کی تھی۔اس نے دیکھا موبائل پر مرجان کا میسج جگمگا رہا تھا۔

"میں چاہتا ہوں تم فرصت سے بیٹھ کر بس مجھے سوچو۔"

وہ سمجھ نا پائی وہ کیا سوچنے کو کہہ رہا تھا۔اس کو یا اس کے فیصلے کو؟

لیکن دونوں صورتوں میں دل و دماغ میں تو بس اس ہی کا خیال رہنا تھا۔

○~~~~~♡~~~~~◯

آج مرجان کو گئے دوسرا دن تھا۔ان دو دنوں میں اس نے گڈ مارننگ اور گڈ نائٹ کا میسج لازمی کیا تھا۔اس نے کال بھی کی تھی لیکن مرحا نے نہیں اٹھائی۔وہ باتھروم سے نکل کر بیڈ پر بیٹھی تو دیکھا دوبارہ مرجان نے مشل کالز آئی ہوئی تھیں۔وہ ابھی اس ہی کشمکش میں تھی اسے کال بیک کرے یا رہنے دے ایک بار پھر فون رنگ ہونے لگا۔چند رنگز کے بعد اس نے کال اٹھا لی لیکن خاموش رہی۔

"تم نے قسم کھائی ہے مجھے تڑپانے کی؟"وہ کچھ خفگی سے پوچھ رہا تھا۔

"میں نے کیا کیا؟"وہ انجان بنی۔

انسٹاگرام پر تم سٹوریز لگا سکتی ہو اپنے نئے ناول کی اپڈیٹ دے سکتی ہو"

بس ایک میرے میسجز اور کالز کا جواب نہیں دیا جاتا۔"وہ لب دبا گئی اسے

نہیں معلوم تھا کہ مرجان نے اسے فولو کر رکھا ہے۔

میں باتھروم میں تھی اس لیے کال نہیں دیکھی۔"نجانے کیوں لیکن وہ"

وضاحت دے گئی۔

اچھا کیا کر رہی تھی؟"اس نے موضوع بدلا۔"

ناول پڑھ رہی تھی۔"وہ بیڈ پر نیم دراز ہو گئی۔"

مروتاً تمھیں بھی پوچھنا چاہیئے میں کیا کر رہا تھا۔"اس نے فون کان سے ہٹا"

کر گھورا۔وہ کس خوشی میں شکوے کر رہا تھا۔

کیا کر رہے تھے آپ؟"اس نے طنز کیا۔"

تمھیں یاد۔"وہ اس کا طنز اگنور کرتا مسکرا کر بولا۔"

"بہت فضول وقت ہے آپ کے پاس۔"

NOVEL HUT

"تمھارے لیے وقت ہی وقت ہے۔"

"لیکن میرے پاس نہیں ہے میں کال بند کر رہی ہوں۔"

بڑی مروت ہو یار تم۔"وہ منہ بنا گیا۔"

"الحمدللہ۔"

ویسے تمھارے اتنے فالورز ہیں مجھے اندازہ نہیں تھا۔"وہ اب اس سے اس" کے نئے پراجیکٹ کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔مرحا کو نہیں اندازہ ہوا وہ کتنی دیر اس سے بات کرتی رہی۔یہاں تک کہ وہ سو گئی۔اس کی خاموشی محسوس کر کے اس نے مسکرا کر کال کاٹ دی تھی۔

NOVEL HUT

○~~~~~♡~~~~~○

رات گہری ہو چکی تھی لیکن وہ کچن میں تھی۔ملازمہ سارا دن اس کے پاس رہتی اور شام میں اپنے گھر چلی جاتی تھی جبکہ گارڈ ہر وقت دروازے پر موجود ہوتا تھا۔اس نے تسلی کر لی گھر کی سب کھڑکیاں اور دروازے بند

تھے۔ تبھی وہ سکون سے کچن میں گنگناتی ہوئی میکرونیز بنا رہی تھی۔ آج مرجان کو گئے پانچ دن ہو گئے تھے۔ ان پانچ دنوں میں کوئی ایسا دن نہیں تھا جب اسے اس کو پھول نا بھیجے ہوں۔ ہر بار کارڈ پر ایک ہی تحریر درج ہوتی تھی۔

"The moon is beautiful isn't it?"

ہر بار وہ نئے طریقے سے بلش کر جاتی تھی۔ لاشعوری طور پر وہ صرف اسے ہی سوچ رہی تھی۔ زندگی میں پہلی بار اسے گھر والی فیلنگ آ رہی تھی۔ ابھی وہ گھر کے معانی نہیں جانتی تھی جب اسے کسی اور کو سونپ دیا گیا تھا۔ وہاں اسے ان کی مرضی کے مطابق چلنا پڑتا تھا۔ شروع شروع میں تو اس پر حد سے زیادہ پابندیاں لگائی جاتی تھیں لیکن جیسے جیسے اس نے شعور کی منزلیں طے کرنی شروع کیں ویسے ہی اس نے اپنے حق کے لیے لڑنا شروع کر دیا۔

:اللہ نے فرمایا ہے نا

"بے شک مشکلات کے ساتھ آسانی ہے۔"

ویسے ہی اس کی کئی مشکلات کے ساتھ آسانی بھی ہوا کرتی تھی۔

لیکن اب اسے ایک ایسی آزادی محسوس ہو رہی تھی جو اسے زندگی میں کبھی نہیں ہوئی تھی۔ سہی معنوں میں اسے گھر کا مطلب محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے مرجان کے ساتھ کانٹریکٹ کیا تھا لیکن اسے یہاں سکون کیوں محسوس ہوتا تھا؟ مرجان بھی تو باقیوں کے جیسا ہی ایک مرد تھا لیکن اس کے ساتھ تحفظ کا احساس کیوں ہوتا تھا؟ کیا اسے واقع مرجان کو ایک موقع دینا چاہیئے تھا؟ دل اقرار کر رہا تھا دماغ انکار۔ وہ کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پا رہی تھی۔

NOVEL HUT

اس نے ٹرے میں مختلف سنیکس رکھے۔ آج اس کا مووی دیکھنے کا موڈ تھا۔ وہ ٹرے اپنے کمرے میں رکھ کر واپس کچن میں آگئی۔ تقریباً دس منٹ بعد میر کرونیز بلکل تیار تھیں اس نے پلیٹ میں نکالیں اور ایک بھرپور انگڑائی لی۔ اس نے اس وقت بلیک ٹراؤزر اور پنک کرتی پہن رکھی تھی

ہالف سلیوز شرٹ پہنی ہوئی تھی۔اس کے سٹریٹ بالوں نے اس کی کمر ڈھکی ہوئی تھی۔وہ پلیٹ اٹھا کر مڑی

اور یہ لگا تھا اسے جھٹکا۔سامنے ہی مرجان دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا فرصت سے اسے نہانے میں مصروف تھا۔اس نے دو تین بار پلکیں جھپکی کیا وہ واقع ادھر تھا۔اس نے تو تین دن بعد آنا تھا۔

کیا ہوا خوشی کے مارے صدمہ لگ گیا ہے؟"وہ چلتا ہوا اس کے قریب" آگیا اور اس کے ہاتھ سے پلیٹ پکڑ کر شیلف پر رکھ دی۔

آپ نے تو دو دن بعد آنا تھا۔"اس کو سمجھ نہیں آیا وہ" کیسے ری ایکٹ کرے۔

تمھاری یاد آرہی تھی اس لیے کام جلدی ختم کر کے آگیا۔"اس نے اپنے" دونوں بازو اس کے اطراف میں شیلف پر ٹکا کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے

NOVEL HUT

ہوئے کہا۔ وہ خاموش رہی۔ مرحا کو اس کی نظروں سے الجھن نہیں محسوس ہوتی تھی۔

وہ اس کے حصار میں قید تھی بازوؤں کے بھی....... اور نظروں کے بھی۔ کئی لمحے یونہی سرک گئے۔ مرحا نے پلکوں کا جھلر اٹھایا اور وہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے مبہوت ہو گئے۔

مرجان نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بال کان کے پیچھے اڑسے تو وہ آکورڈ ہوتی فورا سائڈ سے نکل گئی۔ اس کے کپڑے بھی ٹھیک نہیں تھے وہ جلد از جلد اس کی نظروں کے سامنے سے غائب ہونا چاہتی تھی۔ مرجان بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔ وہ اپنی پلیٹ اٹھا رہی تھی لیکن مرجان نے اس کے ہاتھ سے اچک لی۔

یہ میری ہے۔" مرحا نے مرجان کو گھورا۔"

تم بھی تو میری ہو۔" وہ آنکھ مار کر لبوں پر سیٹی کی دھن بجاتا باہر نکل گیا۔"

NOVEL HUT

اس سے بحس فضول تھی وہ دانت پیستی اپنے لیے الگ پلیٹ بناتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔دروازہ کھولتے اسے ایک بار پھر جھٹکا لگا تھا۔وہ آرام سے اس کے بیڈ پر نیم دراز مزے سے میکرونیز کھا رہا تھا۔

"ارے آو شرماو مت بندہ بھی تمھارا اپنا ہے اور کمرہ بھی۔"وہ اس کو وہیں کھڑا دیکھ بولا۔

"مسلہ کیا ہے آپ کے ساتھ ؟"اس نے بیڈ پر پڑی ٹرے میں اپنی پلیٹ رکھتے ہوئے جھنجھلا کر پوچھا۔

"مریضِ عشق ہیں ہم، رائٹر صاحبہ آپ کے پاس ہمارے اعلاج کے لیے کوئی کتاب موجود ہے؟اس نے مسکراہٹ دبا کر پوچھا۔

"بہت گھمبیر معاملہ ہے آپ کا اعلاج کتابوں میں نہیں ملے گا۔دو جوتے پڑیں گے عشق کا بھوت سر سے اتر جائے گا۔"اس نے جس انداز میں بولا تھا وہ بے ساختہ ہنس دیا۔

NOVEL HUT

آپ کے ہاتھ سے وہ بھی کھالیں گے۔"وہ اس کی کلائی کھینچ کر اسے بیڈ پر" بیٹھا چکا تھا۔

میں سکون سے مووی دیکھنا چاہتی ہوں پلیز مجھے ڈسٹرب نا کریں۔"اس" نے جیسے گزارش کی۔

"کس نے روکا ہے دیکھ لو۔"

مرحا نے اس سے نظریں ہٹا کر مووی آن کرلی۔وہ سسپینس اور ڈیٹیکٹو بیسڈ مووی تھی۔اس کا پارٹ ون وہ پہلے دیکھ چکی تھی اور اسے بہت پسند آیا تھا۔

کی Sherlock holmes (وہ مووی دنیا کے مشہور ڈیٹیکٹو (فکشنل کریکٹر پر تھی۔ Enola holmes چھوٹی بہن

مووی چلتے پندرہ منٹ ہو چکے تھے لیکن تنگ آکر اس نے روک دی اور اس کی جانب دیکھا۔

"مووی میرے منہ پر نہیں سامنے چل رہی ہے۔"

تو تم دیکھو جو تمھارا دل چاہ رہا ہے میں وہ دیکھ رہا ہوں جو میرا دل چاہ رہا"
ہے۔"

یا اللہ۔"وہ سرخ پر گئی۔"

اوو تم بلش کر رہی ہو کیوٹ !"مرجان نے اس کے گال کھینچے۔وہ اپنا سر"
اپنے ہاتھوں میں گرا گئی۔

ویسے مجھے اندازہ نہیں تھا میرے بھیجے ہوئے پھولوں کو تم اتنا سنبھال کر"
رکھو گی۔"وہ گلدستے ابھی تک کاوچ پر ہی رکھے ہوئے تھے۔

جی نہیں آپ کی وجہ سے میں اللہ کے بنائے گئے پھول کیوں ضائع"
کرتی؟"وہ صاف مکر گئی۔

اچھا تو ابھی تک سائڈ ٹیبل میں میرے بھیجے گئے کارڈز کیوں رکھے ہیں؟"وہ"
اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

پھینکنے کے لیے رکھے ہیں۔"وہ بجائے ماننے کے الٹا اس پر چڑھ دوڑی۔"

اتنا سنبھال کر؟ صدقے۔"وہ مسلسل اس کو زچ کرنے پر تلا ہوا تھا۔وہ"

پھر سرخ پر گئی لیکن اس بار وہ جان جا پایا یہ سرخی شرمانے کی وجہ سے تھی یا

غصے کی وجہ سے۔

اس نے گود میں رکھا کشن اس کی جانب دیکھا اور وہاں سے اٹھنے لگی لیکن

مرجان نے فورا اس کی کلائی پکڑ لی۔

میں تمھارے لیے کچھ لایا ہوں رکو یہیں۔"وہ اسے کہتا فورا باہر گیا۔چند"

لمحوں بعد وہ واپس داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک بہت بڑا گلدستہ

تھا۔وہ اتنا بھرا تھا کہ اسے مرجان کا چہرہ بھی نہیں نظر آرہا تھا۔مرجان نے

وہ گلدستہ اس کے سامنے لاکر رکھا۔وہ گلدستہ دیکھ کر اس کی دھڑکنیں تیز

ہوگئیں۔

اس گلدستے میں گلاب کے پھولوں کے درمیان تین مشہور کتابیں تھیں۔

میں تمھارے لیے کوئی تحفہ لانا چاہتا تھا اس لیے مجھے اس سے بہتر کچھ نہیں" لگا۔"اس نے اسے کہتے سنا تھا۔

اب وہ انگلیوں سے ان پھولوں کو چھو رہی تھی۔ان درمیان ایک کارڈ تھا۔جس پر لکھا تھا۔

"I've come to realize that you're not just someone I want in my life; you're someone I can't imagine life without."

مجھے یہ احساس ہوا ہے کہ تم صرف وہ نہیں ہو جسے میں اپنی زندگی میں") چاہتا ہوں؛تم وہ شخص ہو جس کے بغیر میں زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔")

مرحا نے وہ کارڈ نکالا تو اس کے ساتھ ایک ربن بھی باہر نکلا۔اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ ربن کھینچنا شروع کیا۔اس ربن کا دوسرا سرا ایک ڈبی

کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔اس کے ہاتھ کانپے۔اسے اچھے سے اندازہ تھا اس میں کیا موجود ہوگا۔اس نے ڈبی کھولی۔توقع کے عین مطابق اس میں رنگ تھی۔پلاٹینم رنگ جس کے درمیان میں ایک ڈائمنڈ تھا جبکہ باقی رنگ پر چھوٹے چھوٹے ڈائمنڈ لگے ہوئے تھے۔اس کی آنکھیں جیسے چندھیا گئیں وہ بہت خوبصورت تھی۔

"آپ نے میرے ناولز پڑھے ہیں نا۔"اس نے مرجان کو تفتیشی نظروں سے دیکھا کیوں کہ اس سے ملتا جلتا سین وہ اپنے ناول میں لکھ چکی تھی۔

"بیوی رائٹر ہو اور شوہر اس کو نا پڑھے یہ تو زیادتی ہوئی۔ناولز تو پڑھ لیے ہیں اب رائٹر صاحبہ کو پڑھنا چاہتا ہوں۔تمھارے ساتھ تمھارے پسند کے سینز ری کریٹ کرنا چاہتا ہوں۔اجازت ہے؟"وہ دلفریب انداز میں اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر بولا۔

"سوچوں گی۔"اس کی نظریں خود بہ خود جھک گئیں۔اسے اندازہ نہیں تھا مرجان اس طرح کی گفتگو بھی کر سکتا ہے۔

"مزید انتظار کی سولی پر لٹکانے کا ارادہ ہے۔"

مریضِ عشق بنے ہیں انتظار تو لازم ہے۔"اس نے ایک ادا سے کہا۔"

جواباً مرجان نے اس کا خالی ہاتھ تھام لیا۔

میں نے اس دن تمھاری اور آپی کی باتیں سن لی تھیں۔مجھے نہیں معلوم تھا" تم کن کن چیزوں سے گزری ہو۔مجھے ہرگز اندازہ نہیں تھا میری یہ حرکت تمھیں کتنا بدزن کر سکتی ہے اگر مجھے پتا ہوتا میں ایسا نا کرتا۔میری بہن نے ہمیشہ مجھے عورتوں کی عزت کرنا سکھایا ہے۔"وہ اس کا ہاتھ تھامے کہہ رہا تھا لیکن وہ اس کی جانب نہیں دیکھ رہا تھا جبکہ مرحا کی نظریں اس کے چہرے پر ٹکی تھیں۔اسے اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات نظر آئے تھے۔

"میں چھوٹا سا تھا جب میری ماں ہمیں چھوڑ کر چلی گئیں تھیں۔"

ایک لمحے کے لیے رکا جیسے اسے بتانے میں بہت اذیت محسوس ہو رہی ہو۔

وہ بھاگ گئی تھیں۔"اس کی بات پر مرحا کو دھچکا لگا۔وہ تو ہمیشہ سمجھتی تھی"
ان کی ڈیتھ ہو گئی ہوئی ہے اور مرجان کی ان سے کوئی ناراضگی ہے۔

وہ کسی اور کو پسند کرتی تھیں لیکن اس شخص نے کیرئیر بنانے کی وجہ سے"
ان سے شادی نہیں کی۔ان کے گھر والوں نے زبردستی ان کی شادی
میرے پاپا سے کروا دی تھی۔جب میں کچھ سالوں کا تھا تب وہ شخص
دوبارہ ان کی زندگی میں آیا۔وہ ہر وقت پاپا سے لڑ کر طلاق کا مطالبہ کرتی رہتی
تھیں۔جب پاپا کسی صورت نہیں مانے تو ایک دن وہ بھاگ گئیں۔کسی کو
نہیں معلوم تھا وہ کہاں گئی ہیں لیکن پھر ان کی جانب سے خلع کا نوٹس ملا
تھا وہ انہیں طلاق دینے پر مجبور ہو گئے۔آپی میرے سے چار سال بڑی
ہیں۔انہوں نے ہی مجھے یہ سب باتیں بتائی تھیں ورنہ مجھے کچھ ٹھیک سے یاد
نہیں۔ایک عورت جس کے پاس ہر آسائش موجود ہو، اللہ کی دی گئی نعمتیں
ہوں، اولاد ہو، چاہنے والا شوہر ہو وہ یہ سب کچھ کیسے ٹھکرا کر جا سکتی
ہے؟"مرحا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔

جس بچے نے یہ سب فیس کیا ہو وہ کیسے شادی کا فیصلہ لے سکتا ہے؟وہ" کیسے کسی کا اعتبار کر سکتا ہے؟"وہ اس سے سوال کر رہا تھا لیکن اس کی آنکھیں خشک تھیں۔

میں نے صرف اس لیے تمھیں کانٹریکٹ کا کہا تھا۔میں اپنی آپی کو ہرٹ" نہیں کر سکتا تھا میرے ساتھ ساتھ انہوں نے بھی تو یہ سب فیس کیا تھا۔میرے لیے وہی میری ماں ہیں۔وہ کہتی تھیں کہ ہر عورت ہماری ماں کے جیسی نہیں ہوتی لیکن وہ گارنٹی نہیں دے سکتی تھیں۔جب میں تم سے ریسٹورنٹ میں ملا تھا مجھے تم تب ہی اپنے نڈر انداز کی وجہ سے اچھی لگی تھی لیکن میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔پہلی ملاقات کی وجہ سے تمھاری امیج میرے ذہن میں بلکل مختلف تھی لیکن تم مجھے ہر دوسرے لمحے ہی غلط ثابت کرتی رہی۔تم مجھے پسند آگئی تھی لیکن میں نے سوچ لیا تھا میں تمھیں فورس نہیں کروں گا،اگر تم چاہو گی تو میں چھوڑ دوں گا۔زبردستی کے رشتوں کا انجام دیکھ لیا ہوا ہے میں نے۔لیکن میں تمھیں اپنی فیلنگز کا

احساس ضرور دلانا چاہتا تھا۔ بس تم....... تم مختلف تھی۔ جب میں نے تمھاری باتیں سنی تب تم مجھے بلکل اپنے جیسی لگی۔ ہم دونوں ایک ہی کشتی کے مسافر ہیں۔ ہماری منزل ایک ہے۔ ہم اکھٹے سفر طے کر سکتے ہیں۔ کانٹریکٹ کی مدت دو مہینے رکھی تھی صرف اس لیے کہ اتنے سے وقت میں کوئی اٹیچمنٹ نہیں ہو سکتی لیکن دیکھو تم نے پھر بھی میرے دل پر قبضہ جما لیا۔ شاید یہ نکاح کی وجہ سے تھا۔"

وہ اب خاموش ہو گیا۔ شاید اتنی دیر بول کر تھک چکا تھا۔ مرحا نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں سے نکال لیا۔ وہ چونکا۔ مرحا اس کی آنکھوں میں خوف واضح دیکھ سکتی تھی۔

NOVEL HUT

پھر وہ ہوا جس کا وہ دونوں ہی تصور نہیں کر سکتے تھے۔ مرحا نے آگے بڑھ کے اس کی گردن میں بازو حائل کر کے اسے گلے لگا لیا۔ وہ چند لمحوں کے لیے ساکت رہ گیا۔ اس کے بازو خود با خود اس کی کمر کے گرد لپٹے تھے۔ اس

نے زور سے اسے خود میں بھینچ کر اس کے بالوں میں چہرہ چھپا لیا۔ہاں اس کے لیے اس کی اتنی باتوں کے بعد ایک ہگ ہی کافی تھا۔

مرحا کو اپنی گردن پر نمی محسوس ہوئی تھی۔اس کی تکلیف اسے اپنے دل میں محسوس ہو رہی تھی۔وہ آہستگی سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلا کر اسے کمفرٹ کرنے لگی۔اپنی تھوڑی اس کے کندھے پر ٹکائے وہ دوسرے ہاتھ میں تھامے ڈبی پر نظریں ٹکائے ہوئے تھی۔اسے اندازہ تھا کسی کے سامنے اپنا آپ کھولنا کس قدر تکلیف دہ ہوتا ہے۔کتنی دیر ایسے گزر گئی اب اس کے بازو اور ٹانگیں شل ہونے لگی تھیں کیونکہ وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی تھی۔

NOVEL HUT

مرجان۔"اس نے آہستگی سے پکارا۔"

ہمم۔"اس نے ہنکارا بھرا۔"

"میری ٹانگیں درد کر رہی ہیں۔"

"میں دبا دوں گا۔"

"میرے بازو بھی کر رہے ہیں۔"

"وہ بھی دبا دوں گا۔"

"کمر اکڑ گئی ہے۔"

"مساج کردوں گا۔"

"مرجان میرا سانس گھٹ رہا ہے۔" اب کی بار وہ اس کے کان میں زور سے چیخی تو وہ بے ساختہ پیچھے ہوا۔

"آرام سے بولو کان کے پردے کیوں پھاڑ رہی ہو۔" وہ اپنا کان سہلاتا ہوا پیچھے ہٹا۔

"اتنی دیر سے آرام سے ہی بول رہی ہوں۔" وہ اپنی گردن ہاتھ کی مدد سے دباتی ہوئی بولی۔

"تم نے جواب نہیں دیا۔" اس نے رنگ کی جانب اشارہ کرتے ہوا کہا۔

NOVEL HUT

"کہا تو ہے سوچوں گی۔" تھوڑا نخرہ دکھانا تو بنتا تھا۔مرجان نے چند لمحے غصے سے اسے گھورا پر کھڑا ہونے لگا۔وہ فورا اس کی کلائی تھام گئی۔

"رنگ تو پہنا دیں۔" اس نے کہہ کر لب دبائے۔وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر واپس بیٹھ گیا۔مرحا نے اسے ڈبی پکڑائی اور اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔مرجان نے اس کا ہاتھ تھام کر اس میں انگوٹھی پہنائی۔پھر اس کے ہاتھ کی پشت لبوں سے چھوئی۔وہ بلش کر گئی۔

"اب آپ اپنے کمرے میں جا سکتے ہیں۔" اس نے اپنی طرف سے اجازت دی۔

"چلو ہم "اپنے" کمرے میں چلتے ہیں۔" اس نے اس کا ہاتھ سختی سے تھام رکھا تھا۔

"ابھی میں نے آپ کو "ہاں" نہیں کی اس لیے میں آپ کے کمرے میں نہیں رہوں گی۔" اس نے جتا کر کہا۔

تو کوئی بات نہیں میں تمھارے کمرے میں رہ لوں گا۔"وہ بھی پھر مرجان"
خان تھا اپنے نام کا ایک۔ڈھٹائی سے کہتا وہیں نیم دراز ہوگیا۔

"مرجان۔"

"اتنےپیار سے نا پکارا کرو میں پگھل جاتا ہوں۔"

"یا اللہ مجھے صبر دے۔"

چلو دوستی کر لیتے ہیں نا۔"وہ واپس اس کے سامنے بیٹھ گیا۔"

"I'm a software engineer.My name is Marjan.you can call me "jan"."

NOVEL HUT

اس نے اس کے آگے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

میرے ساتھ فلرٹ مت کریں۔"اس نے اسے گھورنا چاہا لیکن بری"
طرح ناکام رہی۔

"حلال فلرٹ ہے یہ۔میں حق رکھتا ہوں۔"اس نے جتایا۔مرحا نے آبرو اچکایا۔

"شوہر نہیں دوست بننے کی بات ہوئی ہے۔"جواباً اس نے بھی اس ہی انداز میں کہا۔

"تھوڑی بے ایمانی چل سکتی ہے۔"اس نے عادتاً اپنی بئیرڈ مسلی۔

"I'm a writer.My name is Mirha Marjan khan.you can google me."

اس نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے ایک ادا سے کہا۔اور پھر وہ دونوں ہنس پڑے۔

○~~~~~♡~~~~~◯

وہ دونوں آج پھر سمندر کے کنارے گئے تھے۔اس بار مرحا نے فرمائش کی تھی۔رات کا وقت تھا ہر جانب چاند نے اپنی چاندنی بکھیری ہوئی تھی۔ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے وہ دونوں والک کر رہے تھے۔

میرا فرسٹ امپریشن کیا تھا؟"چلتے چلتے مرجان نے اس سے پوچھا تھا۔"

جنٹلمین اور بدتمیز۔"اس نے بے ساختہ کہا تو وہ رک کر خفگی سے اسے دیکھے" گیا۔

کچھ غلط تو نہیں کہا میں نے اور میری سوچ غلط بھی نہیں تھی آپ واقع" جنٹلمین ہیں اور تھوڑے بدتمیز بھی۔"وہ دوبارہ بولی۔

تم میرے منہ پر میری بے عزتی کر رہی ہو۔"وہ خفا ہوا۔"

آپ نے خود ہی پوچھا تھا۔"وہ کندھے اچکا گئی۔"

"اور تم مجھے۔۔۔۔۔"

"میں آپ کو کوئی پینڈو سی لڑکی لگی تھی جو آپ کی کلاس میں موو نہیں کر سکتی تھی۔"وہ اس کی بات اچکتی ہوئی بولی۔

"تم نے سن لیا تھا۔"وہ کچھ شرمندہ ہوا۔

"جی اور میں نے آپ کو غلط ثابت کر دیا۔مجھے آپ کے نہیں آپ کو میرے معیار پر اترنے کی ضرورت تھی۔"اس نے جتایا۔وہ اب ریت پر بیٹھ گئے تھے۔مرحا نے اس کے کندھے پر سر ٹکا دیا۔

"یقین مانو تو مجھے لگا تھا تم بلے کے ساتھ رنگ بھی میرے منہ پر مار دو گی۔"وہ ہنس پڑی۔

"ارادہ تو کچھ یہی تھا لیکن پھر میں نے ترس کھا لیا۔"اس کا انداز احسان کرنے والا تھا۔

"صدقے میڈم ہم آپ کے یہ احسان کیسے اتاریں؟"وہ شرارت سے بولا تو وہ مسکرا دی۔

"بس اپنی زندگی میں کبھی میری اہمیت نا کم کیجئے گا مجھے اور کچھ نہیں
چاہئیے۔"اس مرجان کے ہاتھ کی انگلیوں میں انگلیاں پھنساتے ہوئے کہا۔

"ایک سوال پوچھوں؟"

"پوچھیں۔"

"تم نے مجھے ایک اور موقع کیا سوچ کر دیا؟"وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں
ڈالے پوچھ رہا تھا۔

"میرا جتنے مردوں کے ساتھ رشتہ تھا ان میں سے کسی نے کبھی مجھے تحفظ
فراہم نہیں کیا۔آپ کے ساتھ میں نے ہمیشہ خود کو محفوظ محسوس کیا
ہے۔اس لیے مجھے لگا اپ کو ایک موقع دینا چاہیئے۔دوسرا دو ٹوٹے دل ایک
دوسرے کا مرہم بن کر انہیں ہیل کر سکتے ہیں۔"جواباً مرجان نے اسے اپنے
بازو کے حلقے میں لے کر اس کا ماتھا چوما۔

"میں اپنی آخری سانس تک تمہارا محافظ بنا رہوں گا۔یہ مرجان خان کا تم سے وعدہ ہے۔"

○~~~~~♡~~~~~◯

آج وہ دونوں شاپنگ پر آئے تھے کیونکہ بڑی عید آنے میں چند دن باقی تھے۔ان کو شاپنگ کرتے بہت وقت گزر گیا تھا۔مرجان نے اس کے لیے ڈھیر سارے کپڑے، جوتے کاسمیٹکس لیا تھا۔وہ ایک شاپ میں مرجان کا انتظار کررہی تھی۔وہ زیادہ بیگز ہونے کی وجہ سے ان کو گاڑی میں رکھنے گیا تھا۔اس نے فلورل پرنٹ لانگ فراک پہن رکھا تھا۔گلے میں سکارف ڈالے وہ مصروف سے انداز میں ہینگرز آگے پیچھے کررہی تھی۔جب کسی کی پکار پر وہ پلٹی۔سامنے ہی منیب کھڑا ہوا تھا۔اس کی رنگت یکدم پیلی پڑی۔اس نے دل سے دعا کی تھی مرجان فوراً سے آجائے۔

"مرحا میری بات سنو۔"

NOVEL HUT

مجھے کوئی بات نہیں کرنی پلیز یہاں سے جائیں۔" وہ وہاں سے نکلنے لگی ساتھ"
ہی اس نے مرجان کا نمبر ملایا چاہا۔ منیب نے اس کی کلائی سختی سے پکڑ کر
اس کے ہاتھ سے موبائل چھین لیا۔ جواباً مرحا نے کھینچ کر زناٹے دار تھپڑ
اس کے چہرے پر مارا تھا۔

میں تمھیں نہیں چھوڑوں گا۔" وہ اس کے قریب ہوتا ہوا بولا اور پھر مرحا کو"
نہیں معلوم کہ کیا ہوا تھا لیکن اگلے ہی لمحے اس نے منیب کو زمین پر گرا ہوا
پایا تھا اور مرجان اس کے اوپر تھا۔ اس کا گریبان تھامے وہ مسلسل اس
کے چہرے پر مکے مار رہا تھا۔ ورکرز نے فوراً آگے بڑھ کر ان کو چھڑوایا
لیکن تب تک مرجان اسے ادھ موا کر چکا تھا۔

NOVEL HUT

جیسے تیرے بھائی کو جیل کی ہوا کھلائی ہے اب تیری باری۔" مرجان نے"
پولیس کو بلا لیا۔ لیکن مرحا حیرت زدہ تھی اس بات کا کیا مطلب تھا۔

تم ٹھیک ہو؟" وہ اس کا چہرہ تھامے فکرمندی سے پوچھ رہا تھا۔ اس نے"
اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد پلیس آتی منیب کو لے جا چکی تھی۔

وہ دونوں گھر کے لیے واپس نکل آئے۔سارے راستے مرجان دانیال سے بات کرتا رہا تب اسے پتا چلا مرجان ان دونوں بھائیوں کے نام پہلے ہی ایف-آئی-آر کٹوا چکا تھا۔انہیں بات کرنے کا موقع نہیں ملا کیونکہ اسے گھر چھوڑ کر وہ پولیس سٹیشن چلا گیا۔

○~~~~~♡~~~~~◯

وہ گارڈن میں کھڑی گملوں کو پانی دے رہی تھی-یہ یہاں اس ہی نے رکھوائے تھے۔اس نے اپنی حساب سے گارڈن کو سجا لیا تھا۔مرجان نے اسے کسی کام سے نہیں روکا تھا۔اس کی توجہ گیٹ سے اندر داخل ہوتی گاڑی نے کھینچ۔مرجان دو گھنٹے بعد پولیس سٹیشن سے آیا تھا۔وہ چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔

"اتنی گرمی میں کیوں کھڑی ہو؟"

"اتنی سی گرمی مجھے پگھلا نہیں دے گی۔میں آپ کی طرح نازک نہیں ہوں۔"اس نے طنز کیا۔مرجان کی ہر وقت اے۔سی میں رہنے والی عادت اسے بری لگتی تھی۔

جواباً مرجان نے گملے میں سے ایک پھول توڑ کر اس کے کان کے پیچھے اڑیسہ۔اور اس کی گال کو لبوں سے چھوتا پیچھے ہوگیا۔اس کے گال گلابی پر گئے۔

"ان پھولوں کی مانند لگتے ہیں تمھارے طنز۔"وہ اس کا ہاتھ تھام کر اندر لے گیا۔گرمی میں کھڑے رہنا اس سے زیادہ دیر برداشت نہیں ہوتا تھا۔

"مرجان آپ نے مال میں کیا بات کہی تھی؟"اس نے اس کی بات اگنور کر کے سنجیدگی سے پوچھا۔اس نے گہری سانس خارج کی اور اسے صوفے پر بٹھاتے اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

NOVEL HUT

وہ جو چار لڑکے گھر میں گھسے تھے وہ حمزہ نے بھجوائے تھے۔"اس کی بات"
پر مرحا کو شاک لگا۔

وہ خود باہر کھڑا تھا لیکن وہ پکڑا گیا۔اس کے بھائی نے پیسا دے کر اسے"
نکلوا لیا اب وہ ملک سے باہر ہے لیکن پولیس کے ہاتھوں اس کی جو چھترول
کروائی ہے وہ زندگی میں کبھی پاکستان واپس رخ کرنے کی غلطی نہیں کرے
گا۔میں نے احتیاطا دوسرے بھائی کا نام بھی لے لیا تھا اور دیکھو بلکل
ٹھیک کیا تھا۔آئیندہ کوئی بھی تمھیں تنگ کرنے کی کوشش نہیں کرے گا۔میں
تمھارے ساتھ ہوں۔"اس نے اسے اپنے حصار میں لے لیا۔

تھینک یو۔"وہ اس کے سینے پر سر رکھے نم آنکھوں سے مسکرائی۔"

تھینک یو سے کام نہیں چلے گا مجھے تمھارے ہاتھ کا کھانا کھانا ہے۔تم نے"
اپنی کوکنگ سکلز مجھ سے چھپا کر اچھا نہیں کیا۔"وہ کچھ خفگی سے کہہ رہا تھا وہ
ہنس پڑی۔

NOVEL HUT

"ضرور جناب۔"

○~~~~~♡~~~~~◯

آج بڑی عید تھی وہ شیشے کے آگے کھڑی جیولری پہن رہی تھی جب مرجان کمرے میں آیا۔وہ نماز پڑھ کر دانیال کے ساتھ چلا گیا تھا اور اب واپس آیا تھا۔اس نے بلیک کرتا شلوار کمیز پہن رکھا تھا۔بالوں کو ایسے ہی بکھرا چھوڑا ہوا تھا۔اس کے بال سلکی تھی تبھی ماتھے پر گرے رہتے تھے۔وہ اس کو شیشے میں دیکھتی مسکرائی۔

عید مبارک۔"مرجان نے اس کے قریب آکر اس کے آگے گلاب کے" پھولوں کا گلدستہ بڑھایا۔وہ مسکرا کر تھام گئی۔

خیر مبارک۔"اس نے گلدستہ سائڈ پر رکھ دیا اور اس کے گلے ملی۔وہ پیچھے" ہٹنے لگی لیکن مرجان نے اس کی کمر کے پیچھے دونوں ہاتھ باندھ دیے۔اس نے

اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھے ہوئے تھے۔اس نے جھک کر اس کا ماتھا چوما وہ مسکرا دی۔

کیسی لگ رہی ہوں؟"اس نے ٹخنوں کا چھوتا بلیک فراک پہن رکھا تھا" جس کے بازو اور گلے پڑ گالڈن ٹچ تھا۔بالوں کو کرلز کیا ہوا تھا۔آنکھوں میں بھر بھر کاجل اور لبوں پر ڈیپ ریڈ لپسٹک لگائی ہوئی تھی۔

میری لگ رہی ہو۔"اس کی بات پر وہ ہنس پڑی۔"

اچھے لگ رہے ہیں آپ۔"اس نے اس کے بال ماتھے سے پیچھے کرتے" ہوئے کہا۔

آپ کہہ رہی ہیں تو لگ ہی رہا ہوں گا۔"وہ اس کی نوز رنگ لبوں سے" چھوتے ہوئے بولا۔وہ کب سے اسے اٹریکٹ کر رہی تھی۔

اچھی لگ رہی ہے یہ۔"اس کے گال گلابی ہو گئے۔"

"میری عیدی؟"اس نے اپنے دونوں بازو اس کی گردن کے گرد حائل کردیے۔

"اس عید پر کونسی عیدی؟"اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"ہماری تو پہلی عید ہے نا۔میری عیدی بنتی ہے۔"اس نے اپنا لاجک پیش کیا۔

"ایک شرط پر ملے گی۔"

"کیسی شرط؟"

"بدلے میں مجھے اظہار چاہیے۔"اس کی بات پر اس نے اس کی سینے پر دباؤ ڈال کر اسے پیچھے کیا۔

NOVEL HUT

"جب محبت ہوگی تب کردوں گی۔"وہ کہتی مڑ کر کانوں میں ائیر نگز پہننے لگی۔مرجان نے اس کے ہاتھ سے لے کر خود پہنانے شروع کردیے۔

"اور یہ کب ہوگی؟"

کچھ نہیں کہا جاسکتا۔"اس نے پوری کوشش کی تھی وہ سیریس رہے۔"

اوکے میں ویٹ کروں گا۔"وہ ایک بار پھر اس کے ماتھے کو چھوتا پیچھے"

ہوگیا۔

چلیں آپی ویٹ کررہی ہوں گی۔"مرحا نے کہا۔"

ایک منٹ۔"وہ مڑا اور ڈریسنگ ٹیبل کے دراز میں سے جھک کر ایک ڈبی"

نکالی۔ساتھ ہی اوپر ایک شاپر تھا وہ اٹھا کر اس کے پاس آیا۔اور وہ لمبی

ڈبی اس کے آگے بڑھائی۔

"عیدی میں نے پہلے ہی سوچ رکھا تھا کھولو اسے۔"

اس کے کہنے پر اس نے ڈبی کھولی اس میں ایک ہارٹ شیپ لاکٹ تھا جس

پر مرحا مرجان خان کندہ ہوا تھا۔

یہ بہت خوبصورت ہے۔"اسے واقع بہت پسند آیا تھا۔مرجان نے"

مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ سے تھاما۔وہ اس کی جانب پشت کر گئی۔وہ

اس کے بال ہٹاتا لاکٹ پہنانے لگا۔اس کے بعد اس نے دونوں ہاتھ آگے باندھتے اس کے کندھے پر تھوڑی ٹکا دی۔

"اچھا لگ رہا ہے۔اب ویٹ ایک اور چیز بھی ہے۔"

اب اس نے شاپر سے گجرے نکال کر اسے باری باری پہنائے پھر اس کے دونوں ہاتھ باری باری چومے۔

چلو چلیں۔اس سے پہلے آپی کی کال آئے۔"وہ اس کا ہاتھ تھام کر مڑنے لگا" لیکن اس کی پکار پر رک گیا۔

"مرجان۔"

جی میری جان حکم۔"اس نے دلفریب انداز میں قدرے جھک کر کہا۔"

مرحا نے اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔چند لمحے رکی،چند سانسیں چھوڑیں،پھر بولی۔

میری زندگی کی کتاب آپ بغیر نامکمل ہے۔میں چاہتی ہوں آپ میرے ساتھ رہیں اور ہم مل کر اس کہانی کا خوشگوار اختتام کریں۔"سرمئی آنکھیں نے بھوری آنکھوں میں اپنا عکس دیکھتے دھڑکتے دل سے کہا۔

وائے ناٹ۔"اس کے نزدیک اس سے خوبصورت اظہار نہیں ہو سکتا" تھا۔مرجان نے اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرکے اسے زمین سے اٹھا کر گھمایا۔وہ کھلکھلائی۔اس کی کھلکھلاہٹ کے ساتھ مرجان کی ہنسی بھی شامل تھی۔

ختم شد

NOVEL HUT

CONTACT AUTHOR

If you want to contact author we'll mention her instagram here , you can dm her there .

Novel-hut at your service .

JAZAKALLAH

NOVEL HUT

writers's instagram : samararana._